سلسلہ
کتب دعوت
۳

دعوتِ دین

کس چیز کی طرف دی جائے؟

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین

کس چیز کی طرف دی جائے؟

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور۔ اسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ناشر

دارُالنّور

موبائیلز: 0333 - 5139853
0321 - 5336844
فون: 051 - 2106400

دفتر 14 پہلی منزل، کیپیٹل پلازہ، جی II مرکز اسلام آباد

اشاعت ——— 2010ء
قیمت ——— -/190 روپے
اہتمام ——— قدوسیہ اسلامک پریس

پاکستان میں ملنے کا پتہ

دارُالنّور
موبائیلز: 0333 - 5139853
0321 - 5336844
فون: 051 - 2106400
دفتر 14 پہلی منزل، کیپیٹل پلازہ، جی II مرکز اسلام آباد

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37351124 , +92-42-37230585
E-mail: info@quddusia.com
www.QUDDUSIA.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ

⊙ تمہید ۱۷

⊙ کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں ۱۸

⊙ خاکہ کتاب ۱۹

⊙ شکر و دعا ۲۰

مبحث اوّل

موضوع دعوت

تمہید ۲۱

(۱)

سرتاپا پورے دین میں داخل ہونے کا حکم ربانی

ارشادِ ربانی: ﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ ۲۱

تفسیر آیت:

ا: امام ابنِ جریر طبری کا قول ۲۲

ب: امام ابنِ کثیر کا قول ۲۲

ج: شیخ عبدالرحمٰن سعدی کا قول ۲۳

د: علامہ قاسمی کا قول ۲۴

ہ: شیخ ثناء اللہ امرتسری کا قول ۲۴

و: مولانا ابو الکلام آزاد کا قول ۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

ایمان کی شاخوں کا ساٹھ سے کچھ اوپر ہونا

ارشادِ نبوی ﷺ: ((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ .... الحدیث ۲۵

روایت امام مسلم: ((فَأَفْضَلُهَا............. الحدیث ۲۵

ایمان کی شاخوں کے متعلق گفتگو کا خلاصہ:

حافظ ابن حجر کا بیان:

ان شاخوں کی تین اقسام:

ا: دل کے اعمال ۲۶

ب: زبان کے اعمال ۲۷

ج: بدن کے کام ۲۷

(۳)

نبی کریم ﷺ کا اُمت کو ہر چیز کے متعلق تعلیم دینا

حدیث سلمان رضی اللہ عنہ: ((قِيْلَ لَهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ ...... الحدیث ۲۹

شرح حدیث:

امام نووی کا قول ۳۰

علامہ ابی کا قول ۳۰

کتب حدیث میں موجود ابواب کا تنوع ۳۱

(۴)

کچھ احکامِ الٰہیہ کے ماننے اور کچھ کے انکار کا بُرا انجام

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ ..... الآية ۳۲

آیات کے شانِ نزول کے متعلق شیخ سعدی کا قول ۳۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر آیات میں علامہ ابو حیان اندلسی کا قول ۳۵

تنبیہات:

۱: دنیوی عذاب [خِزْيٌ] سے مراد:

قاضی ابو سعود کا بیان ۳۵

۲: اخروی عذاب کے سنگین ترین ہونے کا سبب:

قاضی ابو سعود کا بیان ۳۶

۳: دنیوی اور اخروی عذاب میں تخفیف کا نہ ہونا:

قاضی ابو سعود کا بیان ۳۶

حافظ ابن کثیر کا بیان ۳۶

۴: عذاب الٰہی سے چھٹکارے میں کسی کا مددگار نہ ہونا:

قاضی ابو سعود کا بیان ۳۶

حافظ ابن کثیر کا بیان ۳۶

(۵)

بعض بظاہر معمولی باتوں کا عظیم اجر یا سنگین سزا

ا: اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا ۳۷

ب: جھوٹا خواب بیان کرنا ۳۹

ج: زبان کا صحیح یا غلط استعمال ۳۹

د: کسی کا حقارت سے ذکر کرنا ۴۰

ہ: کسی مسلمان کی عزت کے متعلق ناحق زبان درازی کرنا ۴۱

و: قرض ادا کیے بغیر مرنا ۴۲

ز: پڑوسی کو ایذا دینا ۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح: خوشبو استعمال کر کے عورت کا مردوں کے پاس سے گزرنا ۴۴
ط: غیر محرم عورت کو چھونا ۴۴
ی: پیشاب سے نہ بچنا ۴۵
ک: چغلی کرنا ۴۵
ل: آخری زمانے میں برائی پر ٹوکنا ۴۶
م: جہاد ۴۷

(٦)

مکمل دین کی دعوت دینے کے متعلق شیخ ابن باز کا قول ۴۸

مبحث دوئم

دعوتِ دین میں توحید کا مقام

(ا)

دعوتِ توحید کا تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی بنیاد ہونا ۵۱
ا: دعوتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اجمالی نصوص: ۵۲
ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ ...... الآية ۵۲
تفسیر آیت شریفہ: ۵۲
ا: امام قتادہ کا قول ۵۲
ب: امام طبری کا قول ۵۳
ج: قاضی ابن عطیہ کا قول ۵۳
د: قاضی ابو سعود کا قول ۵۴
ہ: شیخ قاسمی کا قول ۵۴
و: شیخ سعدی کا قول ۵۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ ..... الآية ۵۵

تفسیر آیت شریفہ:

ا: امام طبری کا قول ۵۵

ب: حافظ ابن کثیر کا قول ۵۶

ج: شیخ سعدی کا قول ۵۶

۳: ارشادِ نبوی ﷺ: " أَنَا أَوْلَى النَّاسِ ..... الحديث ۵۷

شرح حدیث میں حافظ ابن حجر کا قول ۵۷

ب: انبیاء علیہم السلام کی دعوتِ توحید کے متعلق تفصیلی نصوص: ۵۷

ا: دعوتِ نوح علیہ السلام: ۵۸

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا ..... الآية ۵۸

تفسیر آیت شریفہ: ۵۸

شیخ محمد عدوی کا قول ۵۸

۲: دعوتِ ہود علیہ السلام: ۵۹

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ..... الآية ۵۹

تفسیر آیت شریفہ: ۵۹

شیخ عدوی کا قول ۵۹

۳: دعوتِ صالح علیہ السلام: ۵۹

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ..... الآية ۵۹

۴: دعوتِ ابراہیم علیہ السلام: ۶۰

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ ..... الآيتين ۶۰

۵: دعوتِ یوسف علیہ السلام: ۶۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلامِ پاک میں بیان کردہ یوسف علیہ السلام کا بیان: ﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ...... الآيتين ۶۱

۶: دعوتِ شعیب علیہ السلام: ۶۱

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ...... الآية ۶۱

۷: دعوتِ عیسیٰ علیہ السلام: ۶۲

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ..... ۶۲

دعوتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق علماء کے اقوال: ۶۳

۱: امام ابن قیم کا قول ۶۳

۲: علامہ علی بن علی حنفی کا قول ۶۳

(۲)

نبی کریم ﷺ کا دعوتِ توحید کے لیے اہتمام

۱: اعلانِ توحید کے لیے آنحضرت ﷺ کو حکمِ ربانی: ۶۳

ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ......الآية ۶۴

ب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ...... الآية ۶۵

ب: دعوتِ توحید کے لیے اہتمام مصطفوی ﷺ: ۶۵

ا: قریش کو دعوتِ توحید: ۶۵

ارشادِ نبوی ﷺ: ''يَا عَمِّ أُرِيدُهُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ .... الحديث ۶۵

ب: سوق ذوالمجاز میں دعوتِ توحید: ۶۷

اعلانِ مصطفوی ﷺ: ''يَآأَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ...... الحديث ۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: راستے میں شانِ توحید کا بیان: ۶۸

ارشادِ نبوی ﷺ: "يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ؟ ۶۹

۴: شرک تک پہنچانے والی بات سے مرض الموت میں منع کرنا: ۷۰

ارشادِ نبوی ﷺ: " لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ ......الحدیث ۷۰

ایک دوسری روایت: " لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدَ ۷۱

شرح حدیث میں علامہ عینی کا بیان ۷۲

(۳)

توحید کے بغیر اعمال کا برباد ہونا ۷۲

ا: ارشادِ ربانی: ﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ ....الآیة ۷۳

تفسیر ارشادِ ربانی: ۷۴

۱: حافظ ابن کثیر کا قول ۷۴

۲: شیخ ابو بکر جزائری کا قول ۷۴

ب: ارشادِ ربانی: ﴿ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ ..... الآیة ۷۵

تفسیر آیت شریفہ: ۷۵

۱: علامہ شوکانی کا قول ۷۵

۲: شیخ ابن عاشور کا قول ۷۶

۳: شیخ سعدی کا قول ۷۶

(۴)

دعوتِ توحید کے متعلق بعض علماء کے اقوال

ا: امام ابن قیم کا قول ۷۸

ب: شیخ ابن باز کا قول ۷۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: شیخ عبدالرزاق عفیفی کا قول ٨١

مبحث سوئم

دعوتِ دین میں رسالت کی حیثیت

(١)

ہر رسول کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد طاعتِ رسول ٨٣

ب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا ..... الآية ٨٤

تفسیر آیت شریفہ: ٨٤

ا: علامہ ابو حیان اندلسی کا قول ٨٤

ب: قاضی ابو سعود کا قول ٨٥

ج: شیخ سعدی کا قول ٨٦

(٢)

ہر نبی کا اپنی اُمت کو اپنی اطاعت کا حکم دینا ٨٧

ا: حضرت نوح علیہ السلام:

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ..... الآيات ٨٧

آیات سے معلوم ہونے والی دو باتیں: ٨٧

ا: تقویٰ کے ساتھ اطاعت نبی کا حکم ٨٧

حافظ ابن کثیر کا بیان ٨٨

٢: تقویٰ اور اطاعت کے حکم کا تکرار ٨٨

علامہ ابو حیان اندلسی کا بیان ٨٨

ج: حضرت ہود علیہ السلام: ٨٨

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ ..... الآيات ٨٨

د: حضرت صالح علیہ السلام: ٨٩

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ......الآيات 89

ہ: حضرت لوط علیہ السلام: 90

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطِ نِ الْمُرْسَلِينَ...... 90

و: حضرت شعیب علیہ السلام: 90

ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ......الآيات 90

(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کے ساتھ اقرارِ رسالت کی دعوت کا اہتمام

ا: صحابہ سے توحید و رسالت کے اقرار کی بیعت لینا: 91

حدیث جریر رضی اللہ عنہ: " بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ...... الحديث 92

ب: وفد عبدالقیس کی تعلیم کا توحید و رسالت کی گواہی کے حکم سے آغاز: 93

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما: " أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ؟ .... (الحديث) 93

ج: توحید و رسالت کی گواہی کے حکم سے آغازِ دعوت کا علی رضی اللہ عنہ کو حکم: 95

حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا ......

د: توحید و رسالت کی گواہی کا حکم دینے سے آغازِ دعوت کا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمان: 96

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما: " إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا ...... الحديث 97

امام ابن مندہ کا حدیث پر قائم کردہ عنوان 97

توحید و رسالت کے ساتھ آغازِ دعوت کی حکمت: 98

حافظ ابن حجر کا بیان 98

(۴)

طاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قبولیت اعمال کی ایک شرط ہونا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ ...... الآية ۹۹

تفسیر آیت: ۹۹

علامہ رازی کا قول ۹۹

ب: حدیث انس رضی اللہ عنہ: تین صحابہ کا آنحضرت ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کرنا ۱۰۰

ج: امام مالک کا ایک فتویٰ ۱۰۲

(۵)

توحید ورسالت کے ساتھ آغازِ دعوت کے متعلق اقوالِ علماء

ا: دائمی مجلس برائے علمی تحقیقات و افتاء کا فتویٰ ۱۰۴

ب: شیخ ابن باز کا قول ۱۰۵

مبحث چہارم

مخاطب لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

تمہید ۱۰۹

(۱)

سابقہ انبیاء علیہم السلام کا دعوت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

ا: ہود علیہ السلام کا بے جا مال خرچ کرنے اور ظلم سے روکنا: ۱۱۰

ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ ...... الآيات ۱۱۱

تفسیر آیات: ۱۱۲

شیخ عدوی کا بیان ۱۱۲

شیخ سعدی کا بیان ۱۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: لوط علیہ السلام کا قوم کو لواطت سے روکنا: ۱۱۴
۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ.......... ۱۱۴
۲: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ ۱۱۵
تفسیر آیات میں شیخ عدوی کا بیان ۱۱۵
۳: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ..... ۱۱۷
ج: شعیب علیہ السلام کا قوم کو ماپ تول میں کمی سے روکنا: ۱۱۷
۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا..... ۱۱۸
۲: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا..... ۱۱۸
۳: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ أَوْفُوا الْكَيْلَ ۱۱۹
شعیب علیہ السلام کی دعوت کے متعلق شیخ عدوی کا بیان ۱۱۹
د: موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو ذلت سے بچانے کی خاطر اہتمام: ۱۲۱
۱: دعوتِ قوم میں: ۱۲۱
۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ۱۲۱
تفسیر آیت میں شیخ عدوی کا بیان ۱۲۲
۲: دعوتِ فرعون میں: ۱۲۳
۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ ۱۲۳

(۲)

نبی کریم ﷺ کا دعوت و تربیت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

۱: وصایا مبارکہ میں تنوع: ۱۲۴
سفیان رضی اللہ عنہ کو وصیت: " قُلْ آمَنْتُ ..... الحدیث ۱۲۴
معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت: " اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ ..... الحدیث ۱۲۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو وصیت: " عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ ..... الحديث ۱۲۵

ایک اور شخص کو وصیت: " لَا تَغْضَبْ ..... الحديث ۱۲۵

ایک اور شخص کو وصیت: " عَلَيْكَ بِالإِيَاس .....الحديث ۱۲۵

ب: ایک جیسے سوال کے باوجود فتویٰ میں اختلاف: ۱۲۶

۱۔ حدیث ابن عمرو رضی اللہ عنہما ۱۲۶

۲۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۲۷

۳۔ حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۲۸

ج: بعض باتوں کی خبر مخصوص صحابہ کو دینا: ۱۲۹

ا: حدیث معاذ رضی اللہ عنہ: " مَنْ لَقِيَ اللّٰه ..... الحديث ۱۳۰

امام بخاری کا حدیث پر تحریر کردہ عنوان ۱۳۰

شرح حدیث میں علامہ عینی کا بیان ۱۳۰

۲۔ حدیث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ: " هَلْ فِي الْبَيْت ۱۳۱

۳۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ: " مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي ۱۳۲

شرح حدیث میں حافظ ابن حجر کا قول ۱۳۵

(۳)

سلف صالحین کا لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

ا: دورانِ گفتگو لوگوں کی سوجھ بوجھ کا خیال رکھنا: ۱۳۶

۱۔ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۳۶

شرح روایت میں حافظ ابن حجر کا قول ۱۳۸

۲۔ قول انس رضی اللہ عنہ: " أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا ..... الحديث ۱۳۸

ب: دورانِ گفتگو لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کی تاکید: ۱۳۹

۱۔ قولِ علی رضی اللہ عنہ: " حَدِّثُوا النَّاسَ ..... الخ ۱۳۹

ایک دوسری روایت: وَدَعُوْا مَا ..... الخ ۱۳۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ: " مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ ..... الخ ۱۴۰

۳۔ابو قلابہ کا قول: " لَا تُحَدِّثِ الْحَدِيثَ ..... الخ ۱۴۰

تنبیہ: ۱۴۰

ایک ہی جگہ مختلف قسم کے لوگوں کو دعوت دینے کا طریقہ...... ۱۴۱

(۴)

دعوتِ توحید میں مداہنت نہیں

حدیث عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: " مَا أَنَا بِأَقْدَرَ علی ..... الخ ۱۴۲

مبحث پنجم

صرف کتاب وسنت کی طرف دعوت دینا

تمہید: ۱۴۵

ا: شیخ ابن باز کا بیان ۱۴۵

(۱)

قرآنِ کریم سے دلائل

ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ .... الآية ۱۴۶

ب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ .... الآية ۱۴۷

ج: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ ..... الآية ۱۴۷

د: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ..... الآية ۱۴۷

ہ: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَأَطِيعُوا وَرَسُولَهُ .... الآية ۱۴۸

و: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ ..... الآية ۱۴۸

ز: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ .... الآية ۱۴۸

ح: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ .... الآية ۱۴۹

ط: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ ..... الآية ۱۴۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ی: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُوْلَ ..... الآية ۱۴۹
اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی طرف جھگڑا لوٹانے سے مراد: ۱۵۰
امام میمون بن مہران کا قول ۱۵۰
حافظ ابن کثیر کا قول ۱۵۰
علامہ سیوطی کا قول ۱۵۰

(۲)

حدیث شریف سے دلائل

ا: ارشادِ نبوی ﷺ: "يَـاَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ ..... الحديث ۱۵۱
ب: ارشادِ نبوی ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ بَدَا......الحديث ۱۵۲
شرح حدیث میں ملا علی القاری کا بیان ۱۵۳
ج: ارشادِ نبوی ﷺ: "أَمُتَهَوِّكُونَ أَنْتُمْ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! ۱۵۳
شرح حدیث میں ملا علی القاری کا بیان ۱۵۴

(۳)

علمائے اُمت کے اقوال

ا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان: "أَمَا تَخَافُوْنَ أَنْ تُعَذَّبُوْا......الخ" ۱۵۵
ب: حافظ ابن رجب کا قول: "فَالْوَاجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ بَلَغَهُ.....الخ" ۱۵۶
ج: شیخ ابن باز کا قول: "إِنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الدَّاعِيَةِ ......الخ" ۱۵۷

حرفِ آخر

⊙ خلاصہ کتاب ۱۶۱
⊙ اپیل ۱۶۶
فہرست مصادر و مراجع ۱۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ. ﴾ ❶

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. ﴾ ❷

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا. ﴾ ❸

امابعد!

دین کی دعوت کے سلسلے میں ایک بنیادی سوال یہ ہے، کہ لوگوں کو کس چیز کی طرف بلایا جائے؟ اسی سوال سے متعدد ضمنی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

ان سوالوں کے جواب میں لوگوں کی آراء اور طرزِ عمل میں اچھا خاصا اختلاف ہے۔ کتنے ہی گروہوں نے دعوتِ دین کو اپنی اپنی پسند کی کچھ مخصوص باتوں میں محدود کر رکھا ہے۔

---

❶ سورة آل عمران / الآية ١٠٢.

❷ سورة النساء / الآية الأولى.

❸ سورة الأحزاب / الآيتان ٧٠ـ٧١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح لوگوں کے طرزِ عمل میں بھی دعوتِ دین میں اہمیت کے اعتبار ۔۔۔
موضوعات کی ترتیب میں اچھا خاصا اختلاف ہے۔

اس ساری صورتِ حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے، توفیق الٰہی سے اس کتاب میں
درج ذیل پانچ سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کی جارہی ہے:

۱: موضوعِ دعوت کیا ہو؟

۲: اس میں دعوتِ توحید کی حیثیت کیا ہوگی؟

۳: اس میں اقرارِ رسالت کی تلقین کا مقام کیا ہوگا؟

۴: کیا دعوتِ دین دیتے وقت لوگوں کے حالات کا خیال رکھا جائے گا؟

۵: کس کتاب یا کتابوں کی طرف لوگوں کو بلایا جائے گا؟

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں:

توفیق الٰہی سے درج ذیل باتوں کے اہتمام کی کوشش کی گئی ہے:

۱: کتاب کے لیے بنیادی معلومات کتاب وسنت سے حاصل کی گئی ہیں۔

۲: احادیث شریفہ کو عام طور پر ان کے اصل مآخذ ومراجع سے نقل کیا گیا ہے۔

۳: صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے نقل کردہ احادیث کے متعلق علمائے حدیث کے اقوال پیش کیے گئے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کی صحت پر اجماعِ اُمت کے پیش نظر ان کے متعلق اقوال ذکر نہیں کیے گئے۔ [1]

۴: آیاتِ کریمہ اور احادیث شریفہ سے استدلال کرتے وقت تفاسیر اور شروحِ حدیث سے مقدور بھر استفادہ کیا گیا ہے۔

۵: کتاب کا موضوع اچھی طرح واضح کرنے کی غرض سے بعض اہل علم کے اقوال

---

[1] ملاحظہ ہو: مقدمة النووي لشرحه على صحيح مسلم ص ١٤؛ ونزهة النظر في توضيح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر ص ٢٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

۶: آخر میں مصادر و مراجع کے متعلق تفصیلی معلومات درج کر دی گئی ہیں۔

خاکۂ کتاب:

پیش لفظ

مبحث اوّل: موضوع دعوت

مبحث دوم: دعوتِ دین میں توحید کا مقام

مبحث سوم: دعوتِ دین میں رسالت کی حیثیت

مبحث چہارم: دعوتِ دین میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

مبحث پنجم: صرف کتاب وسنت کی طرف دعوت دینا

حرفِ آخر:

خلاصہ کتاب

اپیل

شکر و دعا:

رب علیم وحکیم کا شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے مجھ ایسے کم زور بندے کو اس عظیم موضوع کے بارے میں سوچنے اور لکھنے کے آغاز کی توفیق سے نوازا۔ فله الحمد والثناء كما يحبه ويرضاه.

رب رحیم وکریم میرے والدین محترمین کی قبروں پر اپنی رحمت کی برکھا برسائیں، کہ انہوں نے دعوتِ دین کا جذبہ اپنی اولاد کے سینوں میں راسخ کرنے کی خاطر خوب کوشش کی۔ ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾

اللہ تعالیٰ میری اہلیہ محترمہ، عزیز القدر بیٹے حافظ حماد الٰہی اور اس کی اہلیہ کو میری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدور بھر خوب خدمت کرنے کا دنیا و آخرت میں بہترین صلہ عطا فرمائیں اور اس کتاب کے ثواب میں شریک فرمائیں۔إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُجِيْبٌ.

کتاب کی مراجعت میں بھرپور تعاون کے لیے عزیزم عمر فاروق قدوسی کا شکر گزار ہوں اوران کے لیے دعاگو ہوں۔جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً

فضل الٰہی

بعد نمازِ مغرب ۲۰ جمادی الثانیة ۱٤۲۸ھ

بمطابق ۵ جولائی ۲۰۰۷م

الریاض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

موضوع دعوت

تمہید:

اسلام اپنی پوری وسعت، جامعیت اور شمولیت کے ساتھ دعوتِ دین کا موضوع ہے۔ اعتقادات، عبادات، معاملات، اخلاق، غرضیکہ زندگی کے تمام گوشوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کی طرف دعوت دی جائے گی۔ اس سلسلے میں توفیق الٰہی سے درج ذیل چھ عنوانوں کے ضمن میں قدرے تفصیلی گفتگو کی جارہی ہے:

۱: سرتاپا پورے دین میں داخل ہونے کا حکم ربانی

۲: ایمان کی شاخوں کا ساٹھ سے کچھ اوپر ہونا

۳: نبی کریم ﷺ کا امت کو ہر چیز کی تعلیم دینا

۴: کچھ احکامِ الٰہیہ کے ماننے اور کچھ کے انکار کا بُرا انجام

۵: بعض بظاہر معمولی باتوں کا عظیم اجر یا سنگین سزا

۶: شیخ ابن باز کا قول

(۱)

سرتاپا پورے دین میں داخل ہونے کا حکم ربانی

اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو سرتاپا پورے دین میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ ❶

[ترجمہ: اے ایمان والو! پوری طرح اور (اعتقاد وعمل کی) ساری باتوں میں فرماں بردار ہو جاؤ اور دیکھو شیطانی وسوسوں کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اس بات کا حکم دیا ہے، کہ وہ دین کے تمام احکام کی پابندی کرتے ہوئے سرتاپا پیکرِ ایمان بن جائیں۔

آیتِ کریمہ میں بیان کردہ حکمِ الٰہی کی مزید وضاحت کی غرض سے ذیل میں چند ایک مفسرین کرام کے اقوال پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: امام ابن جریر طبری لکھتے ہیں:

"وَالصَّوَابُ مِنَ الْقَوْلِ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدِيْ أَنْ يُّقَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَمَرَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالدُّخُوْلِ فِيْ الْعَمَلِ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ كُلِّهَا" ❷

"میرے نزدیک اس [آیت] کی تفسیر میں درست بات یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو شریعتِ اسلامیہ کی تمام باتوں پر عمل کا حکم دیا ہے۔"

ب: حافظ ابن کثیر نے تحریر کیا ہے:

"يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى آمِرًا عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِهِ الْمُصَدِّقِيْنَ بِرَسُوْلِهٖ أَنْ يَأْخُذُوْا بِجَمِيْعِ عُرَى الْإِسْلَامِ وَشَرَائِعِهٖ، وَالْعَمَلَ بِجَمِيْعِ أَوَامِرِهٖ، وَتَرْكَ جَمِيْعِ زَوَاجِرِهٖ مَااسْتَطَاعُوْا مِنْ ذٰلِكَ." ❸

---

❶ سورة البقرة/ الآية ٢٠٨.
❷ تفسير الطبري ٤/ ٢٥٦
❸ تفسير ابن كثير ١/ ٢٦٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اپنے پر ایمان لانے اور رسول کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والے اپنے تمام بندوں کو حکم دے رہے ہیں، کہ وہ اسلام کے تمام اُصول وفروع کو مضبوطی سے تھامیں اور تا حد استطاعت تمام اوامر بجا لائیں اور ممنوعہ چیزیں چھوڑ دیں۔''

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

" إِنَّهُمْ أُمِرُوْا كُلُّهُمْ أَنْ يَعْمَلُوْا بِجَمِيْعِ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَشَرَائِعِ الإِسْلَامِ ، وَهِيَ كَثِيْرَةٌ جِدًّا مَااسْتَطَاعُوْا مِنْهَا ." ❶

''ان سب کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے، کہ وہ ایمان کی ساری شاخوں اور شریعت اسلامیہ کی تمام باتوں پر، جو کہ بہت زیادہ ہیں، تا حدِ استطاعت عمل کریں۔''

ج: شیخ عبدالرحمٰن سعدی رقم طراز ہیں:

" أَيْ فِي جَمِيْعِ شَرَائِعِ الدِّيْنِ، وَلَا يَتْرُكُوْا مِنْهَا شَيْئًا ، وَأَنْ لَا يَكُوْنُوْا مِمَّنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ، إِنْ وَافَقَ الْأَمْرُ الْمَشْرُوْعُ هَوَاهُ فَعَلَهُ ، وَإِنْ خَالَفَهُ تَرَكَهُ ، بَلِ الْوَاجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْهَوَى تَبَعًا لِلدِّيْنِ ، وَأَنْ يَّفْعَلَ كُلَّ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ أَفْعَالِ الْخَيْرِ ، وَمَا يَعْجِزُهُ يَلْتَزِمُهُ وَيَنْوِيْهِ ، فَيُدْرِكُهُ بِنِيَّتِهِ ." ❷

''مراد یہ ہے، کہ وہ دین کی تمام باتوں میں داخل ہو جائیں، اور اس میں سے کسی چیز کو بھی نہ چھوڑیں، وہ ان لوگوں میں شامل نہ ہوں، جنہوں نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اگر شریعت کا حکم ان کی خواہش

---

❶ تفسير ابن كثير ١/٢٦٦.

❷ تفسير السعدي ص ٩٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ہو، تو وہ اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور اگر اس کے موافق نہ ہو، تو وہ اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ درحقیقت ان پر واجب یہ ہے، کہ وہ اپنی خواہش کو دین کے تابع کریں، مقدور بھر اچھے اعمال کریں، جن کے کرنے کی استطاعت نہ ہو، ان کے کرنے کی نیت کریں، تاکہ ان اعمال [کے اجر وثواب] کو نیت ہی سے پالیں۔''

د: علامہ قاسمی لکھتے ہیں:

"وَمَعْنَى الْآيَةِ: اُدْخُلُوْا فِي الْإِسْتِسْلَامِ وَالطَّاعَةِ أَيْ: اِسْتَسْلِمُوْا لِلّٰهِ وَأَطِيْعُوْا وَلَا تَخْرُجُوْا عَنْ شَيْءٍ مِنْ شَرَائِعِهِ." ❶

''استسلام اور طاعت میں داخل ہو جاؤ یعنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو اور ان کی اطاعت کرو، اور شریعت کی کسی چیز سے بھی تجاوز نہ کرو۔''

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا صرف زبانی خرچ سے نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کے سب احکام نہایت تعظیم وتکریم سے نہ نباہے جائیں، جب ہی تو تم کو حکم ہوتا ہے، کہ اے مسلمانو! سب احکامِ الٰہی کی فرماں برداری کیا کرو اور بعض کو کرنے اور بعض کو چھوڑنے میں شیطان کے پیچھے مت چلو، اس لیے کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے، وہ کبھی تم سے بھلائی نہ کرے گا۔'' ❷

: مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لیے صرف یہی کافی نہیں،

---

❶ تفسير القاسمي ۱۷۳/۳.

❷ ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی ص ۳۷-۳۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسلام کے دائرہ میں آ جاؤ، بلکہ چاہیے کہ پوری طرح آ جاؤ، یعنی اعتقاد و عمل کے ہر گوشہ میں ایمان کی روح تمہارے اندر پیدا ہو جائے اور از سر تا پا پیکر ایمان ہو جاؤ۔" ❶

جب اللہ تعالیٰ نے شریعت کو اس کی تمام جزئیات وتفاصیل کے ساتھ زندگی کے تمام گوشوں میں تھامنے اور سر تا پا پیکر ایمان ہو جانے کا حکم دیا ہے، تو داعی الی اللہ کی ذمہ داری ہوتی ہے، کہ وہ بھی لوگوں کو اسی بات کی دعوت دے، جس کی دعوت خود اللہ عزوجل نے دی ہے۔

(۲)

ایمان کی شاخوں کا ساٹھ سے کچھ اوپر ہونا

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ." ❷

"ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

اور صحیح مسلم میں ہے:

"فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ." ❸

---

❶ ترجمان القرآن ۱/ ۲۷۷.

❷ صحیح البخاري، کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان، رقم الحدیث ۹، ۱/ ۵۱.

❸ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها، جزء من رقم الحدیث ۵۸(۳۵)، ۱/ ۶۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس [ایمان] کی اعلیٰ ترین شاخ [لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا اللّٰہُ] کہنا اور سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف [دہ چیز] کو دُور کرنا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے، کہ ایمان کی کثیر شاخیں ہیں، جن کی تعداد ساٹھ سے اوپر ہے۔ حضرات محدثین نے ایک ایک کر کے ان شاخوں کو شمار کیا ہے اور ان کے متعلق تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں حافظ ابن حجر کو، کہ انہوں نے محدثین کی گفتگو کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

وہ خود فرماتے ہیں:

''میں ان کی تفصیلی گفتگو کا ماحاصل ذکر کر رہا ہوں، اور وہ یہ ہیں:

ان شاخوں کی تین اقسام ہیں: اعمال قلب [دل کے اعمال]، اعمال لسان [زبان کے کام] اور اعمالِ بدن [بدن کے کام]

دل کے اعمال میں اعتقادات اور نیتیں ہیں، جو کہ چوبیس خصلتوں پر مشتمل ہیں۔

[اور وہ یہ ہیں] اللہ تعالیٰ پر ایمان: اس میں یہ بھی شامل ہے، کہ ان کی ذات، صفات اور توحید پر ایمان لائے، کہ ان کی مثل کوئی نہیں، ان کے سوا ہر چیز کے حادث ہونے کا اعتقاد رکھنا،[1] ان کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر اور بھلی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا، قیامت کے دن پر ایمان لانا، اور اس میں قبر میں سوال، اُٹھائے جانے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونے، حساب، میزان، پل صراط، جنت اور دوزخ سب پر ایمان لانا شامل ہے؛ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا، ان ہی کے لیے کسی سے محبت اور بغض رکھنا؛ نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا۔ اس میں آپ ﷺ پر دُرود

---

[1] اس سے مراد یہ ہے، کہ ان کے سوا کوئی چیز پہلے نہ تھی، علاوہ ازیں ہر چیز وجود میں آنے کے بعد پھر ختم ہو جائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا اور آپ کی سنت کی اتباع شامل ہے؛ اخلاص، اور اسی میں سے ریا اور نفاق کا ترک کرنا ہے؛ توبہ؛ خوف اور اُمید؛ شکر و وفا؛ صبر، اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی ہونا؛ توکل؛ رحمت؛ تواضع؛ اور اسی میں سے بڑے کی عزت اور چھوٹے پر شفقت کرنا ہے؛ تکبر اور خود پسندی کو چھوڑنا؛ حسد کو چھوڑنا؛ کینہ کو چھوڑنا اور غصہ کو ترک کرنا۔ یہ سب دل کے اعمال میں سے ہیں۔

زبان کے سات اعمال ہیں اور وہ: اقرارِ توحید؛ تلاوتِ قرآن کریم؛ علم کا سیکھنا؛ اور اس کا سکھانا؛ دعا؛ ذکر اور لغویات سے اجتناب کرنا ہے۔ استغفار ذکر میں شامل ہے۔

بدن سے متعلقہ کام اڑتیس خصلتوں پر مشتمل ہیں، اور ان میں سے کچھ کا تعلق اعیان [خود اشخاص] سے ہے، بعض کا تعلق اتباع سے ہے، اور بعض کا عام لوگوں سے ہے۔

اشخاص سے متعلقہ خصلتیں پندرہ ہیں: اور وہ حسی اور معنوی طہارت، اور اس میں نجاستوں سے اجتناب کرنا بھی شامل ہے؛ ستر پوشی؛ فرضی اور نفلی نماز؛ اسی طرح زکوٰۃ (فرضی اور نفلی)؛ گردنیں آزاد کروانا، سخاوت، اور اس میں کھانا کھلانا اور مہمان کی تکریم شامل ہے؛ روزے فرضی اور نفلی؛ اسی طرح حج وعمرہ (فرضی اور نفلی)؛ طواف؛ اعتکاف؛ لیلۃ القدر کا ڈھونڈنا؛ دین کو بچانے کے لیے کسی جگہ سے بھاگنا اور اسی میں سے دار الشرک سے ہجرت کرنا ہے؛ نذر کو پورا کرنا؛ قسموں میں احتیاط برتنا اور کفارات کا ادا کرنا ہے۔

اتباع سے متعلقہ خصلتیں چھ ہیں: اور وہ نکاح کے ساتھ عفت کا حصول؛ اپنے کنبہ کے حقوق کی ادائیگی؛ والدین کے ساتھ حسن سلوک؛ تربیت اولاد؛ صلہ رحمی؛ اور آقاؤں کی اطاعت یا غلاموں کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔

عام لوگوں سے متعلقہ خصلتوں کی تعداد سترہ ہے: اور وہ امارت کو عدل سے قائم کرنا؛ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا؛ اولی الامر کی اطاعت کرنا؛ لوگوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان اصلاح کروانا؛ اور اس میں سے خارجیوں اور باغیوں سے جنگ کرنا، نیکی میں تعاون کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ❶ ہیں؛ حدود کا قائم کرنا، جہاد کرنا اور اسلامی سرحدوں کی چوکیداری کرنا اس میں شامل ہیں؛ امانت کا ادا کرنا، اور اسی میں سے خمس ❷ کا ادا کرنا ہے؛ قرض اور اس کی ادائیگی؛ اکرام جار؛❸ اچھا معاملہ کرنا؛ اور اسی میں سے حلال طریقہ سے مال کا جمع کرنا اور صحیح جگہ پر خرچ کرنا اور اسراف ❹ و تبذیر ❺ کا ترک کرنا ہے؛ سلام کا جواب دینا؛ چھینک مارنے والے کے الحمد للّٰہ❻ کہنے پر [یَرْحَمُكَ اللّٰہ] ❼ کہنا؛ لوگوں سے اذیت کو روکنا؛ لہو سے گریز کرنا اور راستے سے اذیت دینے والی چیز کو دُور کرنا ہیں۔

یہ ۶۹ خصلتیں ہیں۔ اگر دو دو باتوں پر مشتمل بعض خصلتوں کو جدا جدا کیا جائے، تو ان کی گنتی ۷۹ ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم. ❽

جب مذکورہ بالا تمام باتیں ایمان کی خصلتوں میں شامل ہیں، تو ضروری ہے، کہ

---

❶ یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

❷ خمس: مال غنیمت کا پانچواں حصہ جو نبی کریم ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ، آپ کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے مخصوص تھا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد اس کی تقسیم کے بارے میں علمائے اُمت کی متعدد آراء ہیں۔ ایک رائے یہ ہے، کہ وہ امامِ وقت کے زیر تصرف ہوگا اور وہ اس کو اُمت کے مصالح عامہ پر خرچ کرے گا؛ دوسری رائے یہ ہے، کہ وہ نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں پر خرچ کیا جائے گا؛ ایک تیسری رائے یہ ہے، کہ وہ آنحضرت ﷺ کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے مخصوص ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمي ۸/ ٦١).

❸ یعنی پڑوسی کی عزت و توقیر کرنا۔

❹ اسراف سے مراد جائز جگہ پر اپنی استطاعت یا اعتدال سے زیادہ خرچ کرنا۔

❺ تبذیر سے مراد ناجائز جگہ مال کا خرچ کرنا۔

❻ (الحمد للّٰہ) سے مراد سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

❼ (یرحمك اللّٰہ) کا معنی [اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کریں]۔ ❽ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱/ ۵۲- ۵۳؛ نیز ملاحظہ ہو: مختصر شعب الإیمان للشیخ أبي جعفر القزویني.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سب کی طرف لوگوں کو بلایا جائے، ان میں سے اعلیٰ ترین خصلت جس کی طرف دعوت دی جائے گی، وہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ ترین خصلت جس کی طرف بلایا جائے، وہ راستے سے اذیت دینے والی چیز کا دُور کرنا ہے۔

(۳)

نبی کریم ﷺ کا اُمت کو ہر چیز کی تعلیم دینا

موضوعِ دعوت کی جامعیت اور وسعت پر دلالت کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر گوشے میں اُمت کی راہ نمائی فرمائی ہے۔

امام مسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا:

"قِيلَ لَهُ:" قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ."

''ان سے کہا گیا: ''یقیناً تمہارے نبی ۔ﷺ۔ نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے، یہاں تک کہ آدابِ خلا کی بھی۔''

راوی نے بیان کیا: انہوں [سلمان رضی اللہ عنہ] نے فرمایا:

أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ." [1]

''ہاں، انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے، کہ ہم قبلہ رو ہو کر پاخانہ یا پیشاب کریں، یا ہم دائیں ہاتھ سے استنجا کریں، یا ہم تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کریں، یا ہم استنجا میں گوبر یا ہڈی استعمال کریں۔''

اس حدیث شریف سے یہ حقیقت واضح طور پر معلوم ہو رہی ہے، کہ

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم الحديث ٥٧ (٢٦٢)، ١/ ٢٢٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے اُمت کو دین کی ہر وہ بات سکھلائی ہے، جس کی انہیں زندگی کے کسی گوشے میں ضرورت ہے۔ ایک غیر مسلم نے جب مذاق کرتے ہوئے اس کا ذکر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے روبرو کیا، تو انہوں نے اس کے انکار کی بجائے، عزت و افتخار سے اس کا اقرار کیا اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات سے اس کی چار مثالیں پیش کیں۔

امام نووی ان کی بات کی شرح میں لکھتے ہیں:

" وَمُرَادُ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ عَلَّمَنَا كُلَّ مَا نَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي دِيْنِنَا حَتَّى الْخِرَاءَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتَ أَيُّهَا الْقَائِلُ ، فَإِنَّهُ عَلَّمَنَا آدَابَهَا ، فَنَهَانَا فِيهَا عَنْ كَذَا وَكَذَا . وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ . " ❶

''سلمان رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں دین کی ہر اس بات کی تعلیم دی ہے، جس کی ہمیں ضرورت ہے، یہاں تک کہ ہمیں آداب الخلاء بھی سکھلائے ہیں، جن کا تم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے ہمیں فلاں فلاں چیز سے منع فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔''

حدیث کی شرح میں علامہ اُبی رقم طراز ہیں:

" قَوْلُهُ: (عَلَّمَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ)قُلْتُ: قَالَهُ اسْتِهْزَاءً ، وَعَدَمَ اسْتِحْيَاءٍ ، وَكَانَ مِنْ حَقِّ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنْ يُهَدِّدَ أَوْ يَسْكُتَ عَنْ جَوَابِهِ ، لٰكِنَّهُ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى مَا قَالَ ، وَلَا إِلَى مَا فَعَلَ مِنَ الْاِسْتِهْزَاءِ ، وَأَخْرَجَ الْجَوَابَ مَخْرَجَ سُؤَالِ الْمُسْتَرْشِدِ الْمُجِدِّ فِي جَوَابِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ تَقْدِيْراً لِلشَّرْعِ ، أَيْ لَيْسَ هٰذَا مَقَامُ اِسْتِهْزَاءٍ . " ❷

❶ شرح النووي ۳/ ۱۵٤. ❷ إكمال إكمال المعلم في شرح صحيح مسلم ۲/ ٦۸-٦۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کا یہ کہنا: ''تمہارے نبی ۔ﷺ۔ نے تمہیں ہر بات کی تعلیم دی ہے، یہاں تک کہ آدابِ خلاء کی بھی۔''

میں [یعنی علامہ اُبی] کہتا ہوں: ''اس کا ایسا کرنا بطورِ استہزاء تھا، کہ اس میں...... معاذ اللّٰہ ...... بے شرمی ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ کا [عام تصور کے مطابق] متوقع ردّ عمل تو یہ تھا، کہ وہ مرعوب ہو جاتے، یا جواب میں خاموش رہتے، لیکن انہوں نے اس کی بات اور مذاق کو قابلِ توجہ بھی نہ ٹھہرایا، اور عظمتِ شریعت کو اُجاگر کرتے ہوئے، اس طرح جواب دیا، جیسے کہ کوئی شخص سنجیدہ سائل کا جواب دیتے ہوئے بیان کرے، کہ شریعت کا یہ پہلو ہنسی اُڑانے کا سبب نہیں۔''

کتب حدیث میں موجود ابواب کا تنوع:

نبی کریم ﷺ کے دائرہ تعلیم کی وسعت اُجاگر کرنے والی باتوں میں سے ایک بات حدیث شریف کی کتابوں کے ابواب کا تنوع اور گوناگوئی بھی ہے۔ ہم ان کتابوں میں ایمان، علم، وضو، غسل، حیض، تیمّم، نماز، زکوٰۃ، حج و عمرہ، روزوں، خرید وفروخت، وکالت، مزارعت، قرض، جھگڑے، قضاء، مظالم، شراکت، رہن، آزادی، عطیہ، شہادت، صلح، شرائط، وصیتیں، جہاد، جزیہ، نکاح، طلاق، کھانے، مشروبات، عقیقہ، قربانی، مریض، لباس، آداب، دعائیں، دلوں کو نرم کرنے والی باتیں، تقدیر، قسمیں اور نذریں، کفارات، وراثت، حدود، دیت، مرتدوں اور باغیوں سے توبہ کروانا، جبر، حیلے، فتن، الاعتصام بالکتاب والسنۃ، [1] توحید وغیرہ کے کتنے زیادہ عنوان دیکھتے ہیں۔

صرف صحیح البخاری میں موجود ابواب کی تعداد قریباً ۳۸۸۲، صحیح مسلم میں ۱۳۵۱،

[1] کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داود میں ۱۸۷۶، سنن الترمذی میں ۲۲۹۹، سنن النسائی میں ۲۵۲۴ اور سنن ابن ماجہ میں ۱۵۱۱ ہے۔

بلاشک وشبہ ان ابواب کی یہ کثرت نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی وسعت اور جامعیت کو خوب نمایاں کرتی ہے۔

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ جو شخص حقیقی معنوں میں نبی کریم ﷺ کے پیروکاروں میں شامل ہونا چاہے، وہ دعوتِ دین کو چند ایک مخصوص باتوں میں محصور نہ کرے، بلکہ اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے دین کی تمام باتوں کی طرف بلائے۔ ہاں اس سلسلے میں مخاطب لوگوں کی ضروریات اور حالات کو پیش نظر رکھے اور اپنے علم کی حدود سے تجاوز نہ کرے۔

(۴)

کچھ احکامِ الٰہیہ کے ماننے اور کچھ کے انکار کا بُرا انجام

اللہ عزوجل نے یہودیوں سے تین باتوں کی پابندی کا عہد لیا۔ انہوں نے ان میں سے ایک بات کی پابندی کی اور دو کو چھوڑ دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں شدید سرزنش کی اور دنیا و آخرت میں ان کے بُرے انجام کو بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بیان فرمایا:

﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ. ثُمَّ أَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ تَظَٰهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَٰبِ وَتَكْفُرُونَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ. اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ. ﴾ ❶

''اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا، کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور نہ اپنے آپ کو (یعنی اپنی جماعت کے افراد کو) جلا وطن کرو گے، پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم [اب بھی] یہ بات مانتے ہو۔

پھر تم ہی وہ لوگ ہو، کہ ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنے میں ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو، گناہ اور زیادتی میں ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں، تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ اصل تو یہ ہے، کہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام ہے، تو کیا تم کتاب کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے کا انکار کرتے ہو؟ سو تم میں سے جو شخص یہ کرے، تو اس کی جزا اس کے سوا اور کیا ہے، کہ دنیا میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں۔''

مذکورہ بالا آیات کریمہ کے شانِ نزول کے متعلق شیخ سعدی تحریر کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل اوس اور خزرج ...... انصار کے دو قبیلے ...... مشرک تھے اور زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق باہمی لڑائیوں میں مشغول رہتے تھے۔

---

❶ سورۃ البقرۃ / الآیات ٨٤-٨٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ہاں یہودیوں کے تین قبیلے: بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع آئے، ان کے ہر ایک قبیلے نے مدینہ میں بسنے والے ایک قبیلے سے معاہدہ دوستی [حلف] کر لیا۔

جب مدنی قبائل آپس میں جنگ کرتے، تو ہر یہودی قبیلہ اپنے حلیف مدنی قبیلہ کے ساتھ ہوتا. اس طرح دورانِ جنگ یہودی یہودی کو قتل کرتا اور جب لڑائی میں جلا وطنی اور لوٹ مار کی نوبت آتی، تو اپنے یہودی بھائی ہی کو [جو کہ مخالف قبیلے کا حلیف ہوتا] جلا وطن کرتا اور جب لڑائی ٹھنڈی پڑتی، تو وہ اپنے یہودی بھائی کا فدیہ ادا کر کے اس کو قید سے آزاد کروانے میں تعاون کرتا۔

ان یہودیوں پر تین باتیں فرض کی گئی تھیں:

وہ ایک دوسرے کا خون نہ بہائیں،

ایک دوسرے کو جلا وطن نہ کریں،

اور قید کی حالت میں آزاد کروانے میں اعانت کریں۔

انہوں نے صرف تیسری بات پر عمل کیا، پہلی دونوں باتوں کی پروانہ کی۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ﴾ ❶ اور یہ بات قیدیوں کی آزادی کے لیے فدیہ دینا تھی، ﴿ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ﴾ ❷ اور وہ [اپنے یہودی بھائیوں کو] قتل کرنے اور جلا وطن کرنے کی صورت میں تھا۔ ﴿ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾ ❸ اور یہ سزا انہیں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رسوا کیا اور ان پر اپنے رسول ﷺ کو مسلط فرمایا۔ انہوں نے ان میں سے کچھ کو قتل کیا، کچھ کو غلام بنایا اور کچھ کو جلا وطن کر

---

❶ ترجمہ: ''کیا تم کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لاتے ہو؟''

❷ ترجمہ: ''اور تم کتاب کے کچھ حصے کا انکار کرتے ہو؟''

❸ ترجمہ: ''سو تم میں سے جو شخص یہ کرے، تو اس کی جزا نہیں ہے، مگر دنیا میں رسوائی۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ ﴿ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾ ❶ یعنی سب سے زیادہ سنگین عذاب کی طرف روزِ قیامت لوٹائے جائیں گے۔ ﴿ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے غافل نہیں ہیں۔'' ❷

علامہ ابوحیان اندلسی اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

''﴿ أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾ یہ [اسلوب تو] سوالیہ ہے، [لیکن] اس سے مراد سرزنش اور ڈانٹ ہے. ان کی مذمت فدیہ دینے کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان کے طرزِ عمل میں تناقض کی وجہ سے ہے، کہ انہوں نے فرض کردہ بات کے کچھ حصہ پر عمل کیا اور کچھ کو چھوڑ دیا، ان کے طرزِ عمل کا یہ تناقض زیادہ قابل مذمت ہے۔'' ❸

تنبیہات:

اس مقام پر قارئین کرام کی توجہ درج ذیل چار باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

۱: اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دنیا میں [خِــــزْيٌ] کا عذاب مقرر فرمایا ہے۔ اور [خِــزْيٌ] سے مراد ذلت، رسوائی اور بدنامی ہے اور اس کی سنگینی کو اجاگر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو اسم نکرہ استعمال فرمایا ہے اور یہ عذاب ان پر بنوقریظہ کے قتل اور بنونضیر کے شام کے اذرعات اور اریحاء علاقوں کی طرف جلا وطنی کی صورت میں واقع ہوا۔ ❹

---

❶ ترجمہ: ''اور وہ روزِ قیامت سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص٥٨؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير ١/١٢٩-١٢٠.

❸ تفسير البحر المحيط ١/٤٦١.

❹ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود ١/١٢٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: اللہ تعالیٰ نے ان کے اُخروی عذاب کے بارے میں فرمایا، کہ وہ روزِ قیامت شدید ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ چونکہ ان کی نافرمانی سنگین ترین تھی، اس لیے آخرت میں ان کا عذاب بھی شدید ترین ہوگا۔ ❶

ج: ان کے دنیوی اور اخروی عذابوں میں کسی قسم کی تخفیف نہ ہوگی۔ قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

"﴿ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ﴾ دُنْيَوِيًّا كَانَ أَوْ أُخْرِوِيًّا." ❷

''ان سے کوئی عذاب بھی، دنیوی ہو یا اخروی ہلکا نہ کیا جائے گا۔''

حافظ ابن کثیر تحریر کرتے ہیں:

"أَيْ لَا يَفْتُرُ عَنْهُمْ سَاعَةً وَاحِدَةً." ❸

''یعنی یہ عذاب ایک گھڑی کے لیے بھی ہلکا نہ کیا جائے گا۔''

اخروی عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کوئی بھی، کسی طریقہ سے بھی، ان کی مدد نہ کرسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴾ [اور ان کی نصرت نہ کی جاوے گی]۔ قاضی ابوسعود اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

"بِدَفْعِهِ عَنْهُمْ شَفَاعَةً أَوْ جَبْرًا" ❹ [یعنی کوئی شفاعت کرکے یا بزورِ قوت ان کی مدد نہ کرسکے گا۔]

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"أَيْ وَلَيْسَ لَهُمْ نَاصِرٌ يُنْقِذُهُمْ مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ السَّرْمَدِيِّ، وَلَا يُجِيرُهُمْ مِنْهُ." ❺

حظہ ہو: تفسیر أبي السعود ۱/۱۲٦. ❷ المرجع السابق ۱/۱۲٦.

یر ابن کثیر ۱/۱۳۰.

یر أبي السعود ۱/۱۲٦.

سیر ابن کثیر ۱/۱۳۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی جس دائمی اور سرمدی عذاب میں وہ ہوں گے، اس سے نکالنے میں نہ تو کوئی ان کی مدد کرے گا اور نہ ہی کوئی انہیں اس سے پناہ دے گا۔''

مذکورہ بالا آیات میں اُمت اسلامیہ کو اس بات سے ڈرایا گیا ہے، کہ وہ یہودیوں کی طرح نہ ہو جائیں، کہ کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لائیں اور کچھ حصے کے ساتھ کفر کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے ان پر دنیا میں ذلت و رسوائی مسلط کی جائے گی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

علاوہ ازیں ان آیات میں دعوت دین دینے والوں کے لیے بھی یاد دہانی اور تنبیہ ہے، کہ وہ لوگوں کو دین کے تمام احکامات کو مضبوطی سے تھامنے اور ممنوعہ باتوں سے کلی طور پر اجتناب کی تلقین کریں، تاکہ وہ یہودیوں کو دنیا و آخرت میں ملنے والی سزاؤں سے محفوظ ہو سکیں۔

(۵)

بعض بظاہر معمولی باتوں کا عظیم اجر یا سنگین سزا

داعی کے لیے مکمل دین کی طرف دعوت دینے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ شریعت کی بہت سی ایسی باتیں ہیں، جنہیں لوگ معمولی تصور کرتے ہیں، لیکن وہ اپنے اجر و ثواب کی بنا پر بہت عظیم، یا اپنی سنگین سزا کی بنا پر بہت خطرناک ہوتی ہیں۔

توفیق الٰہی سے ذیل میں چند ایک ایسی ہی باتیں تحریر کی جا رہی ہیں:

۱: اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ. ﴾ ❶

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ کافر ہیں۔''

ایک دوسری آیت شریفہ میں فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. ﴾ ❷

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔''

ایک تیسری آیت شریفہ میں فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ. ﴾ ❸

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ فاسق ہیں۔''

---

❶ سورة المائدة/ جزء من الآية ٤٤. شیخ سعدی آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف کسی اور چیز سے فیصلہ کرنا، کافروں کا کام ہے اور بسا اوقات ایسا عمل اسلام کے دائرہ سے خارج کروا دیتا ہے، جب کہ ایسے کرنے والا اس کو جائز اور حلال سمجھے۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص ٢٢٨).

شیخ الحدیث محمد عبدہ تحریر کرتے ہیں: ''مسلمان حاکم پر کفر کا فتویٰ اسی وقت لگا سکتے ہیں، جب وہ قرآن و حدیث کا انکار کر کے ان کے خلاف فیصلہ صادر کرے۔ ایسے شخص کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔'' اگلی آیات میں ایسے شخص کو ظالم اور فاسق بھی قرار دیا گیا ہے۔ (اشرف الحواشي، ف ٤، ص ١٣٩)؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ٦/ ١٩٠.

❷ سورة المائدة/ جزء من الآية ٤٥. ❸ سورة المائدة/ جزء من الآية ٤٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: جھوٹا خواب بیان کرنا:

امام بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَالَمْ تَرَ."❶

"بلاشبہ بہت بڑے جھوٹوں میں سے یہ ہے، کہ اپنی آنکھ کو وہ دکھائے، جو اس نے دیکھا نہ ہو"

مراد یہ ہے، کہ ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے، جو اس نے دیکھا نہ ہو۔❷

ج: زبان کا صحیح یا غلط استعمال:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ."❸

"بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ایک لفظ بولتا ہے، وہ اسے کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا، [مگر] اللہ تعالیٰ اسی کی وجہ سے اس کے درجات کو بلند فرما دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک لفظ بولتا ہے،

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه، جزء من رقم الحديث ٧٠٤٣، ١٢/ ٤٢٧

❷ اس بارے میں تفصیل کے لیے دیکھیے: راقم السطور کی کتاب [جھوٹ کی سنگینی اور اس کی اقسام ص ۱۲۳۔۱۲۷.]

❸ صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ......، رقم الحديث ٦٤٧٨، ١١/ ٣٠٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسے کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا، [لیکن] وہ اس کی بنا پر جہنم میں گر جاتا ہے۔"

اور صحیح مسلم میں ہے:

"إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا ، يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ، أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ." ❶

"بلاشبہ بندہ ایک لفظ بولتا ہے، وہ اس میں غور وفکر بھی نہیں کرتا، [لیکن] وہ اس کے سبب دوزخ میں اس قدر گہرائی میں گرتا ہے، جو کہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔"

اور جامع الترمذی میں ہے:

"لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ. " ❷

"بے شک آدمی ایک لفظ بولتا ہے، وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتا، [مگر] وہ اس کی وجہ سے ستر سال تک دوزخ میں گرایا جائے گا۔"

د: کسی کا حقارت سے ذکر کرنا:

حضرات ائمہ احمد، ابو داود اور ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب المتكلم بالكلمة، يهوي بها في النار، رقم الحديث ٥٠ (٢٩٨٨)، عن أبي هريرة رضي الله عنه، ٤/ ٢٢٩٠.

❷ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء من تكلّم بالكلمة ليضحك الناس، رقم الحديث ٢٤١٦ عن أبي هريرة رضي الله عنه ٦/ ٤٩٧. امام ترمذی نے اس کو [حسن] اور شیخ البانی نے [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦/ ٤٩٧؛ وصحيح سنن الترمذي ٢/ ٢٦٨).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّ صَفِیَّةَ امْرَأَةٌ.“
”وَقَالَتْ بِیَدِھَا ھٰکَذَا کَأَنَّھَا تَعْنِي قَصِیْرَةٌ.
فَقَالَ: ”لَقَدْ مَزَجْتِ بِکَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِھَا مَاءُ الْبَحْرِ مَزَجَتْ.“ ❶

”اے اللہ تعالیٰ کے رسول ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ! بلاشبہ صفیہ عورت ہے۔“ رضی اللہ عنہا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، گویا کہ ان کا مقصود یہ تھا کہ وہ کوتاہ قامت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے [اپنے اعمال کی] ایک ایسے لفظ کے ساتھ آمیزش کی ہے، کہ اگر اس کی سمندر کے پانی کے ساتھ آمیزش کی جائے، تو وہ اس پر غالب ہو کر اس کو خراب کردے۔“

ہ: کسی مسلمان کی عزت کے متعلق ناحق زبان درازی کرنا:

امام ابو داود نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

”إِنَّ مِنْ أَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ

---

❶ المسند، جزء من رقم الحدیث ۲۵۵۶۰، ۴۲ / ۳۶۱؛ وسنن أبي داود، کتاب الأدب، باب في الغیبة، جزء من رقم الحدیث ۴۸۶۵، ۱۳ / ۱۵۱؛ وجامع الترمذي، أبواب صفة القیامة، باب، جزء من رقم الحدیث ۲۶۲۴، ۷ / ۱۷۶ـ۱۷۷. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی روایت کے متعلق لکھا ہے، کہ اس کی [اسناد مسلم کی شرط پر صحیح] ہے۔ (ھامش المسند ۴۲ / ۳۶۱)؛ شیخ البانی نے سنن أبي داود اور جامع الترمذي کی روایت کردہ حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۳ / ۹۲۳؛ وصحیح سنن الترمذي ۲ / ۳۰۶).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَقٍّ." ❶

''بیشک سنگین ترین سود ❷ میں سے کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں ناحق زبان درازی کرنا ہے۔''

و: قرض ادا کیے بغیر مرنا:

حضرات ائمہ نسائی، حاکم اور بغوی نے حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا، پھر اپنی ہتھیلی کو اپنی پیشانی پر رکھا، پھر ارشاد فرمایا:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا ذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ!''

''اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں! کس قدر سختی نازل ہوئی ہے۔''

ہم چپ رہے اور خوف زدہ ہو گئے۔

دوسرے روز میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: ''يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟''

''یارسول اللہ! ۔ ﷺ ۔ نازل ہونے والی یہ سختی کیا تھی؟

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ

---

❶ سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الغيبة، رقم الحديث ٤٨٦٦، ١٣/ ١٥٢. شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ٣/ ٩٢٣؛ وصحيح الترغيب والترهيب ٣/ ٧٧).

❷ یعنی عذاب میں سب سے زیادہ اور حرمت میں سب سے شدید۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود ١٣/ ١٥٢).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُحْيِي، ثُمَّ قُتِلَ ، ثُمَّ أُحْيِي ، ثُمَّ قُتِلَ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ . " ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جائے، پھر اسکو زندہ کیا جائے، پھر اس کو قتل کیا جائے، پھر اس کو زندہ کیا جائے، پھر اس کو قتل کیا جائے اور اسکے ذمے قرض ہو، تو وہ قرض ادا ہونے تک جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

ز: پڑوسی کو ایذا دینا:

امام بخاری نے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ. "

''واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔''

" قِيْلَ : "وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!" صلی اللہ علیہ وسلم

عرض کیا گیا: ''کون یارسول اللہ!'' صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ سنن النسائي، كتاب البيوع، التغليظ في الدين، ٧/ ٣١٤-٣١٥؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب البيوع ٢/ ٢٥ ؛ وشرح السنة، كتاب البيوع، باب التشديد في الدين، رقم الحديث ٢١٤٥، ٨/ ٢٠١. الفاظ حدیث سنن النسائی کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کی [اسناد کو حسن] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ شیخ البانی نے سنن النسائی کی روایت کو [صحیح] اور شیخ ارناؤوط نے شرح السنۃ کی روایت کی [اسناد کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ٢/ ٢٥ ؛ والتلخيص ٢/ ٢٥ ؛ و صحيح سنن النسائي ٣/ ٩٦٩ ؛ وهامش شرح السنة ٨/ ٢٠١).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: "اَلَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ." ❶

فرمایا: "وہ شخص، کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔"

ح: خوشبو استعمال کر کے عورت کا مردوں کے پاس سے گزرنا:

امام نسائی نے حضرت [ابوموسیٰ] اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ." ❷

"کوئی بھی عورت [جو] خوشبو استعمال کرے اور [پھر] کسی قوم کے پاس سے گزرے، تاکہ وہ اس کی خوشبو کو پائیں، تو وہ بدکار ہے۔"

ط: غیر محرم عورت کو چھونا:

امام طبرانی نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَأَنْ يُطْعَنَ فِيْ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ." ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، رقم الحديث ٦٠١٦، ١٠/ ٤٣٣.

❷ سنن النسائي، كتاب الزينة، مايكره للنساء من الطيب، ٨/ ١٥٣. شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ١٠٤٩)۔

❸ منقول از: مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب النهي عن الخلوة بغير محرم، ٤/ ٣٢٦. حافظ ہیثمی نے اس کے متعلق لکھا ہے: "اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور [اس کے راویان صحیح کے روایت کرنے والے ہیں]۔" (المرجع السابق ٤/ ٣٢٦)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کے پتے جھاڑ سے زخم کیا جانا اس سے بہتر ہے، کہ وہ کسی غیر محرم عورت کو چھوئے۔''

ی: پیشاب سے نہ بچنا:

ک: چغلی کرنا:

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ [طیبہ] کے کسی باغ سے نکلے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں میں عذاب دیے جانے والے دو انسانوں کی آواز سنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ.''

''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔'' [1]

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ. كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلٍ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.''

''اور یقیناً وہ بڑا گناہ ہے، [2] ان میں سے ایک پیشاب [کے چھینٹوں] سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا:

''لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.'' [3]

---

[1] یعنی عام لوگوں کے نزدیک یہ کوئی بڑا گناہ نہیں۔

[2] یعنی دونوں سے ہر ایک کے عذاب کا سبب حقیقت میں کبیرہ گناہ ہے۔

[3] صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب النميمة من الكبائر، رقم الحديث ٦٠٥٥، ١٠/ ٤٧٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شاید کہ ان کے تر رہنے تک ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے۔''

امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنَ الْبَوْلِ] ❶

[اس بارے میں باب، کہ پیشاب [کے چھینٹوں] سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔]

ایک دوسرے مقام پر انہوں نے درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ .] ❷

[اس بارے میں باب، کہ چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔]

تنبیہ:

بعض محدثین نے الفاظِ حدیث [كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبُوْلِ] کا ایک دوسرا معنی بھی بیان کیا ہے، کہ وہ پیشاب کرتے ہوئے [لوگوں سے] ستر پوشی نہ کیا کرتا تھا۔ ❸ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ل: آخری زمانے میں برائی پر ٹوکنا:

امام احمد نے عبدالرحمٰن بن حضرمی سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''مجھے اس شخص نے بتلایا، جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''إِنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ ، يُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ.'' ❹

---

❶ صحيح البخاري ، كتاب الوضوء، ۱/ ۳۱۷.

❷ المرجع السابق ، كتاب الأدب، ۱۰/ ٤٧٢.

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱/ ۳۱۸.

❸ المسند، رقم الحديث ۲۳۱۸۱، ۳۸/ ٤١. شیخ البانی نے اس کی [اسناد کو جید] اور اس کے راویوں کو صحیح کے راویان] کہا ہے۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ ⇦⇦⇦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ میری اُمت میں ایسے لوگ ہیں، جو اپنے سلف ایسا ثواب دیے جائیں گے، ❶ وہ برائی پر ٹوکتے ہیں۔''

م: جہاد:

امام بخاری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

''اَلرَّوْحَةُ وَالْغُدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.'' ❷

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں ❸ پہلے پہر کے کسی وقت اور پچھلے پہر کے کسی وقت نکلنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بڑھ کر ہے۔''

ایمان واسلام کا دعویٰ کرنے والے کسی شخص کے لیے ممکن نہیں، کہ وہ مذکورہ بالا اور ان ایسی سینکڑوں باتوں کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات سے تغافل برتے۔

اور جب صورتِ حال یہ ہے، تو دین کی دعوت دینے والا کیسے ان باتوں کو، اپنی خود ساختہ حد بندی سے خارج قرار دیتے ہوئے نظر انداز کر سکتا ہے۔ اس پر لازم ہے، کہ مناسب موقع پر حسبِ ضرورت ان باتوں کے متعلق لوگوں سے اپنے علم کی حدود میں گفتگو کرے۔ جن اعمال کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کا حکم دے، جن سے روکا گیا ہے، ان سے منع کرے۔

⇐⇐ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ١٧٠٠، ٤/ ٢٧٥؛ وهامش المسند ٣٨/ ٢٤١).

❶ یعنی اُمت کے ابتدائی دور کے لوگوں کو دیے جانے والے عظیم اجر وثواب جیسا۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله، رقم الحديث ٢٧٩٤، ٦/ ١٤.

❸ یعنی جہاد کے لیے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ٦/ ١٤).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)

شیخ ابن باز کا قول

کس چیز کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے گی؟

اس موضوع کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز تحریر کرتے ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ کے صراطِ مستقیم دین حق کی طرف دعوت ہے۔ اور اس میں سرفہرست صحیح عقیدے کی طرف بلانا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہو، صرف ان ہی کی عبادت کی جائے، ان کے رسولوں اور روزِ قیامت پر ایمان لایا جائے، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ نے ماضی اور مستقبل کی جن باتوں کی خبر دی ہے، ان پر یقین کیا جائے۔

اس میں یہ بھی شامل ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض، نماز کے قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے، بیت اللہ کا حج وغیرہ کرنے کی دعوت دی جائے۔ اور اس میں سے یہ بھی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، طہارت، نماز، روزمرہ کے معاملات، نکاح، طلاق، جنایات، نفقات، جنگ، صلح، غرضیکہ ان تمام باتوں میں، جن میں لوگ دین کے محتاج ہیں، شریعت کی پابندی کرنے کی دعوت دی جائے۔ اس طرح داعی عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال کی طرف دعوت دے اور گھٹیا اخلاق اور بُرے اعمال سے بچنے کی تلقین کرے۔ [جس اسلام کی طرف اس کو دعوت دینا ہے] وہ عبادت اور قیادت ہے۔ وہ [یعنی دعوتِ دین دینے والا] عبادت گزار [بھی]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور لشکر اسلامی کا سپہ سالار [بھی]، [اسلام] عبادت اور حکومت ہے، اور وہ عبادت گزار، نمازی اور روزہ دار [بھی] ہوگا اور شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور اللہ عزوجل کے احکام کو نافذ کرنے والا [بھی] ہوگا۔ وہ [یعنی اسلام] عبادت اور جہاد ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا [بھی] ہوگا اور دینِ الٰہی سے بغاوت کرنے والوں کے خلاف جہاد بھی کرے گا۔ وہ [یعنی اسلام] قرآن اور تلوار ہے، وہ [یعنی داعی] قرآن کریم میں غور وفکر اور تدبر کرتا ہے اور اس کے احکام کو [بوقتِ ضرورت] بزورِ قوت نافذ کرتا ہے، یہاں تک کہ ضرورت کے وقت تلوار بھی استعمال کرتا ہے۔ اس [اسلام] میں سیاست اور اجتماعی زندگی [کا نظام] ہے۔ وہ اعلیٰ اخلاق، ایمانی اخوت اور اُمت مسلمہ کے باہمی اتحاد ومحبت کی طرف بلاتا ہے، وہ [یعنی داعی] شریعت کے مطابق نظامِ حکومت چلانے اور غیر اسلامی نظاموں کو چھوڑنے کی دعوت دیتا ہے۔ وہ [یعنی اسلام] سیاست ومعیشت ہے، وہ اسلامی اخوت پر مبنی ایسے معاشرے کی تشکیل کی دعوت دیتا ہے، کہ اس میں کینہ، حسد، دھوکہ، خیانت وغیرہ گھٹیا اخلاق کی باتوں کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

آپ پر لازم ہے، کہ مکمل اسلام کو تھامیئے، جس میں عقیدہ، عمل، عبادت، جہاد، اجتماعی [نظام]، سیاست، اقتصاد وغیرہ سب کچھ ہو۔ اسلام کو اس کے ہمہ جہتی پہلوؤں سے پکڑو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ [1]

[1] سورة البقرة/ الآية ۲۰۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! پوری طرح اور (اعتقاد وعمل کی) ساری باتوں میں مسلم ہو جاؤ اور دیکھو شیطانی وسوسوں کی پیروی نہ کرو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' ❶

❀❀❀❀

❶ ملاحظہ ہو: الدعوة إلى الله سبحانه وأخلاق الدعاة ص۲۳-۲۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوئم

دعوتِ دین میں توحید کا مقام

تمہید:

جن باتوں کی طرف دعوتِ دین میں بلایا جاتا ہے، ان سب کی بنیاد، اساس اور ان میں سے سب سے زیادہ ضروری، اعلیٰ وافضل دعوتِ توحید ہے۔ قرآن وسنت میں اس حقیقت کو خوب اُجاگر کیا گیا ہے۔ علمائے اُمت نے بھی اس بارے میں تفصیل سے راہ نمائی کی ہے۔ توفیق الٰہی سے اس سلسلے میں درج ذیل چار عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

۱: دعوتِ توحید کا تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی بنیاد ہونا

۲: نبی کریم ﷺ کا دعوتِ توحید کے لیے اہتمام

۳: توحید کے بغیر اعمال کا برباد ہونا

۴: دعوتِ توحید کے متعلق بعض علماء کے اقوال

(۱)

دعوتِ توحید کا تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی بنیاد ہونا

اللہ رب العالمین نے اپنے ہر نبی کی طرف یہ وحی نازل فرمائی، کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان میں سے ہر ایک کو یہ حکم دیا، کہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دعوتِ توحید دیں۔ وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ان کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام نے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دعوتِ توحید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ قرآن و سنت کی سینکڑوں آیات و احادیث میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں دو ضمنی عنوانوں کے تحت اس بارے میں توفیق الٰہی سے گفتگو کی جارہی ہے:

ا: دعوتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اجمالی نصوص:

قرآن و سنت کی بعض نصوص میں اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے، کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی اصل اور بنیاد دعوتِ توحید تھی، اس بارے میں دو آیاتِ کریمہ اور ایک حدیث شریف ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْٓ إِلَيْهِ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدُوْنِ. ﴾ ❶

''ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس کی طرف یہ وحی کرتے تھے، کہ بلاشبہ حقیقت یہ ہے، کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو۔''

آیت میں بیان کردہ بات کو اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے ذیل میں توفیق الٰہی سے چند ایک مفسرین کے اقوال پیش کیے جارہے ہیں:

ا: امام قتادہ نے تفسیر آیت میں بیان کیا ہے:

''لَمْ یُرْسَلْ نَبِيٌّ إِلَّا بِالتَّوْحِیْدِ. وَالشَّرَائِعُ مُخْتَلِفَةٌ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ، وَکُلُّ ذٰلِكَ عَلَی الْإِخْلَاصِ وَالتَّوْحِیْدِ.'' ❷

❶ سورۃ الأنبیاء / الآیة ۲۵.

❷ نقلا عن تفسیر القرطبي ۱۱ / ۲۸۰؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري ۹ / ۱۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کوئی نبی بھی مبعوث نہیں کیا گیا، مگر توحید کے ساتھ. تورات، انجیل اور قرآن میں شریعتیں جدا جدا ہیں، لیکن سب کی بنیاد اخلاص وتوحید پر ہے۔''

ب: امام طبری تحریر کرتے ہیں:

"يَقُوْلُ تَعَالَى ذِكْرُهُ: وَمَا أَرْسَلْنَا يَا مُحَمَّدُ ﷺ...... مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ إِلٰى أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا نُوْحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا مَعْبُوْدَ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ تَصْلُحُ الْعِبَادَةُ لَهُ سِوَايَ فَاعْبُدُوْنَ. يَقُوْلُ: فَأَخْلِصُوْا لِيَ الْعِبَادَةَ، وَأَفْرِدُوْا لِيَ الْأُلُوْهِيَّةَ." ❶

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اے محمد ﷺ! ہم نے آپ سے پہلے اُمتوں میں سے کسی اُمت کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس کی طرف وحی کرتے تھے، کہ آسمانوں اور زمین میں میرے سوا عبادت کا مستحق کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کرو۔'' وہ [یعنی اللہ تعالیٰ] فرماتے ہیں: ''خالص میری ہی عبادت کرو اور تنہا میرے ہی معبود ہونے کا اقرار کرو۔''

ج: قاضی ابن عطیہ رقم طراز ہیں:

"لَمَّا أَخْبَرَهُمْ تَعَالَى أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ لِإِعْرَاضِهِمْ، أَتْبَعَ ذٰلِكَ بِإِعْلَامِهِمْ أَنَّهُ مَا أَرْسَلَ قَطُّ رَسُوْلًا إِلَّا أَوْحَى إِلَيْهِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرْدٌ صَمَدٌ. وَهٰذِهِ عَقِيْدَةٌ لَمْ تَخْتَلِفْ فِيْهَا النُّبُوَّاتُ، وَإِنَّمَا اخْتَلَفَ فِي الْأَحْكَامِ." ❷

❶ تفسير الطبري ٩/ ١٢.   ❷ المحرر الوجيز ١١/ ١٣١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب اللہ تعالیٰ نے انہیں بتلایا، کہ وہ اپنی بے رخی کی وجہ سے حق سے ناآشنا ہیں، تو اس کے بعد انہیں اس بات سے آگاہ کیا، کہ انہوں نے کبھی بھی کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا، مگر اس کی طرف وحی کی، کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ یکتا اور بے نیاز ہیں۔ اس عقیدہ کے متعلق نبوات میں کوئی اختلاف نہیں۔ بلاشبہ [ان میں] اختلاف [دیگر] احکام میں ہے۔''

د: قاضی ابوسعود تحریر کرتے ہیں:

"اِسْتِئْنَافٌ مُقَرِّرٌ لِمَا أُجْمِلَ فِيْمَا قَبْلَهُ مِنْ كَوْنِ التَّوْحِيْدِ مِمَّا نَطَقَتْ بِهِ الْكُتُبُ الْإِلٰهِيَّةُ ، وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الرُّسُلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ." [1]

''اس آیت کریمہ میں نئی بات کرتے ہوئے پہلے سے بیان کردہ اجمالی بات کی تاکید کی گئی ہے، کہ آسمانی کتابوں نے توحید کو بیان کیا ہے، اور اس پر تمام رسولوں۔ علیہم السلام۔ کا اجماع ہے۔''

ہ: آیت شریفہ کی تفسیر میں شیخ قاسمی نے قلم بند کیا ہے:

"فَكُلُّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالَى يَدْعُوْ إِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ." [2]

''سو ہر مبعوث کردہ نبی بلاشرکت غیرے تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔''

و: شیخ سعدی لکھتے ہیں:

"فَكُلُّ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ مَعَ كُتُبِهِمْ ، زُبْدَةُ رِسَالَتِهِمْ

---

[1] تفسیر أبي السعود ٦/ ٦٣.

[2] تفسیر القاسمي ١١/ ٢٤٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَصْلُهَا الْأَمْرُ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَبَيَانُ أَنَّهُ الْإِلٰهُ الْحَقُّ الْمَعْبُوْدُ، وَأَنَّ عِبَادَةَ مَا سِوَاهُ بَاطِلَةٌ . " ❶

''آپ سے پہلے مبعوث کردہ تمام رسولوں کی کتابوں اور رسالتوں کا خلاصہ اور جزیہ تھی، کہ اس بات کا حکم دیا جائے، کہ بلاشرکت غیرے تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اور اس حقیقت کو بیان کیا جائے، کہ صرف وہی حقیقی معبود ہیں، اور ان کے سوا ہر کسی کی عبادت باطل ہے۔''

۲: ارشادِ ربّ العالمین ہے:

﴿ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ ❷

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا، کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

آیت کریمہ کو خوب اچھی طرح سمجھنے کی خاطر ذیل میں تین حضراتِ مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

ا: امام طبری نے تحریر کیا ہے:

ا: " وَلَقَدْ بَعَثْنَا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ سَلَفَتْ قَبْلَكُمْ رَسُوْلًا كَمَا بَعَثْنَا فِيْكُمْ بِأَنْ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَفْرِدُوْا لَهُ الطَّاعَةَ، وَأَخْلِصُوْا لَهُ الْعِبَادَةَ ، وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ . " ❸

---

❶ تفسير السعدي ص ۵۲۱.

❷ سورة النحل/ جزء من الآية ٣٦.

❸ تفسير الطبري ١٤/ ٧١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''[اے لوگو!] جس طرح ہم نے تمہاری طرف رسول مبعوث کیا ہے، اس طرح ہم نے ہر سابقہ اُمت میں رسول بھیجا، کہ وہ انہیں اس بات کا حکم دے، کہ وہ بلاشرکت غیرے تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، ان ہی کی اطاعت کریں، ان کے لیے عبادت کو خالص کر دیں اور طاغوت سے اجتناب کریں۔''

ب: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وَبَعَثَ فِي كُلِّ أُمَّةٍ أَيْ فِي كُلِّ قَرْنٍ وَطَائِفَةٍ رَسُوْلًا ، وَكُلُّهُمْ يَدْعُوْنَ إِلَى عِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَيَنْهَوْنَ عَنْ عِبَادَةِ مَاسِوَاهُ ." ❶

''ہر اُمت میں رسول مبعوث فرمانے سے مراد یہ ہے، کہ ہر زمانے اور ہر اُمت میں رسول بھیجا اور تمام رسول اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے اور ان کے سوا کسی اور کی عبادت سے منع کرتے ہیں۔''

ج: شیخ سعدی رقم طراز ہیں:

"يُخْبِرُ تَعَالَى أَنَّ حُجَّتَهُ قَامَتْ عَلَى جَمِيْعِ الْأُمَمِ ، وَأَنَّهُ مَا مِنْ أُمَّةٍ مُتَقَدِّمَةٍ أَوْ مُتَأَخِّرَةٍ إِلَّا وَبَعَثَ اللّٰهُ فِيْهَا رَسُوْلًا ، وَكُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلَى دَعْوَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَدِيْنٍ وَاحِدٍ ، وَهُوَ عِبَادَةُ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ." ❷

''اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں، کہ ان کی حجت سب اُمتوں پر پوری ہو چکی ہے اور اگلی پچھلی ہر ایک اُمت میں اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث کیا اور

---

❶ تفسير ابن كثير ٢/ ٦٢١ ؛ نیز ملاحظہ ہو: فتح القدير ٣/ ٢٣١ ؛ و تفسير القاسمي ١٠/ ١٠١.

❷ تفسير السعدي ص ٤٤٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب رسول ایک دعوت اور ایک دین پر متفق ہیں اور وہ یہ ہے، کہ بلاشرکت غیرے تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔"

۳: امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ - عليهما السلام - فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ." ❶

"میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم۔ علیہما السلام۔ سے تمام لوگوں سے زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء۔ علیہم السلام۔ علاتی بھائیوں [کی طرح] ہیں، کہ ان کی مائیں جدا جدا ہوں اور ان [سب] کا دین ایک ہے۔"

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا، کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کا دین، فروعی مسائل میں باہمی اختلاف کے باوجود، ایک ہے۔ حافظ ابن حجر نے شرح حدیث میں تحریر کیا ہے:

"وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ أَنَّ أَصْلَ دِيْنِهِمْ وَاحِدٌ، وَهُوَ التَّوْحِيْدُ، وَإِنِ اخْتَلَفَتْ فُرُوْعُ الشَّرَائِعِ." ❷

"حدیث کا معنی یہ ہے، کہ ان [انبیاء علیہم السلام] کے دین کی بنیاد، فروعی باتوں میں اختلاف کے باوجود، ایک ہے اور وہ توحید ہے۔"

ب: انبیاء علیہم السلام کی دعوت توحید کے متعلق تفصیلی نصوص:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالىٰ: ﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا ﴾، رقم الحديث ٣٤٤٣، ٦/ ٤٧٨.

❷ فتح الباري ٦/ ٤٨٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم میں بعض انبیاء علیہم السلام کی دعوتِ توحید کے متعلق فرداً فرداً بیان کیا گیا ہے، اس سلسلے میں ذیل میں ان میں سے چند ایک کے متعلق توفیق الٰہی سے بات کی جارہی ہے:

۱: دعوتِ نوح علیہ السلام:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ. ﴾ ❶

''بلاشبہ ہم نے نوح۔ علیہ السلام۔ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، تو انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ یقیناً میں تم پر بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

شیخ محمد احمد عدوی اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

"لَقَدْ كَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَام قَوْمَهُ أَنْ دَعَاهُمْ إِلَىٰ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ ، وَسَتَرَى ذٰلِكَ فِي دَعْوَى غَيْرِهِ كَهُوْدٍ وَشُعَيْبَ وَصَالِحٍ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الرُّسُلِ عَلَيْهِمِ السَّلَامِ . وَلَا عَجَبَ ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى التَّوْحِيْدِ هِيَ أَسَاسُ كُلِّ رِسَالَةٍ ، وَقَدْ بَذَلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَكْثَرَ وَقْتِهِمْ ، وَخَاطَرُوْا بِمَهجِهِمْ وَأَرْوَاحِهِمْ ." ❷

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی نوح علیہ السلام نے جس بات سے اپنی قوم کو دعوت دینے کا آغاز کیا، وہ یہ تھی، کہ انہیں تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا،

---

❶ سورۃ الأعراف/ الآیۃ ۵۹.

❷ دعوة الرسل علیهم السلام إلى الله ص ۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی بات آپ دیگر رسولوں جیسے ہود، شعیب، صالح علیہم السلام وغیرہ کی دعوتوں میں دیکھیں گے۔ اور اس میں چنداں تعجب کی بات نہیں، کیونکہ دعوتِ توحید ہر نبوت کی جڑ ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام نے اس کی خاطر اپنے زیادہ اوقات صرف کیے، اور اسی کے لیے اپنی جانوں اور روحوں کو خطرات میں ڈالا۔"

۲: دعوتِ ہود علیہ السلام:

اللہ عزوجل نے حضرت ہود علیہ السلام کے دعوتِ توحید دینے کے متعلق فرمایا:

﴿ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ. ﴾ ❶

"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام [کو بھیجا]۔ انہوں نے کہا: "اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں؟""

آیت کی تفسیر میں شیخ عدوی تحریر کرتے ہیں:

" فَطَالَبَهُمْ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ شَأْنُ جَمِيعِ الرُّسُلِ . " ❷

"انہوں [ہود علیہ السلام] نے تمام رسولوں علیہم السلام۔ کے دستور کے مطابق ان [یعنی اپنی قوم] سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مطالبہ کیا۔"

۳: دعوتِ صالح علیہ السلام:

اللہ جل جلالہ نے حضرت صالح علیہ السلام کی دعوتِ توحید دینے کے متعلق فرمایا:

﴿ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ ❸

---

❶ سورۃ الأعراف / الآیۃ ٦٥.

❷ دعوۃ الرسل علیہم السلام إلی اللّٰہ ص ١٩.

❸ سورۃ الأعراف / جزء من الآیۃ ٧٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح ۔علیہ السلام۔ [کو بھیجا]۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

۴: دعوتِ ابراہیم علیہ السلام:

ان کے دعوتِ توحید دینے کے سلسلے میں اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُوْنَ. إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. ﴾ [1]

''اور [ہم نے] ابراہیم ۔علیہ السلام۔ کو [نجات دی]، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کا تقویٰ اختیار کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کے سوا چند بتوں ہی کی تو عبادت کرتے ہو اور سراسر جھوٹ گھڑتے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا، جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمہارے لیے کسی رزق کے مالک نہیں، سو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہی رزق تلاش کرو اور ان کی عبادت کرو اور ان کا شکر کرو۔ ان ہی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

۵: دعوتِ یوسف علیہ السلام:

حضرت یوسف علیہ السلام کے شرک کی تردید کرنے اور توحید کی دعوت دینے کے متعلق اللہ عزوجل نے بیان فرمایا:

---

[1] سورۃ العنکبوت / الآیتان ۱۶۔۱۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. ﴾ ❶

''اے قید خانہ کے دوساتھیو! کیا الگ الگ رب بہتر ہیں یا ایک نہایت زبردست اللہ؟ تم ان کے سوا تو چند ناموں ہی کی عبادت کرتے ہو، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے، کہ ان کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرو۔ یہی سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

٦: دعوتِ شعیب علیہ السلام:

ان کی دعوتِ توحید دینے کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ ❷

''اور مدین [والوں] کی طرف ان کے بھائی شعیب۔علیہ السلام۔ کو [بھیجا]۔ انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

شیخ عدوی اس آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

❶ سورة يوسف ـ عليه السلام ـ/ الآيتان ٣٩ ـ ٤٠.

❷ سورة الأعراف / جزء من الآية ٨٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" وَأَنَّــهُ حِيْنَـمَـا بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى مَدْيَنَ (قَالَ) لَهُمْ ﴿ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ﴾ شَأْنُ جَمِيْعِ الرُّسُلِ فِي بَدْءِ دَعْوَتِهِمْ بِالتَّوْحِيْدِ . " ❶

''اور بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں مدین (والوں) کی طرف مبعوث فرمایا، تو انہوں نے ان سے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔'' ان کا یہ کہنا تمام رسولوں ۔علیہم السلام۔ کے طریقہ کے مطابق تھا، کہ وہ اپنی دعوت کا آغاز توحید سے کرتے ہیں۔''

۷: دعوتِ عیسیٰ علیہ السلام:

ان کی دعوتِ توحید دینے کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِىٓ إِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ. ﴾ ❷

''مسیح ۔علیہ السلام۔ نے کہا: ''اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، جو میرا رب اور تمہارا رب ہے۔حقیقت یہ ہے، کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنائے، سو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں۔''

مذکورہ بالا انبیاء علیہم السلام کے متعلقہ آیات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے، کہ ان میں سے ہر ایک نبی نے یہی دعوت دی، کہ ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

---

❶ دعوة الرسل عليهم السلام إلى الله ص ١٥٢.

❷ سورة المائدة / جزء من الآية ٧٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت نہ کی جائے۔

دعوتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق علماء کے اقوال:

علمائے اُمت نے بھی دعوتِ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ امام ابن قیم نے کتنی عمدہ بات فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"وَجَمِيعُ الرُّسُلِ إِنَّمَا دَعَوْا إِلَىٰ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾، فَإِنَّهُمْ كُلَّهُمْ دَعَوْا إِلَىٰ تَوْحِيدِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَ إِخْلَاصِ عِبَادَتِهِ ، مِنْ أَوَّلِهِمْ إِلَىٰ آخِرِهِمْ ." ❶

"تمام رسولوں علیہم السلام نے ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾، ❷ کی طرف بلایا، کیونکہ نبی اوّل سے لے کر خاتم النبیین ﷺ تک سب نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور ان کے لیے عبادت کو خالص کرنے کی دعوت دی۔"

۲: علامہ علی بن علی الحنفی تحریر کرتے ہیں:

"اِعْلَمْ أَنَّ التَّوْحِيدَ أَوَّلُ دَعْوَةِ الرُّسُلِ ." ❸

"جان لیجیے، کہ بلاشبہ رسولوں کی اوّلین دعوت توحید ہے۔"

(۲)

نبی کریم ﷺ کا دعوتِ توحید کے لیے اہتمام

اللہ جل جلالہ نے نبی کریم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا، کہ وہ لوگوں کے روبرو توحید کا اعلان کریں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے اور صرف انہی کی

❶ مدارج السالکین ۱/ ۱۰۱.

❷ [ترجمہ: ہم صرف آپ کی عبادت کرتے ہیں اور صرف آپ سے مدد مانگتے ہیں۔]

❸ شرح العقیدہ الطحاویۃ ص ۷۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا حکم دیں۔

اس بارے میں دو آیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

ا: ارشادِ ربانی ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِي بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ. ﴾ ❶

''آپ کہہ دیجیے، وہ تو صرف ایک معبود ہیں اور بلاشبہ میں تمہارے شرک سے بے زار ہوں۔''

ب: ارشادِ ربانی ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحَى إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا. ﴾ ❷

''آپ کہہ دیجیے، میں تو تم جیسا ایک انسان ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے، کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہو، پس اس پر لازم ہے، کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو دعوتِ توحید دی۔ آنحضرت ﷺ کا اس کی خاطر اہتمام کسی بھی اور چیز کی طرف دعوت دینے سے کہیں زیادہ تھا۔ آپ ﷺ اسلامی ریاست کی تاسیس سے پہلے اور اس کے بعد، حالتِ امن اور حالتِ جنگ میں، سفر و حضر میں، بازار، راستے اور مسجد میں، غرضیکہ ہر مناسب وقت اور ہر مناسب جگہ میں دعوتِ توحید دیتے رہے۔ آنحضرت ﷺ نے

❶ سورة الأنعام/ الآية ١٩.

❷ سورة الكهف/ الآية ١١٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اعزہ واقارب، اپنے سے محبت کرنے والے، دشمنی رکھنے والے یہود و نصاریٰ، مشرکین اور منافقوں، غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کو تا حد استطاعت دعوتِ توحید کا پیغام پہنچایا، جہاں تک ممکن ہوا، اس دعوت کو خود پہنچایا، جہاں خود نہ پہنچا سکے، خط و کتابت اور اپنے قاصدوں کے ذریعے اس کو پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کی۔ آپ ﷺ نے ابتدائے بعثت سے لے کر دنیا سے تشریف لے جانے تک اس دعوت کو جاری رکھا۔ کسی قسم کی مالی، جسمانی اور معنوی اذیت و تکلیف آپ ﷺ کے دعوتِ توحید کے جذبے کو ختم یا مدہم نہ کر سکی۔ اس مقصد کے لیے نبی کریم ﷺ کے اہتمام کی ثابت شدہ بیسیوں مثالوں میں سے چار ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

ا: قریش کو دعوتِ توحید:

حضرات ائمہ احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ابو طالب بیمار ہوئے، قریش ان کے پاس آئے، رسول اللہ ﷺ بھی ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے، ان کے سرہانے ایک شخص کے لیے نشست تھی، ابو جہل اُٹھا اور اس پر بیٹھ گیا۔

انہوں [قریش کے لوگوں] نے کہا: ''إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ يَقَعُ فِي آلِهَتِنَا.''

''آپ کے بھتیجے ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔''

انہوں [ابو طالب] نے کہا: ''مَا شَأْنُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ.''

''آپ کی قوم کے لوگ آپ کی شکایت کیوں کر رہے ہیں۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''يَا عَمِّ! أُرِيدُهُمْ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّي الْعَجَمُ إِلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ.''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے چچا [جان]! میرا ان سے تقاضا یہ ہے، کہ وہ ایک کلمہ پر [متفق] ہو جائیں، تو سارے عرب ان کے تابع ہو جائیں گے اور عجمی لوگ انہیں جزیہ دیں گے۔''

انہوں [ابو طالب] نے دریافت کیا: ''مَا هِيَ ؟''

''وہ [کلمہ] کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.''

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔''

وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے: ''أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا؟''

''کیا اس نے سب معبودوں [کی بجائے] ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟''

انہوں [ابن عباس رضی اللہ عنہما] نے بیان کیا: ''یہ آیات [اس موقع پر] نازل ہوئیں:

﴿ صٓ. وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴾

''انہوں نے ﴿ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴾ ❶ تک آیات کی تلاوت کی۔'' ❷

---

❶ یعنی سورۃ ص کی آیت نمبر ۱ سے آیت نمبر ۵ تک تلاوت کی۔

❷ المسند، رقم الحديث ٢٠٠٨، ٣/ ٣١٤؛ وجامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، سورة ص، رقم الحديث ٣٤٤٩، ٩/ ٧١؛ والسنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب التفسير، سورة ص، رقم الحديث ١١٣٧٢، ١٠/ ٢٣٣-٢٣٤؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب إخباره صلى الله عليه وسلم عما يكون في أمته من الفتن والحوادث، ذكر الأخبار عن أداء العجم الجزية إلى العرب، رقم الحديث ٦٦٨٦، ١٥/ ٧٩-٨٠؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، ٢/ ٤٣٢. امام حاکم نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢/ ٤٣٢؛ والتلخيص ٢/ ٤٣٢)؛ شیخ احمد شاکر نے اس کی [اسناد کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٣/ ٣١٤).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ کا اپنی قوم قریش سے ایک ہی مطالبہ تھا، اور وہ یہ تھا، کہ وہ اللہ رب العالمین کی توحید کا اقرار کر لیں۔ آپ ﷺ نے اس اقرار کی ترغیب دیتے ہوئے بیان فرمایا، کہ اس کی بدولت انہیں دنیا ہی میں عرب وعجم کی سیادت وقیادت مل جائے گی۔

ب: سوق ذوالمجاز میں دعوتِ توحید:

امام احمد نے حضرت ربیعہ بن عباد دِیلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَصَرَ عَیْنَيَّ بِسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ یَقُوْلُ: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ! قُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، تُفْلِحُوْا."

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: "اے لوگو! تم کہو: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔"

[یہ اقرار کرنے سے] تم فلاح پالو گے۔"

"وَیَدْخُلُ فِيْ فِجَاجِھَا، وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُوْنَ عَلَیْهِ، فَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا یَقُوْلُ شَیْئًا، وَھُوَ لَا یَسْکُتُ، یَقُوْلُ: "یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ." تُفْلِحُوْا."

إِلَّا أَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْوَلَ وَضِيءَ الْوَجْهِ ذَا غَدِیْرَتَیْنِ، یَقُوْلُ: "إِنَّهُ صَابِيٌ کَاذِبٌ."

"[آنحضرت ﷺ] اس [بازار] کے چھوٹے چھوٹے راستوں میں داخل ہو کر یہی بات بلاتوقف مسلسل کہے جا رہے تھے: "اے لوگو! تم کہو: نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[یہ اقرار کرنے سے] تم فلاح پا لو گے۔''

لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور میں نے کسی کو کچھ کہتے ہوئے نہیں سنا سوائے ایک روشن چہرے والے دو مینڈھیوں والے بھینگے شخص کے، جو کہ کہہ رہا تھا: ''بلاشبہ وہ دین سے نکلا ہوا جھوٹا شخص ہے۔''۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔

فَقُلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟"

میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟''

قَالُوْا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ ﷺ ۔ وَهُوَ يَذْكُرُ النُّبُوَّةَ . "

انہوں نے بتلایا: ''محمد بن عبداللہ ۔ ﷺ ۔ اور وہ [اپنے] نبی ہونے کا ذکر کر رہے ہیں۔''

میں نے دریافت کیا: "مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يُكَذِّبُهُ . "

''آپ ﷺ کو جھٹلانے والا یہ شخص کون ہے؟''

قَالُوْا: " عَمُّهُ أَبُوْ لَهَبٍ . "

انہوں نے بتلایا: ''اُن کا چچا ابولہب ہے۔''❶

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ سوق ذوالمجاز میں لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے تھے اور آپ کے چچا ابولہب کی طعن زنی اور افترا پردازی اس دعوت کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی۔

ج: راستے میں شانِ توحید کا بیان:

امام بخاری نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ المسند، جزء من رقم الحديث ١٦٠٢٣، ٢٥/٤٠٤-٤٠٥. شیخ شعیب الارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢٥/٤٠٥).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یَا مُعَاذُ! أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ؟"

"اے معاذ! کیا تم جانتے ہو، کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟"

انہوں نے عرض کیا: "اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ."

"اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول۔ ﷺ۔ زیادہ جانتے ہیں۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟"

"وہ ان کی عبادت کریں، اور ان کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں۔

کیا تم جانتے ہو، کہ ان [بندوں] کا ان [اللہ تعالیٰ] پر کیا حق ہے؟"

انہوں نے عرض کیا: "اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ."

"اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول۔ ﷺ۔ زیادہ جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ." ❶

"وہ انہیں عذاب نہ دیں۔"

ایک دوسری روایت میں ہے، کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"بَيْنَمَا أَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ رضی اللہ عنہ ..... الحديث." ❷

"جب میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، کجاوے کے آخری حصے کے سوا میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، رقم الحديث ۷۳۷۳، ۱۳/ ۳٤۷.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق، كتاب الرقاق، باب من جاهد في طاعة الله تعالىٰ، رقم الحديث ٦٥۰۰، ۱۱/ ۳۳۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے معاذ.........الحدیث"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے محبوب ساتھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو راستے میں چلتے ہوئے توحید کی شان وعظمت سے آگاہ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات واضح فرمائی، کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے، کہ وہ صرف ان ہی کی عبادت کریں اور ان کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ خود اپنے اوپر لازم کر چکے ہیں، کہ اس حق کے ادا کرنے والے کو عذاب میں مبتلا نہیں کرنا۔

امام بخاری نے مذکورہ بالا پہلی حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَـابُ مَـا جَـاءَ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَـهُ إِلَـىٰ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.] ❶

[نبی کریم ﷺ کا اپنی اُمت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دینے کے متعلق باب]

د: شرک تک پہنچانے والی بات سے مرض الموت میں منع کرنا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

"عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: " لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا. " ❷

"نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: "یہود ونصاریٰ پر اللہ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، ۱۳/۳٤۷.

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور، رقم الحديث ۱۳۳۰، ۳/ ۲۰۰؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، رقم الحديث ۳۱ (۱۹)، ۱/۵۱. الفاظ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔"

"قَالَتْ: "وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوْا قَبْرَهُ، غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا."

"انہوں [حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا] نے کہا: اگر ایسا [ڈر] نہ ہوتا، تو وہ [حضرات صحابہ] آپ ﷺ کی قبر کو کھلی [جگہ میں] رکھتے (اور وہ حجرہ میں نہ ہوتی)۔ مجھے خدشہ ہے، کہ کہیں آپ کی قبر مسجد نہ بنالی جائے۔"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہی کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کردہ حدیث میں ہے، کہ ان دونوں نے بیان کیا:

"لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ: "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ..... يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا." [1]

"جب رسول اللہ ﷺ پر [شدید مرض کا حملہ] ہوا، تو آپ ﷺ بار بار اپنی چادر کھینچ کر اپنے چہرے پر ڈالتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کا دَم گھٹنے لگتا، تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے، آنحضرت ﷺ اسی [شدت کے] عالم میں فرماتے تھے: "یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔"

---

[1] متفق علیه: صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، رقم الحديث ٤٤٤٣، ٤٤٤٤، ٨/١٤٠؛ وصحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب في النهي عن بناء المساجد على القبور، واتخاذ الصور فيها، والنهي عن اتخاذ القبور مساجد، رقم الحديث ٢٢ـ(٥٣١)، ١/٣٧٧. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اس طرح] آنحضرت ﷺ [اپنی اُمت کو] اس کام سے بچتے رہنے کی تلقین فرماتے رہے، جو انہوں نے کیا تھا۔''

ان دونوں روایتوں میں یہ بات واضح ہے، کہ آپ ﷺ اپنے مرض الموت میں بھی اُمت کو اس بات کی تلقین فرماتے رہے، کہ ان کی قبر کو مسجد نہ بنانا، کہیں ایسا نہ ہو، کہ وہ اس بنا پر شرک میں مبتلا ہو جائیں۔

علامہ عینی پہلی حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں: ''اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے، کہ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان شرک کا سبب بننے والی بات ہی کو ختم کرنا تھا، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ جاہل لوگ اسی طرح آپ ﷺ کی پرستش کریں، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں کی پوجا کی۔''[1]

(۳)

توحید کے بغیر اعمال کا برباد ہونا

دعوتِ دین میں توحید کی اساسی اور بنیادی حیثیت کو سمجھنے کے لیے ایک بات یہ ہے، کہ اعمال خواہ کتنے زیادہ اور کتنے عظیم کیوں نہ ہوں، وہ توحید کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ہاں ناقابل قبول ہوتے ہیں، وہ اعمال اپنی کثرت اور عظمت کے باوجود عمل کرنے والوں کو نہ تو جنت میں داخل کروا سکیں گے اور نہ جہنم سے نجات دلوانے کا سبب بن سکیں گے۔ اس بات کے دو دلائل توفیق الٰہی سے ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام میں اٹھارہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے باپ دادا، اولاد اور بھائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ اور منتخب کردہ افراد کا ذکر فرمایا، پھر ان سب کے متعلق ایک عام ضابطہ بیان فرمایا، کہ اگر وہ شرک کرتے، تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔ ارشادِ ربانی ہے:

---

[1] عمدة القاري ۱۳۶/۸؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح ابن بطال ۳/۳۱۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ. وَوَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهٰرُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ. وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ. وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ. وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ. ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ. ﴾ [1]

"اور یہ ہماری دلیل تھی، جو ہم نے ابراہیم۔علیہ السلام۔کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں، درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک آپ کے رب کمال حکمت والے، سب کچھ جاننے والے ہیں۔ اور ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب۔علیہما السلام۔عطا فرمائے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ اور اس سے پہلے ہم نے نوح۔علیہ السلام۔کو ہدایت دی اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون۔علیہم السلام۔کو (بھی ہم نے ہدایت دی۔) یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط۔علیہم السلام۔کو (ہم نے ہدایت دی۔) اور ہر ایک کو ہم نے (اس زمانہ کے) جہان والوں پر فضیلت دی تھی۔ اور ان کے باپ دادا، ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا تھا اور انہیں ہدایت دی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ

[1] سورة الأنعام/ الآيات ۸۳۔۸۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، مرحمت فرماتے ہیں، اور اگر وہ لوگ شرک کرتے، تو جو عمل وہ کیا کرتے تھے، ان سے ضائع ہو جاتے۔"

حافظ ابن کثیر نے ان آیاتِ شریفہ کی تفسیر میں لکھا ہے:

"تَشْدِيدٌ لِأَمْرِ الشِّرْكِ، وَتَغْلِيظٌ لِشَأْنِهِ، وَتَعْظِيمٌ لِمُلَابَسَتِهِ." ❶

"[ان آیات میں] شرک کی سنگینی، اس کی شدید قباحت اور اس کو اختیار کرنے کی بہت زیادہ برائی [بیان کی گئی] ہے۔"

شیخ ابو بکر جزائری تحریر کرتے ہیں:

"وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ. ﴾ يُقَرِّرُ بِهِ حَقِيقَةً عِلْمِيَّةً، وَهِيَ أَنَّ الشِّرْكَ مُحْبِطٌ لِلْعَمَلِ، فَإِنَّ أُولَٰئِكَ الرُّسُلَ عَلَىٰ كَمَالِهِمْ وَعُلُوِّ دَرَجَاتِهِمْ لَوْ أَشْرَكُوا بِرَبِّهِمْ سِوَاهُ، فَعَبَدُوا مَعَهُ غَيْرَهُ لَبَطَلَ كُلُّ عَمَلٍ عَمِلُوهُ. وَهٰذَا مِنْ بَابِ الْاِفْتِرَاضِ، وَإِلَّا فَالرُّسُلُ مَعْصُومُونَ، وَلٰكِنْ لِيَكُونَ هٰذَا عِظَةً وَعِبْرَةً لِلنَّاسِ." ❷

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے: اگر وہ لوگ شرک کرتے، تو جو عمل وہ کیا کرتے تھے، ضائع ہو جاتے] ایک علمی حقیقت کی تاکید کر رہا ہے، اور وہ یہ ہے، کہ شرک اعمال کو برباد کرنے والا ہے، کیونکہ اگر مذکورہ بالا رسول علیہم السلام اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے اور ان کے ساتھ کسی اور کی عبادت کرتے، تو ان کے کمال اور بلندی درجات

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۱۷۴.
❷ أیسر التفاسیر ۱/ ۶۳۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود، ان کا کیا ہوا ہر عمل ضائع ہو جاتا۔ یہ بات بطورِ فرض بیان کی گئی ہے، کیونکہ رسول تو معصوم ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذکر کرنے کا مقصود لوگوں کے لیے نصیحت وعبرت ہے۔''

ب: قرآن کریم میں شرک کی بنا پر اعمال کی بربادی کا ذکر صرف مذکورہ بالا اٹھارہ انبیائے کرام علیہم السلام، ان کے ہدایت یافتہ اور منتخب کردہ باپ دادا، اولاد اور بھائیوں کے حوالے سے ہی نہیں کیا گیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا ہے، کہ ہر نبی بشمول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل کی گئی، کہ اگر انہوں نے شرک کیا، تو ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. ﴾ [1]

''اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے تھے، وحی کی گئی، کہ بلاشبہ اگر آپ نے شرک کیا، تو لازماً آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

ا: علامہ شوکانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"هٰذَا الْكَلَامُ مِنْ بَابِ التَّعْرِيْضِ لِغَيْرِ الرُّسُلِ لِأَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ قَدْ عَصَمَهُمْ عَنِ الشِّرْكِ. وَوَجْهُ إِيْرَادِهِ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ التَّحْذِيْرُ وَالْإِنْذَارُ لِلْعِبَادِ مِنَ الشِّرْكِ، لِأَنَّهُ إِذَا كَانَ مُوْجِبًا لِإِحْبَاطِ عَمَلِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى الْفَرْضِ وَالتَّقْدِيْرِ فَهُوَ

[1] سورة الزمر/ الآية ٦٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحْبِطٌ لِعَمَلِ غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ بِطَرِيْقِ الْأَوْلٰى . " ❶

"یہ بات [درحقیقت] رسولوں علیہم السلام کے علاوہ دیگر لوگوں کو سمجھانے کی خاطر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرک سے محفوظ کر رکھا ہے۔ اس طرح بات کرنے کا مقصود دوسرے لوگوں کو شرک سے بچانا اور ڈرانا ہے، کیونکہ جب بفرضِ محال انبیاء علیہم السلام شرک کریں، تو ان کے اعمال برباد ہو جائیں، تو اُمتوں کے دیگر افراد کے اعمال کے تو شرک کی بنا پر بطریقِ اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔"

۲: شیخ ابن عاشور تحریر کرتے ہیں:

"وَفِي تَقْدِيرِ فَرْضِ وُقُوْعِ الْإِشْرَاكِ مِنَ الرَّسُوْلِ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ ، مَعَ تَحَقُّقِ عِصْمَتِهِمْ ، اَلتَّنْبِيْهُ عَلٰى عِظَمِ أَمْرِ التَّوْحِيْدِ ، وَخَطَرِ الْإِشْرَاكِ ، لِيَعْلَمَ النَّاسُ أَنَّ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ فِي الْفَضْلِ ، لَوْ فُرِضَ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهَا الْإِشْرَاكُ ، لَمَا أَبْقَى مِنْهَا أَثَراً ، وَلَدَحَضَهَا دَحْضاً . " ❷

"انبیاء علیہم السلام کے شرک سے حتمی طور پر محفوظ ہونے کے باوجود بفرضِ محال ان سے شرک کے صادر ہونے [سے بربادی اعمال کا] ذکر کر کے توحید کے عظیم الشان مقام اور شرک کی سنگینی کی نشان دہی کی گئی ہے، تاکہ لوگ آگاہ ہو جائیں، کہ بفرضِ محال اعلیٰ ترین مقام والے بھی شرک کریں، تو ان کے اعمال کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔"

۳: شیخ سعدی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

" ﴿ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ﴾ مِنْ جَمِيعِ

❶ فتح القدير ۲/ ۶۷۵. ❷ تفسير التحرير و التنوير ۲۴/ ۵۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَنْبِيَاءِ ﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ﴾ هٰذَا مُفْرَدٌ مُضَافٌ، يَعُمُّ كُلَّ عَمَلٍ، فَفِي نُبُوَّةِ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ أَنَّ الشِّرْكَ مُحْبِطٌ لِجَمِيعِ الْأَعْمَالِ ﴿ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. ﴾ دِينَكَ وَآخِرَتَكَ، فَبِالشِّرْكِ تَحْبَطُ الْأَعْمَالُ، وَيَسْتَحِقُّ الْعِقَابَ وَالنَّكَالَ. " ❶

"﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ﴾ [اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے تھے، وحی کی گئی] اس سے مراد تمام انبیاء سابقین علیہم السلام ہیں۔ ﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ﴾ [کہ بلاشبہ اگر آپ نے شرک کیا، تو لازماً آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا۔] [عَمَلُكَ] میں [عمل] واحد مضاف ہے [یعنی آپ کا عمل] اس میں تمام اعمال شامل ہیں، تو تمام انبیاء کی نبوتوں میں یہ بات موجود تھی، کہ شرک تمام اعمال کو ضائع کرنے والا ہے۔ ﴿ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. ﴾ [اور آپ ضرور بالضرور خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔] یعنی آپ اپنے دین اور آخرت کو برباد کر لیں گے، سو شرک اعمال کو اکارت کرتا ہے اور سزا اور عذاب کا مستحق ٹھہراتا ہے۔"

جب توحید کا فقدان اس طرح نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے، تو دعوتِ توحید سے چشم پوشی کر کے داعی کا لوگوں سے نیک اعمال کروانے اور بُرے اعمال سے دُور کروانے سے کیا حاصل؟ کیا ایسے داعی کی مثال اس نادان کسان کی نہ ہوگی، جو کہ کھیتی کے حصول کے لیے زمین کی بجائے فضا میں بیج بکھیرتا رہے؟

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ دعوت دین کی اساس اور بنیاد توحید کی دعوت دینا ہے۔

❶ تفسير السعدي ص ٧٢٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی دعوت دینا کسی بھی دوسری بات کی دعوت دینے سے اعلیٰ و افضل اور مقدم ہے۔ دعوت کی ابتدا اسی سے ہوگی۔ اس میں کوتاہی، چشم پوشی اور مداہنت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

(۴)

دعوتِ توحید کے متعلق بعض علماء کے اقوال

علمائے اُمت نے دعوتِ توحید کی اہمیت کے متعلق بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ ذیل میں توفیقِ الٰہی سے ان میں سے چند کے اقوال پیش کیے جارہے ہیں:

۱: امام ابن قیم کا قول:

امام ابن قیم اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

"اِقْتَضَتْ رَحْمَةُ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ أَنْ بَعَثَ الرُّسُلَ بِهٖ مُعَرِّفِيْنَ، وَإِلَيْهِ دَاعِيْنَ، وَلِمَنْ أَجَابَهُمْ مُبَشِّرِيْنَ، وَلِمَنْ خَالَفَهُمْ مُنْذِرِيْنَ، وَجَعَلَ مِفْتَاحَ دَعْوَتِهِمْ وَزُبْدَةَ رِسَالَتِهِمْ مَعْرِفَةَ الْمَعْبُوْدِ سُبْحَانَهُ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَأَفْعَالِهٖ، إِذْ عَلٰى هٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ تَبْتَنِيْ مَطَالِبُ الرِّسَالَةِ جَمِيْعًا، فَإِنَّ الْخَوْفَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ وَالطَّاعَةَ وَالْعُبُوْدِيَّةَ تَابِعَةٌ لِمَعْرِفَةِ الْمَرْجُوِّ الْمَخُوْفِ، وَالْمَحْبُوْبِ، وَالْمُطَاعِ الْمَعْبُوْدِ." [1]

"العزیز الرحیم [رب تعالیٰ] کی رحمت کا تقاضا تھا، کہ انہوں نے رسولوں کو اس لیے مبعوث فرمایا، کہ وہ ان [یعنی اللہ تعالیٰ] کی پہچان کروائیں، ان کی طرف بلائیں، دعوت قبول کرنے والوں کو بشارت دیں، اور نہ

[1] الصواعق المحرقة على الجهمية والمعطلة ص ٦١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننے والوں کو ڈرائیں، اور انہوں [یعنی اللہ تعالیٰ] نے ان کی دعوت کی کنجی اور ان کی رسالت کا خلاصہ معبود [برحق] کی، ان کے اسماء صفات اور افعال کے ساتھ شناسائی بنایا، کیونکہ خوف، امید، محبت، طاعت اور عبودیت، یہ ساری چیزیں جس ذات سے ڈرا جائے، جس سے اُمید رکھی جائے، جس کے ساتھ محبت کی جائے، جس کی اطاعت کی جائے اور جس کی عبادت کی جائے، اس کو پہچاننے کے بعد ہی وجود میں آتی ہیں۔''

ب: شیخ ابن باز کا قول:

اسی بارے میں شیخ ابن باز نے جامعہ اُم القریٰ مکہ مکرمہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

أَعْظَمُ مَوْضُوْعٍ ، وَأَهَمُّ مَوْضُوْعٍ هُوَ مَوضُوْعُ الْعَقِيْدَةِ ، مَوْضُوْعُ التَّوْحِيْدِ وَضِدِّهِ، فَالتَّوْحِيْدُ هُوَ الْأَمْرُ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ أَجْلِهِ الرُّسُلَ ، وَأَنْزَلَ مِنْ أَجْلِهِ الْكُتُبَ ، وَخَلَقَ مِنْ أَجْلِهِ الثَّقَلَيْنِ ، وَبَقِيَّةُ الْأَحْكَامِ تَابِعَةٌ لِذٰلِكَ . يَقُوْلُ سُبْحَانَهُ: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [1]

فَوَجَبَ عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ خُلَفَاءِ الرُّسُلِ أَنْ يُبَيِّنُوْا لِلنَّاسِ هٰذَا الْأَمْرَ الْعَظِيْمَ، وَأَنْ يَكُوْنَ أَعْظَمَ الْمَطْلُوْبِ ، وَأَنْ تَكُوْنَ الْعِنَايَةُ بِهِ أَعْظَمَ عِنَايَةٍ، لِأَنَّهُ مَتَى سَلِمَ صَارَ مَا بَعْدَهُ تَابِعًا لَهُ، وَمَتَى لَمْ يُوْجَدِ التَّوْحِيْدُ لَمْ يَنْفَعِ الْمُكَلَّفَ مَا حَصَلَ مِنْ أَعْمَالٍ وَأَقْوَالٍ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. ﴾ [2]

[1] سورة الذاريات/ الآية ٥٦. [2] سورة الأنعام/ جزء من الآية ٨٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُؤَيِّدُ هٰذَا الْمَعْنَى أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَثَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ يَدْعُوْ النَّاسَ إِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَغَيْرُهَا، كُلُّهَا دَعْوَةٌ إِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَتَرْكِ الشِّرْكِ وَخَلْعِ الْأَوْثَانِ، وَبَيَانُ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى جَمِيْعِ الثَّقَلَيْنِ أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَيَدَعُوا مَا عَلَيْهِ آبَاؤُهُمْ وَأَسْلَافُهُمْ مِنَ الشِّرْكِ. ❶

سب سے عظیم اور ضروری موضوع عقیدہ کا موضوع ہے اور وہ موضوع توحید اور اس کی ضد سے متعلق ہے۔ توحید ہی وہ بات ہے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، اور جس کی خاطر کتابوں کو نازل فرمایا اور جس مقصد کے لیے جن وانس کی تخلیق فرمائی۔ باقی سارے احکام اسی کے تابع ہیں۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا: (جس کے معانی یہ ہیں: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا، مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔)

رسولوں کے جانشین یعنی اہل علم پر لازم ہے، کہ وہ اس عظیم حقیقت کو لوگوں کے سامنے بیان کریں اور یہ ان کا مقصود اعظم ہو اور اس کے لیے ان کی توجہ سب سے زیادہ ہو، کیونکہ جب یہ [توحید] محفوظ رہے گی، تو باقی اعمال اس کے پیچھے آئیں گے اور جب توحید ہی نہ ہوئی، تو بندے کو اس کا کوئی قول وفعل نفع نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (جس کے معانی کا یہ ترجمہ ہے: اور اگر وہ شرک کرتے، تو ان کے کیے ہوئے اعمال ضائع ہو جاتے۔)

---

❶ ملاحظہ ہو: مجموع الفتاویٰ و مقالات متنوعہ ۱/ ۳۰-۳۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حقیقت کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، کہ نبی کریم ﷺ، نماز اور دیگر اعمال کی فرضیت سے پہلے، دس سال تک مکہ میں لوگوں کو دعوت توحید دیتے رہے۔ یہ ساری مدت اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانے، شرک کے چھوڑنے، بتوں سے دُوری اختیار کرنے کی تلقین اور اس بات کے بیان کرنے میں گزری، کہ تمام جنوں اور انسانوں پر لازم ہے، کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس شرک کو ترک کر دیں، جو کہ ان کے آباء اجداد اور پہلے لوگ کیا کرتے تھے۔

ج: شیخ عبدالرزاق عفیفی کا قول:

سعودی عرب کے سابق نائب مفتی اعظم شیخ عبدالرزاق عفیفی اہمیتِ توحید کے بارے میں رقم طراز ہیں:

لَمْ يُرْسِلِ اللّٰهُ تَعَالٰى رَسُوْلًا إِلَّا أَمَرَهُ بِالتَّوْحِيْدِ، وَالدَّعْوَةِ إِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَقَدْ عُنِيَ الرُّسُلُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِذٰلِكَ، فَبَدَؤُوْا الْبَلَاغَ بِدَعْوَةِ أُمَمِهِمْ إِلٰى أَنْ يَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَقَطَعُوْا فِيْهِ شَوْطًا بَعِيْدًا حَتّٰى شَغَلُوْا بِهِ الْكَثِيْرَ مِنْ أَوْقَاتِ الْبَلَاغِ، وَلَا عَجَبَ فِيْ ذٰلِكَ فَإِنَّ التَّوْحِيْدَ أَصْلُ الدِّيْنِ وَذِرْوَةُ سِنَامِهِ، وَمَلَاكُ الْإِسْلَامِ وَدِعَامَتُهُ الْأُوْلٰى، لَا تَصِحُّ مِنْ إِنْسَانٍ مِنْ قُرْبَةٍ، وَلَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنْهُ عِبَادَةً إِلَّا إِذَا كَانَتْ مَقْرُوْنَةً بِالتَّوْحِيْدِ وَإِخْلَاصِ الْقَلْبِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. [1]

---

[1] فتاویٰ و رسائل الشیخ عبدالرزاق عفیفی، الطريقة المثلى في الدعوة إلى الله تعالىٰ، الحلقة الثالثة، ص ۵۹۵ باختصار.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس کو توحید اور بلاشرکت غیرے ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ رسولوں ۔ علیہم السلام ۔ نے اس بات کا خوب اہتمام کیا۔ انہوں نے تبلیغ کا آغاز اس بات سے کیا، کہ اپنی اُمتوں کو اس بات کی دعوت دی، کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، ان کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔ انہوں نے اپنے اوقاتِ تبلیغ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی بات میں صرف کیا۔ اور اس میں چنداں تعجب کی بات نہیں، کیونکہ توحید دین کی اساس، اس کے اونٹ کی کوہان کی بلندی [1] اور اس کا ستون اوّل ہے۔ توحید اور اللہ تعالیٰ کے لیے دلی اخلاص کے بغیر اللہ تعالیٰ کوئی نیکی اور عمل قبول نہیں کرتے۔

❀❀❀❀

[1] یعنی دین کی بلند ترین بات ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوئم

دعوتِ دین میں رسالت کی حیثیت

تمہید:

دعوتِ دین میں توحید کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس بات کا اہتمام بھی ضروری ہے، کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کے اقرار کی طرف لوگوں کو بلایا جائے۔ اور اس اقرار کا لازمی تقاضا یہ ہے، کہ زندگی کے تمام گوشوں میں ان کی اطاعت کی جائے۔

توحید کے ساتھ اقرارِ رسالت کی دعوت دینے کے حوالے سے توفیق الٰہی سے درج ذیل پانچ عنوانوں کے تحت گفتگو کی جارہی ہے:

۱: ہر رسول کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد طاعت رسول۔

۲: ہر نبی کا اپنی امت کو اپنی اطاعت کا حکم دینا۔

۳: نبی ﷺ کا توحید کے ساتھ اقراررسالت کی دعوت دینا۔

۴: طاعت رسول ﷺ کا قبولیت اعمال کی شرط ہونا۔

۵: دعوتِ توحیدورسالت کے ساتھ آغاز دعوت کے متعلق اقوالِ علماء۔

(۱)

ہر رسول کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد طاعتِ رسول

انسانی تاریخ کی ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرماتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو نبی و رسول بنا کر بھیجا۔ ان میں سے ہر ایک کی آمد کا ایک اساسی مقصد یہ رہا ہے، کہ ان کے امتی ان کی اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ. ﴾ ❶

''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔''

اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے توفیقِ الٰہی سے ذیل میں تین مفسرین کرام کے اقوال پیش کیے جارہے ہیں:

ا: علامہ ابو حیان اندلسی کا قول:

وہ فرماتے ہیں:

''نَبَّهَ تَعَالَى عَلَى جَلَالَةِ الرُّسُلِ، وَأَنَّ الْعَالَمَ يَلْزِمُهُمْ طَاعَتُهُمْ، وَالرَّسُوْلُ مِنْهُمْ تَجِبُ طَاعَتُهُ، وَلَامُ ﴿ لِيُطَاعَ ﴾ لَامُ كَيْ، وَهُوَ اسْتِثْنَاءٌ مُفَرَّغٌ مِنَ الْمَفْعُوْلِ مِنْ أَجْلِهِ: أَيْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا لِأَجْلِ الطَّاعَةِ، وَ ﴿ بِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾ أَيْ بِأَمْرِهِ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَوْ بِعِلْمِهِ وَتَوْفِيْقِهِ وَإِرْشَادِهِ.'' ❷

''اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی قدر و منزلت سے آگاہ فرمایا ہے اور جہان والوں پر ان کی اطاعت لازم ہوتی ہے۔ ہر رسول انہی میں سے ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہوتا ہے۔ [لِيُطَاعَ] میں لام، لام کي ❸ ہے اور وہ مفعول لہ سے استثناء مفرغ ❹ ہے۔ اور معنی یہ ہے: اور ہم نے

---

❶ سورة النساء/ جزء من الآية ٦٣.

❷ تفسير البحر المحيط ٣/ ٢٩٥.

❸ یعنی ایسا [لام] جو سابقہ بیان کردہ فعل کی غرض و غایت بیان کرتا ہے۔

❹ استثناء مفرغ: ایسا استثناء جس میں [مستثنیٰ] [مستثنیٰ منہ] کی جنس سے نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رسول چیزوں میں سے کسی چیز کی غرض سے نہیں بھیجا، مگر طاعت کے لیے (یعنی اس کی اطاعت کی جائے)[بِـإِذْنِ الـلّٰهِ] سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ تفسیر کے مطابق مراد یہ ہے، کہ ان کے حکم سے (یعنی رسول کی اطاعت حکم الٰہی کی وجہ سے کی جائے)، یا مراد یہ ہے، کہ ان [اللہ تعالیٰ] کے علم، یا توفیق اور عنایت سے [رسول کی اطاعت کی جائے]۔''

ب: قاضی ابوسعود کا قول:

وہ لکھتے ہیں:

"أَيْ وَمَا أَرْسَلْنَا رَسُوْلًا مِنَ الرُّسُلِ لِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا لِيُطَاعَ بِسَبَبِ إِذْنِهِ تَعَالٰى فِيْ طَاعَتِهِ، وَأَمْرِهِ الْمُرْسَلِ إِلَيْهِمْ بِأَنْ يُطِيْعُوْهُ وَيَتَّبِعُوْهُ لِأَنَّهُ مُؤَدٍّ عَنْهُ تَعَالَى، فَطَاعَتُهُ طَاعَةُ اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ﴾، أَوْ بِتَيْسِيْرِ اللّٰهِ تَعَالَى وَتَوْفِيْقِهِ فِيْ طَاعَتِهِ." [1]

''یعنی ہم نے رسولوں میں سے کسی بھی رسول کو مقاصد میں سے کسی بھی مقصد کے لیے مبعوث نہیں کیا، مگر اس لیے، کہ حکمِ الٰہی کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے اور انہوں [اللہ تعالیٰ] نے ہر اُمت کے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا، کہ وہ ان کی طرف ارسال کردہ رسول کی اطاعت اور تابع داری کریں، کیونکہ وہ انہی کی بات کو [ان تک] پہنچاتا ہے، سو اس رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اور اس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے: [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے] جو رسول کی فرماں برداری کرے، تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی

[1] تفسير أبي السعود ١/ ١٩٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماں برداری کی۔

یا [(بِإِذْنِ اللّٰهِ) سے مراد یہ ہے] کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت و توفیق سے رسول کی اطاعت کریں گے۔''

ج: شیخ سعدی کا قول:

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رقم طراز ہیں:

"يُخْبِرُ تَعَالَى خَبَرًا فِي ضِمْنِهِ الْأَمْرُ وَالْحَثُّ عَلٰى طَاعَةِ الرَّسُوْلِ وَالْاِنْقِيَادِ لَهُ، وَأَنَّ الْغَايَةَ مِنْ إِرْسَالِ الرُّسُلِ أَنْ يَكُوْنُوْا مُطَاعِيْن، يَنْقَادُ لَهُمُ الْمُرْسَلُ إِلَيْهِمْ فِي جَمِيْعِ مَا أُمِرُوْا بِهِ وَنُهُوْا عَنْهُ، وَأَنْ يَكُوْنُوْا معظَّمِين تَعْظِيْمَ الْمُطِيْعِ لِلْمُطَاعِ." [1]

''اللہ تعالیٰ نے خبر دینے کے انداز میں بات فرمائی ہے، [لیکن] اس میں ضمنی طور پر اس بات کا حکم اور ترغیب ہے، کہ رسول کی اطاعت و فرماں برداری کی جائے۔ اور یہ کہ رسولوں کی بعثت کی غرض و غایت یہ ہے، کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ جن لوگوں کی طرف انہیں مبعوث کیا جائے، وہ ان کے تمام اوامر و نواہی کو تسلیم کریں اور وہ ان کی ایسے ہی تعظیم کریں، جس طرح کہ تابع اپنے متبوع کی کرتا ہے۔''

سو جب رسولوں کی بعثت کی غرض و غایت ہی یہ ہوتی ہے، کہ ان کے امتی ان کی اطاعت کریں، تو داعی، جو کہ امت میں رسولِ کریم ﷺ کا جانشین ہوتا ہے، اس پر لازم ہے، کہ اس مشن کی تکمیل کی طرف بھرپور توجہ دے اور اس کی دعوت میں رسولِ کریم ﷺ کی تابع داری کی تلقین کا غایت درجہ اہتمام ہو۔

---

[1] تفسیر السعدی، ص ١٨٤؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوي ١/ ٤٤٨؛ وتفسیر ابن کثیر ١/ ٥٧٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

ہر نبی کا اپنی امت کو اپنی اطاعت کا حکم دینا

اقرارِ رسالت کی دعوت کی اہمیت اجاگر کرنے والی ایک بات یہ ہے، کہ ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو اپنی تابع داری کا حکم دیا۔ ذیل میں پانچ انبیائے سابقین علیہم السلام کی دعوت کے متعلق آیات کریمہ ملاحظہ فرمایئے:

۱: حضرت نوح علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کے متعلق فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ. إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ. إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِينَ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. ﴾ [1]

''نوح علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے کہا: ''کیا تم ڈرتے نہیں؟ بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس پر تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا۔ میری اجرت تو رب العالمین ہی کے ذمے ہے، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔''

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ سے معلوم ہونے والی باتوں میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنی اطاعت کرنے کا حکم دیا۔

---

[1] سورة الشعراء/ الآيات ١٠٥ ـ ١١٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس مقام پر [اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے] سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

"﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴾: أَيِ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَطِيْعُوْا رَسُوْلَكُمْ." ❶

"یعنی تم اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے رسول کی اطاعت کرو۔"

تو گویا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید و رسالت کے اقرار اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کا حکم دیا۔

۲: حضرت نوح علیہ السلام نے مذکورہ بالا دونوں باتوں کا حکم ایک ہی مقام پر دو مرتبہ دیا۔ علامہ ابو حیان اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ثُمَّ كَرَّرَ الْأَمْرَ بِالتَّقْوٰى وَالطَّاعَةِ لِيُؤَكِّدَ عَلَيْهِمْ، وَيُقَرِّرَ ذٰلِكَ فِيْ نُفُوْسِهِمْ." ❷

"پھر انہوں نے تاکید کی غرض سے اور بات کو ان کے دلوں میں جمانے کی خاطر [اللہ تعالیٰ کے] تقویٰ اور [اپنی] اطاعت کا حکم دو مرتبہ دیا۔"

ب: حضرت ہود علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ. إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُوْدٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ. إِنِّي لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. أَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ. وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ

❶ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۶.

❷ تفسیر البحر المحیط ۷/ ۳۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَخْلُدُوْنَ. وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوْنِ. ﴾ ❶

''عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی ہود علیہ السلام نے ان سے کہا: ''کیا تم ڈرتے نہیں؟ بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس پر تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا، میری اجرت تو رب العالمین ہی کے ذمے ہے، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''

ج: حضرت صالح علیہ السلام:

اللہ عزوجل نے حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ. إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ. إِنِّي لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوْنِ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. أَتُتْرَكُوْنَ فِي مَا هٰهُنَا اٰمِنِيْنَ. فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ. وَزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ. وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فَارِهِيْنَ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوْنِ. ﴾ ❷

''ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: ''کیا تم ڈرتے نہیں؟ بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس پر تم سے

---

❶ سورة الشعراء/ الآيات ۱۲۳ ـ ۱۳۱.

❷ سورة الشعراء/ الآيات ۱٤۱ ـ ۱٥۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا، میری اجرت تو رب العالمین ہی کے ذمے ہے۔ کیا تم ان چیزوں میں، جو یہاں ہیں، بے خوف چھوڑ دیئے جاؤ گے، باغوں اور چشموں میں، کھیتوں اور نرم و نازک خوشوں والی کھجوروں میں؟ اور تم خوب مہارت سے پہاڑوں سے تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔"

د: حضرت لوط علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے ان کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ. إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ. إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ. ﴾ [1]

"لوط علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان سے کہا: "کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس پر تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا۔ میری اجرت تو رب العالمین کے ذمے ہے۔"

ہ: حضرت شعیب علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے ان کا اپنی قوم کو دعوت دینے کے متعلق فرمایا:

﴿ كَذَّبَ أَصْحَبُ الْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ. إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ. إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ. ﴾ [2]

[1] سورة الشعراء/ الآيات ١٦٠ـ ١٦٤.
[2] سورة الشعراء/ الآيات ١٧٦، ١٨٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے شعیب علیہ السلام نے کہا: "کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ بلاشبہ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس پر تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا۔ میری اجرت تو رب العالمین کے ذمے ہے۔"

مذکورہ بالا آیات میں ہم دیکھتے ہیں، کہ حضرات انبیاء ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام میں سے ہر ایک نے تقویٰ کی دعوت دینے کے ساتھ اپنی اطاعت کا حکم دیا۔ علاوہ ازیں ہود اور صالح علیہما السلام نے یہی بات ایک ہی مقام پر دعوت دیتے ہوئے دو دفعہ دہرائی۔ اور دعوتِ تقویٰ سے مراد...... جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا ہے۔

دین کی دعوت دینے والے حضرات وخواتین پر لازم ہے، کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے اپنی دعوت میں توحیدِ الٰہی اور اطاعتِ نبی کریم ﷺ کی طرف بلانے کا خصوصی اہتمام کریں۔

(۳)

نبی ﷺ کا توحید کے ساتھ اقرارِ رسالت کی دعوت دینا

ہمارے نبی کریم ﷺ دعوتِ توحید کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت کے اقرار کی دعوت دینے کا شدید اہتمام فرماتے، اور دعوت کا آغاز توحید و رسالت دونوں کی طرف بلانے کے ساتھ فرماتے۔ اس سلسلے میں توفیق الٰہی سے متعدد مثالوں میں سے چار ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

ا: صحابہ سے توحید ورسالت کے اقرار کی بیعت لینا:

امام ابن مندہ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا:

"بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ." ❶

"ہم نے اس بات کی گواہی دینے پر، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، سمع وطاعت ❷ اور ہر مسلم کے لیے خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ ﷺ...... کی بیعت کی۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ سے توحید ورسالت کی گواہی دینے پر بیعت لی۔ امام ابن مندہ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

"ذِكْرُ بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ـ ﷺ ـ رَسُوْلُ اللّٰهِ." ❸

"نبی ﷺ کا اپنے صحابہ سے اس بات کی گواہی دینے پر بیعت لینے کا

---

❶ كتاب الإيمان، رقم الحديث ۱۲۲، ۱/ ۲٦٤۔ امام بخاری نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے، لیکن اس میں [بَايَعْنَا] [یعنی ہم نے بیعت کی] کی بجائے [بَايَعْتُ] [یعنی میں نے بیعت کی] ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب هل يبيع الحاضر لباد بغير أجر؟ وهل يعينه وينصحه؟، رقم الحديث: ۲۱۵۷، ٤/ ۳۷۰). ڈاکٹر علی الفقیہی نے ابن مندہ کی روایت کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش كتاب الإيمان ۱/ ۲٦٤).

❷ سمع وطاعت سے مراد امت کے اہل اقتدار کی بات سننا اور قرآن وسنت کی عدم مخالفت کی صورت میں ان کے احکامات کی تعمیل کرنا ہے۔

❸ كتاب الإيمان ۱/ ۲٦٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

ب: وفد عبدالقیس کی تعلیم کا توحید و رسالت کی گواہی کے حکم سے آغاز:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''بلاشبہ جب قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے عرض کیا:

''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ أَنْ نَأْتِیَكَ إِلَّا فِيْ الشَّھْرِ الْحَرَامِ، وَبَیْنَنَا وَبَیْنَكَ ھٰذَا الْحَيُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَرَاءَ نَا، وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ۔''

''اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں ❶ کے علاوہ [کسی اور مہینے میں] نہیں آسکتے، [کیونکہ] ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا مضر قبیلہ ہے، سو آپ ہمیں حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والی ایسی واضح بات بتلایئے، کہ ہم اپنے پچھلوں کو اس کی [جا کر] خبر دیں اور خود اس کے ساتھ جنت ❷ میں داخل ہو جائیں۔''

انہوں نے آپ ﷺ سے [اپنے ہاں موجود مختلف] مشروبات کے بارے میں بھی استفسار کیا، تو آنحضرت ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا: آپ ﷺ نے انہیں صرف ایک [اللہ تعالیٰ کے ساتھ] ایمان کا حکم دیا۔

---

❶ حرمت والے مہینے چار ہیں: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ ان چار مہینوں میں عرب کے کافر قبیلے بھی باہمی غارت گری اور لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔

❷ یعنی اس پر عمل کر کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا:

" أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ؟ "

"کیا تم جانتے ہو، کہ ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان کیا ہے؟"

انہوں نے عرض کیا:

" اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. "

"اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

" شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ــ ﷺ ــ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ. "

وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ...... الحديث [1]

"اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ــ ﷺ ــ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور یہ کہ تم غنیمت کا پانچواں حصہ [2] دو۔"

اور انہیں چار [چیزوں] سے منع فرمایا......الخ "

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کی تعلیم کا آغاز توحید و رسالت کی گواہی دینے کے حکم کے ساتھ فرمایا۔

---

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب أداء الخمس من الإيمان، جزء من رقم الحديث: ٥٣، ١/١٢٩؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالىٰ ورسوله ﷺ وشرائع الدين، ......، جزء من رقم الحديث ٢٣ ـ (١٧)، ١/٤٦.

[2] اس سے مراد یہ ہے، کہ دورانِ جہاد کافروں کا جو مال تمہیں حاصل ہو، اس کا پانچواں حصہ بیت المال کے لیے حاکمِ وقت کو دو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: توحید و رسالت کی گواہی دینے کے حکم سے آغازِ دعوت کا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر ❶ کے دن فرمایا:

"لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدِهِ."

"بلاشبہ یہ علَم ایسے شخص کو ضرور دوں گا، جو کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے [اور] اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے۔"

انہوں [راوی رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا، اور انہیں وہ [جھنڈا] عطا فرمایا، اور حکم دیا:

"اِمْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ."

"[سیدھے] جاؤ اور [ادھر ادھر] مڑ کے نہیں دیکھنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب فرما دیں۔"

انہوں نے بیان کیا:

"فَسَارَ عَلِيٌّ ـ رضی اللہ عنہ ـ شَيْئًا، ثُمَّ وَقَفَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى مَا ذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟"

"علی رضی اللہ عنہ کچھ [دور تک] گئے، پھر رک گئے، مڑے بغیر آواز بلند عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! میں لوگوں سے کس چیز پر جنگ کروں؟"

---

❶ یعنی غزوۂ خیبر کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ یہ غزوہ ہجرت کے ساتویں سال ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ـ ﷺ ـ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ." ❶

"ان سے لڑو، یہاں تک، کہ وہ گواہی دیں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ـ ﷺ ـ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ یہ کرلیں، تو انہوں نے اپنے خونوں اور مالوں کو تم سے بچالیا، مگر ان کے حق کے ساتھ ❷ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔" ❸

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، کہ وہ خیبر کے یہودیوں کو دعوت دینے کا آغاز توحید و رسالت کے اقرار کا حکم دینے سے کریں۔

د: توحید و رسالت کی گواہی کا حکم دینے سے آغازِ دعوت کا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمان:

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے وقت

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، ٣٣ (٢٤٠٥)، ٤/١٨٧١ـ ١٨٧٢.

❷ یعنی کوئی ایسی حرکت کریں، کہ از روئے اسلام اس بات کے مستحق قرار پائیں، کہ ان کے مالوں کو چھینا جائے اور ان کے خون بہائے جائیں۔

❸ مراد یہ ہے، کہ توحید و رسالت کے اقرار کے بعد اگر وہ اپنے دلوں میں کچھ اور چھپائیں گے، تو یہ معاملہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے۔ اسلامی ریاست میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد وہ مسلمان قرار پائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے فرمایا:

"إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ــ ﷺ ــ رَسُولُ اللّٰهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ..... الحديث. ❶

"تم عنقریب اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہنچو گے، جب تم ان کے پاس جاؤ، تو انہیں دعوت دینا، کہ وہ اس بات کی گواہی دیں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ۔ ﷺ ۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پس اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں، تو انہیں خبر دینا، کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر رات اور دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں...... الحدیث۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی، کہ وہ اپنی دعوت کا آغاز توحید و رسالت کی طرف بلانے کے حکم سے کریں۔ امام ابن مندہ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ النَّبِيِّ ﷺ أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ وَسَرَايَا أَنْ يَدْعُوا النَّاسَ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ــ ﷺ ــ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.] ❷

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء، وتردُّ في الفقراء حيث كانوا، جزء من رقم الحديث ١٤٩٦، ٣/٣٥٧.

❷ كتاب الإيمان ١/ ٢٥٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لشکروں اور فوجی دستوں کے سپہ سالاروں کے لیے نبی ﷺ کی اس ہدایت کا بیان، کہ وہ لوگوں کو اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دیں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں۔]

حافظ ابن حجر آنحضرت ﷺ کے اس حکم کی حکمت بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"وَوَقَعَتِ الْبِدَايَةُ بِهِمَا لِأَنَّهُمَا أَصْلُ الدِّيْنِ الَّذِي لَا يَصِحُّ شَيْءٌ غَيْرُهُمَا إِلَّا بِهِمَا. فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ غَيْرَ مُوَحِّدٍ فَالْمُطَالَبَةُ مُتَوَجِّهَةٌ إِلَيْهِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ عَلَى التَّعْيِيْنِ، وَمَنْ كَانَ مُوَحِّدًا فَالْمُطَالَبَةُ لَهُ بِالْجَمْعِ بَيْنَ الْإِقْرَارِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَالْإِقْرَارِ بِالرِّسَالَةِ، وَإِنْ كَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ مَا يَقْتَضِي الْإِشْرَاكَ أَوْ يَسْتَلْزِمُهُ كَمَنْ يَقُوْلُ بِبُنُوَّةِ عُزَيْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ يَعْتَقِدُ التَّشْبِيْهَ فَتَكُوْنُ مُطَالَبَتُهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ لِنَفْيِ مَا يَلْزَمُ مِنْ عَقَائِدِهِمْ." ❶

''ان دونوں کے ساتھ [دعوت کے] آغاز کی حکمت یہ ہے، کہ وہ دونوں دین کی اساس ہیں۔ ان کے بغیر کوئی چیز درست نہیں۔ جو شخص موحد نہ ہوگا، اس سے ان دونوں کا مطالبہ کیا جائے گا اور جو موحد ہوگا، اس سے اس بات کا مطالبہ کیا جائے گا، کہ وہ توحید و رسالت کے اقرار کو جمع کرے۔ اور اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے، جو شرک کا متقاضی ہو یا اس سے شرک لازم آئے، جیسے کہ کوئی شخص عزیر علیہ السلام [کی نبوت کے اقرار کے ساتھ] انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنائے] یا [صفاتِ الٰہیہ کے صفات مخلوق سے] مشابہت کا

❶ فتح الباري ۳/ ۳۵۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ رکھے، ایسے لوگوں سے توحید کا مطالبہ کیا جائے گا، تاکہ ان کے عقائد سے لازم آنے والے شرک کی نفی ہو جائے۔''

(۴)

طاعت رسول ﷺ کا قبولیت اعمال کی ایک شرط ہونا

توحید کے ساتھ ہی اقرارِ رسالت کی دعوت دینے کی ایک دلیل یہ ہے، کہ اعمال کی قبولیت کی ایک شرط یہ ہے، کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کیے جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ لانے والا شخص کیونکر اس شرط کو پورا کرے گا؟ اس شرط کے حوالے سے توفیق الٰہی سے درج ذیل باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوٓا أَطِيعُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ. ﴾ ❶

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔

علامہ رازی نے ارشادِ ربانی ﴿ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ ﴾ کے معانی ذکر کرتے ہوئے ایک معنی یہ بیان کیا ہے:

'' ﴿ لَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ ﴾ بِتَرْكِ طَاعَةِ الرَّسُوْلِ كَمَا أَبْطَلَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَعْمَالَهُمْ بِتَكْذِيْبِ الرَّسُوْلِ وَعِصْيَانِهِ. '' ❷

''رسول کریم ﷺ کی اطاعت کو ترک کر کے اپنے اعمال برباد نہ کرو، جس طرح کہ اہل کتاب نے رسولِ کریم ﷺ کی تکذیب اور نافرمانی کر کے اپنے اعمال ضائع کیے۔''

❶ سورۃ محمد ـ ﷺ ـ / الآیۃ ۳۳.
❷ التفسير الكبير ۲۸ / ۷۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث محمد عبدہ آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"معلوم ہوا، کہ بسا اوقات معصیت سے نیک عمل ضائع ہوجاتے ہیں اور نیکی اسی صورت میں نفع دے سکتی ہے، کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار رہے۔" ❶

ب: امام بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ تین حضرات نبی کریم ﷺ کی ازواج [مطہرات] کے گھروں کی طرف آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں [آنحضرت ﷺ کا عمل] بتلایا گیا، تو گویا کہ انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے:

"أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ."

"ہمارا نبی کریم ﷺ سے کیا مقابلہ؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرمادی ہوئی ہیں۔"

قَالَ أَحَدُهُمْ: "أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا."

وَقَالَ آخَرُ: "أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَلَا أُفْطِرُ."

وَقَالَ آخَرُ: "أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا."

ان میں سے ایک نے کہا: "بات یہ ہے کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔"

دوسرے نے کہا: "میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی روزہ نہ چھوڑوں گا۔"

---

❶ أشرف الحواشي، ص ۶۰۸، فائدہ نمبر ۱۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے نے کہا: ”میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔“

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ” أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟

أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ،

وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ،

وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ،

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. “ ❶

پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”تم نے ہی یہ یہ باتیں کہی ہیں؟

سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں، لیکن میں روزے رکھتا ہوں، تو افطار بھی کرتا ہوں۔

[رات میں] نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں،

اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں،

سو جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ سے نہیں۔“

اس قصہ میں یہ بات واضح ہے، کہ ہمیشہ سوئے بغیر ساری ساری رات عبادت کرنا، ہمیشہ، چھوڑے بغیر، روزے رکھنا اور عبادت کی غرض سے نکاح نہ کرنا، یہ تینوں

---

❶ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم الحديث ٥٠٦٣، ٩/١٠٤.
اس حدیث میں بیان کردہ قصے سے ملتا جلتا قصہ صحیح مسلم میں بھی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤونه، ......، رقم الحديث ٥۔ (١٤٠١)، ٢/١٠٢٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال اپنی ظاہری بڑائی اور عظمت کے باوجود سنت نبوی ﷺ سے اعراض کی بنا پر قابل تعریف نہیں، بلکہ ان پر اصرار کرنے والوں سے نبی کریم ﷺ اظہارِ برأت فرما رہے ہیں۔

ج: امام ابن عیینہ روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے امام مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا، جب کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا:

"يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! مِنْ أَيْنَ أُحْرِمُ؟"

''اے ابوعبداللہ! میں احرام کہاں سے باندھوں؟''

انہوں [یعنی امام مالک] نے فرمایا:

"مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ."

''ذوالحلیفہ [1] سے، جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا۔''

اس نے عرض کیا:

"إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُحْرِمَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدَ الْقَبْرِ."

''بلاشبہ میں مسجد نبوی سے قبر [شریف] کے پاس سے احرام باندھنا چاہتا ہوں۔''

انہوں نے فرمایا:

"لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ الْفِتْنَةَ."

''ایسے نہ کرو، کیونکہ مجھے یقیناً تمہارے بارے میں فتنہ [میں مبتلا ہونے] کا ڈر ہے۔''

اس شخص نے عرض کیا:

---

[1] ذوالحلیفہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے چند میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے، جہاں سے نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا۔ آج کل اس جگہ کو لوگ [ابیار علی رضی اللہ عنہ] کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" وَأَيُّ فِتْنَةٍ فِي هٰذَا ، إِنَّمَا هِيَ أَمْيَالٌ أُرِيْدُهَا؟ "

" اس میں فتنہ والی کون سی بات ہے، یہ تو کچھ میل ہی ہیں، جن [کے اضافہ] کا میں ارادہ کر رہا ہوں؟"

انہوں نے فرمایا:

" وَأَيُّ فِتْنَةٍ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَرَى أَنَّكَ سَبَقْتَ إِلٰى فَضِيْلَةٍ قَصُرَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ إِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ ❶. " ❷

" اس سے بڑا فتنہ کیا ہوگا، کہ تو سمجھے، کہ تو نے کسی ایسی فضیلت کی طرف سبقت کی ہے، جو رسول اللہ ﷺ نہ پا سکے۔ اور میں نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے: [جس کے معانی یہ ہیں: سو جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ڈر جائیں، کہ انہیں کوئی فتنہ آ پہنچے یا انہیں کوئی دردناک عذاب گھیر لے۔]"

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ اعمال کی قبولیت کے لیے، ان کی ظاہری بڑائی، عظمت یا کثرت کافی نہیں۔ ان کی قبولیت کی ایک بنیادی شرط یہ ہے، کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوں۔ اور جب صورتِ حال یہ ہے، تو داعی کی ذمہ داری ہے، کہ وہ دیگر اعمال کی طرف بلانے سے پہلے دعوتِ توحید کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی رسالت کے اقرار اور سب اعمال میں آپ ﷺ کی اطاعت کی دعوت دے، تا کہ لوگوں کا کیا دھرا اکارت نہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب.

---

❶ سورة النور/ جزء من الآية ٦٣.

❷ منقول از کتاب [حجة النبي ﷺ] للشيخ الألباني، ص ١١١، هامش ١١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵)

توحید ورسالت کے اقرار کے ساتھ آغازِ دعوت کے متعلق اقوالِ علماء

توفیقِ الٰہی سے اس سلسلے میں بعض علماء کے اقوال ذیل میں درج کیے جارہے ہیں:

ا: دائمی مجلس برائے علمی تحقیقات وافتاء کا فتویٰ:

سعودی عرب کی مجلس دائمی برائے علمی تحقیقات وافتاء نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فتویٰ دیا:

"إِنَّ طَرِيْقَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ فِيْ دَعْوَةِ الْكُفَّارِ إِلَى الْإِسْلَامِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ـ ﷺ ـ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْا لِذٰلِكَ دَعَاهُمْ إِلٰى بَقِيَّةِ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ." [1]

"بے شک کافروں کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے رسول ﷺ کا طریقہ یہ تھا، کہ وہ انہیں اس بات کا حکم دیتے، کہ وہ اس بات کی گواہی دیں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس بات کو قبول کرلیتے، تو انہیں شریعت اسلامیہ کی بقیہ باتوں کی طرف دعوت دیتے۔"

[1] فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، جزء من فتوى رقم ١٥٨٨، ٣/ ٣٨٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: شیخ ابن باز کا قول:

سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ ابن باز تحریر کرتے ہیں:

إِنْ أَصْلَ دِيْنِ الْإِسْلَامِ وَقَاعِدَتَهُ أَمْرَانِ:

أَحَدُهُمَا: أَنْ لَا يَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَهُوَ مَعْنَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ.

الثَّانِيْ: أَنْ لَا يَعْبُدَ إِلَّا بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

وَهٰذَا الْأَصْلُ الْأَصِيْلُ وَالْفِقْهُ الْأَكْبَرُ هُوَ أَوْلَى مَا كَتَبَ فِيْهِ الْكَاتِبُوْنَ، وَعُنِيَ بِهِ دُعَاةُ الْهُدَى وَأَنْصَارُ الْحَقِّ، وَهُوَ أَحَقُّ الْعُلُومِ أَنْ يُعَضَّ عَلَيْهِ بِالنَّوَاجِذِ، وَيُنْشَرَ بَيْنَ جَمِيعِ الطَّبَقَاتِ حَتَّى يَعْلَمُوْا حَقِيْقَتَهُ، وَيَبْتَعِدُوْا عَمَّا يُخَالِفُهُ.

وَإِنِّي أَنْصَحُ إِخْوَانِيْ أَهْلَ الْعِلْمِ وَالْقَائِمِيْنَ بِالدَّعْوَةِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ بِأَنْ يَعْنُوْا بِهٰذَا الْأَصْلِ الْعَظِيْمِ وَيَكْتُبُوْا فِيْهِ مَا أَمْكَنَهُمْ مِنَ الْمَقَالَاتِ وَالرَّسَائِلِ حَتَّى يَنْتَشِرَ ذٰلِكَ بَيْنَ الْأَنَامِ، وَيَعْلَمَهُ الْخَاصُّ وَالْعَامُ لِعِظَمِ شَأْنِهِ وَشِدَّةِ الضَّرُوْرَةِ إِلَيْهِ، وَلِمَا وَقَعَ بِسَبَبِ الْجَهْلِ بِهِ فِيْ غَالِبِ الْبُلْدَانِ الْإِسْلَامِيَّةِ مِنَ الْغُلُوِّ فِيْ تَعْظِيْمِ الْقُبُوْرِ، وَلَا سِيَّمَا قُبُوْرَ مَنْ يُسَمُّوْنَهُمْ بِالْأَوْلِيَاءِ، وَاتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَيْهَا، وَصَرْفِ الْكَثِيْرِ مِنَ الْعِبَادَةِ لِأَهْلِهَا كَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغَاثَةِ وَالذَّبْحِ وَالنَّذْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَلِمَا وَقَعَ أَيْضًا بِسَبَبِ الْجَهْلِ بِهٰذَا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَصْـلِ الْأَصِيْـلِ فِـيْ غَـالِـبِ الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ مِنْ تَحْكِيْمِ الْـقَـوَانِيْنِ الْوَضْعِيَّةِ وَالْآرَاءِ الْبَشَرِيَّةِ ، وَالْإِعْرَاضِ عَنْ حُكْمِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ الَّذِيْ هُوْ أَعْدَلُ الْأَحْكَامِ وَأَحْسَنُهَا . ❶

بلاشبہ دین اسلام کی اساس اور بنیاد دو باتیں ہیں:

ان میں سے پہلی بات یہ ہے، کہ ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے معبود نہ ہونے کی گواہی دینے سے بھی مراد یہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے، کہ حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جائے۔

یہی [دو باتیں] دین کی اصلی بنیاد اور سب سے بڑی فقہ ہے۔ یہ بات تحریر کرنے والوں کی لکھت اور ہدایت کی طرف بلانے والوں اور حق کی نصرت کرنے والوں کے اہتمام کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ یہ بات جملہ علوم میں سے مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور تمام طبقات میں پھیلائے جانے کے سب سے زیادہ قابل ہے، تاکہ وہ اس حقیقت کو جان لیں اور اس کی متضاد باتوں سے دور ہو جائیں۔

میں اپنے اہل علم بھائیوں اور دعوتِ الی اللہ دینے والوں کو نصیحت کرتا ہوں، کہ وہ اس عظیم اساس کی طرف خوب توجہ دیں اور اس کے متعلق مقدور بھر مقالات اور کتابچے تحریر کریں، تاکہ یہ بات لوگوں میں عام ہو جائے

---

❶ ملاحظہ ہو: مجموع فتاوی و مقالات متنوعة لسماحة الشیخ ابن باز ٢/ ٢٥٤ ـ ٢٥٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام و خاص اس کو سمجھ لیں، کیونکہ اس کی اہمیت بہت زیادہ اور ضرورت شدید ترین ہے۔ اکثر اسلامی ملکوں میں اس کو نہ سمجھنے کی بنا پر، قبروں کی تعظیم میں غلو کیا جاتا ہے، خصوصاً ان لوگوں کی قبروں کے متعلق، جنہیں وہ اولیاء کہتے ہیں۔ ان قبروں پر انہوں نے مسجدیں بنا رکھی ہیں اور اپنی بہت سی عبادات مثلاً: دعا، مدد طلب کرنا، ذبح، نذر و غیرہ ان کے لیے کرتے ہیں۔ اسی حقیقی بنیاد سے غفلت کی بنیاد پر اکثر اسلامی ملکوں میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے سب سے زیادہ عدل و انصاف والے اور عمدہ احکام سے اعراض کرتے ہوئے مخلوق کے بنائے ہوئے قوانین اور انسانی آراء کو حاکم بنایا گیا ہے۔

شیخ ابن باز مزید تحریر کرتے ہیں:

" اَلْوَاجِبُ عَلَى الْعُلَمَاءِ الْبَدَاءَةُ بِمَا بَدَأَ بِهِ الرُّسُلُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِمَجَامِعِ الْكَفَرَةِ وَالْبُلْدَانِ غَيْرِ الْإِسْلَامِيَّةِ، وَذٰلِكَ بِالدَّعْوَةِ إِلَى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، وَتَرْكِ عِبَادَةِ مَا سِوَاهُ، وَالْإِيْمَانِ بِهِ وَبِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ، وَإِثْبَاتِهَا لَهُ عَلَى الْوَجْهِ اللَّائِقِ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْإِيْمَانِ بِرَسُوْلِهِ ﷺ وَمُحَبَّتِهِ وَطَاعَتِهِ. " [1]

" کافروں کے اجتماعی مقامات اور غیر اسلامی ملکوں میں علماء پر لازم ہے، کہ وہ اسی بات سے اپنی دعوت کا آغاز کریں، جس کے ساتھ رسولوں علیہم السلام

[1] فتاوی علماء البلد الحرام ص ٣١٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کیا۔ اور وہ یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلایا جائے، ان کے سوا ہر کسی کی عبادت کو ترک کرنے کی تلقین کی جائے۔ علاوہ ازیں رسولِ کریم ﷺ پر ایمان لانے اور ان سے محبت کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کی انھیں تلقین کی جائے۔''

❀❀❀❀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث چہارم

مخاطب لوگوں کے حالات کا خیال

تمہید:

دعوتِ اسلامیہ کی جامعیت اور وسعت کے باوجود داعی پر لازم ہے، کہ وہ توحید و رسالت کے علاوہ دیگر موضوعات کے انتخاب میں اپنے مخاطب لوگوں کے احوال و مسائل کو پیش نظر رکھے۔ ان سے غیر متعلقہ مسائل کے بارے میں گفتگو نہ کرے۔ اس کے علاوہ دورانِ گفتگو ان کی عقلی و فکری استعداد، ان کی عادات، رسوم اور رواج کو نظر انداز نہ کرے۔

دعوت دینے والا تو طبیب کی مانند ہے، جو کسی مریض کا علاج کرتے وقت اس کی طبیعت اور بیماری کی نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں مناسب علاج تجویز کرتا ہے۔ وہ کینسر کے مریض کو شوگر کے علاج کی دوائی نہیں دیتا اور شوگر کے مریض کے لیے بواسیر کے علاج کی دوا تجویز نہیں کرتا۔ وہ دوائی کی مقدار کا تعین کرتے ہوئے بھی اس بات کو پیش نگاہ رکھتا ہے، کہ دوائی اس قدر تھوڑی نہ ہو، کہ اس کا دینا نہ دینا برابر ہو جائے اور اس قدر زیادہ بھی نہ ہو، کہ دوائی بجائے خود مریض کی موت کا سبب بن جائے۔ [1]

انبیائے سابقین علیہم السلام، ہمارے نبی کریم ﷺ اور سلف صالحین کی مبارک

---

[1] اس بات کی تفصیل کے لیے راقم السطور کی کتاب [من صفات الداعية : مراعاة أحوال المخاطبين في ضوء الكتاب والسنه] ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ کریم سے اس کتاب کے اُردو ترجمے کے لیے توفیق میسر آنے کا سوال ہے۔ إنه سميع مجيب.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرتوں میں اس کے متعلق کثیر تعداد میں شواہد اور مثالیں موجود ہیں۔توفیق الٰہی سے اس بارے میں درج ذیل چار عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

ا: سابقہ انبیاء علیہم السلام کا دعوت میں لوگوں کے حالات کو پیش نظر رکھنا

ب: نبی کریم ﷺ کا دعوت وتربیت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

ج: سلف صالحین کا لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

د: دعوت توحید میں مداہنت نہیں

(ا)

سابقہ انبیاء علیہم السلام کا دعوت میں لوگوں کے حالات کو پیش نظر رکھنا

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی امت کے لوگوں کو دعوتِ توحید ورسالت دینے کے بعد، ان باتوں کی دعوت دینے کا اہتمام کرتے، جن کی انہیں ضرورت ہوتی۔توفیق الٰہی سے اس بارے میں ذیل میں چار انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے تفصیل پیش کی جارہی ہے:

ا: ہود علیہ السلام کا قوم کو بے جا مال خرچ کرنے اور ظلم سے روکنا:

قومِ عاد دولت مند اور طاقت ور لوگ تھے۔قوت وطاقت میں ان ایسی کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی تھی۔ان کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ. إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ. الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ. ﴾ [1]

---

[1] سورة الفجر / الآيات ٦-٨. شیخ سعدی اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: ﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴾ اور وہ یمن میں ارم نامی معروف قبیلہ ہے۔﴿ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴾ یعنی وہ شدید قوت وجبروت والے تھے۔قوت وشدت میں ان ایسا تمام شہروں میں سے کسی میں بھی پیدا نہیں کیا گیا۔اسی طرح ان کے نبی ہود علیہ السلام نے ان سے کہا: ﴿ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ ⇐⇐⇐

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا آپ نے نہیں دیکھا، کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کس طرح کیا؟ وہ (عاد) جو ارم (قبیلہ کے لوگ) تھے، ستونوں والے، وہ جو، کہ ان جیسا کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا۔''

یہ لوگ اپنا مال بے جا صرف کرتے اور لوگوں پر ظلم کرتے۔ حضرت ہود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اپنی اطاعت کا حکم دینے کے بعد، انہیں ان باتوں سے منع کرتے۔ سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بیان فرمایا ہے:

﴿ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ. وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ. وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ. أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ. وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ. إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ. ﴾ [1]

''کیا تم ایک ٹیلے پر بطورِ کھیل تماشا [یعنی لا حاصل] ایک یادگار بناتے ہو؟ اور بڑی بڑی عمارتیں بناتے ہو، شاید کہ تم ہمیشہ رہو گے۔ اور جب تم کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو، تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس سے ڈرو، جس نے ان چیزوں سے تمہاری مدد کی، جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے چوپاؤں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور باغوں اور چشموں کے ساتھ۔ یقیناً میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

⇐ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. ﴾ (سورۃ الاعراف / جزء من الآیۃ ٦٩). ''اور یاد کرو، کہ جب اس نے تمہیں نوح۔ علیہ السلام۔ کی قوم کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں ڈیل ڈول میں زیادہ پھیلا دیا۔ سو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

[1] سورۃ الشعراء / الآیات ١٢٨-١٣٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد عدوی ان آیات کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ تَعَالَىٰ هُوْدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ أَنْ دَعَاهُمْ إِلَى التَّقْوَى، وَعَرَّفَهُمْ أَنَّهُ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ، لَا يَسْأَلُهُمْ عَلَىٰ تَبْلِيْغِهِمْ رِسَالَةَ اللّٰهِ أَجْرًا، بَعْدَ ذٰلِكَ كُلِّهِ أَخَذَ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوْا بِكُلِّ مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْأَرْضِ بِنَاءً شَامِخًا هُوَ آيَةٌ لِلنَّاسِ، وَعَلَمٌ ظَاهِرٌ يَلْفِتُ نَظَرَ كُلِّ مَنْ يَرَاهُ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَبْنُوْا أُوْلٰئِكَ الْآيَاتِ لِأَغْرَاضٍ صَحِيْحَةٍ، وَمَصَالِحَ تَعُوْدُ عَلَيْهِمْ بِالنَّفْعِ، وَإِنَّمَا كَانُوْا عَابِثِيْنَ لَاعِبِيْنَ، فَكَانُوْا سُفَهَاءَ فِيْ بَعْثَرَةِ الْمَالِ، وَإِضَاعَةِ الثَّرْوَةِ. كَمَا يُنْكِرُ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ أَنْ يَتَّخِذُوْا مَآخِذَ لِلْمَاءِ يَجْمَعُوْنَهُ فِيْهَا كَالْأَحْوَاضِ، رَاجِيْنَ أَنْ يَخْلُدُوْا فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ لَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ بِنَاءَ الْآيَاتِ، وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبَثُوْا بِذٰلِكَ الْبِنَاءِ، وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ اِتِّخَاذَ الْمَصَانِعِ، بَلْ أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ رَجَاءَ الْخُلُوْدِ بِهَا، وَنِسْيَانَهُمُ الْمَوْتَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: ﴿ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴾ يُرِيْدُ أَنَّكُمْ قُسَاةٌ غِلَاظٌ، إِذَا سَلَّطْتُمْ عَلَىٰ مَنْ هُوَ دُوْنَكُمْ فِي الْقُوَّةِ كَانَ بَطْشُكُمْ بِهِمْ بَطْشَ جَابِرَةٍ، لَا تَرْعَوْنَ لَهُ عَهْدًا، وَلَا تَعْمَلُوْنَ لِجِوَارِهِ حِسَابًا. ❶

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو تقویٰ کی دعوت دی اور انہیں اس بات سے آگاہ کیا، کہ وہ امانت دار رسول ہیں۔ ان تک پیغامِ

❶ دعوة الرسل عليهم السلام ص ٢٥ باختصار.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی پہنچانے کا وہ ان سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی قوم کو اس بات سے منع کیا، کہ وہ ہر اونچی جگہ پر بطورِ یادگار بلند و بالا عمارت تعمیر کریں، تاکہ وہ دیکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بنے۔ وہ ان عمارتوں کو اچھے مقاصد اور مفید مصالح کے لیے نہ بناتے تھے، بلکہ وہ تو بطورِ کھیل تماشا انہیں تعمیر کرتے تھے۔ وہ مال اجاڑنے اور دولت ضائع کرنے کی حماقت میں مبتلا تھے۔ انہوں نے اس بات پر بھی تنقید کی، کہ وہ پانی کے بڑے بڑے حوض اس امید پر تعمیر کر رہے ہیں، کہ وہ اس زندگی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کی تنقید عمارتوں کے بنانے پر نہ تھی، بلکہ ان کی تنقید کا نشانہ ان کے بے کار بنانے پر تھا۔ اسی طرح ان کا اعتراض بڑے بڑے حوض تعمیر کرنے پر نہیں، بلکہ ان کا اعتراض تعمیر کے پس منظر میں موجود ہمیشہ رہنے کی اُمید، اور موت اور موت کے بعد والی زندگی کو فراموش کرنے پر تھا۔

پھر انہوں نے ان سے کہا: ﴿ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴾ ان کا مقصود یہ تھا، کہ وہ سنگ دل اور سخت خو تھے۔ جب تم اپنے سے کمزور پر تسلط حاصل کرتے ہو، تو جابروں کی طرح اس کو اپنی گرفت میں لیتے ہو، نہ کسی عہد کا لحاظ کرتے ہو، نہ کسی سابقہ تعلق کی پاس داری کرتے ہو۔

شیخ سعدی اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

"﴿ وَإِذَا بَطَشْتُم ﴾ بِالْخَلْقِ ﴿ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴾ قَتْلًا وَضَرْبًا، وَأَخْذَ أَمْوَالٍ، وَكَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ أَعْطَاهُمْ قُوَّةً عَظِيمَةً، وَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْتَعِينُوا بِقُوَّتِهِمْ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهُمْ فَخَرُوا وَاسْتَكْبَرُوا، وَقَالُوا ﴿ مَنْ أَشَدُّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَّا قُوَّةً ﴾ وَاسْتَعْمَلُوْا قُوَّتَهُمْ فِي مَعَاصِي اللّٰهِ ، وَفِي الْعَبْثِ وَالسَّفَهِ ، فَلِذٰلِكَ نَهَاهُمْ نَبِيُّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ . " ❶

''جب تم مخلوق میں سے کسی کو اپنی گرفت میں لیتے ہو، تو خون ریزی اور مار دھاڑ کرتے اور مالوں کو چھینتے ہو، اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم قوت عطا کر رکھی تھی۔ ان پر واجب تو یہ تھا، کہ اپنی قوت کو طاعتِ الٰہی کے لیے صرف کرتے، لیکن انہوں نے اس کی بجائے فخر و تکبر کیا اور کہنے لگے: ''ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے؟'' انہوں نے اپنی قوت کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، حماقت اور بیوقوفی کی باتوں میں لگایا۔ اسی لیے ان کے نبی علیہ السلام نے انہیں ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے سے روکا۔''

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید و رسالت کے اقرار کی طرف بلانے کے بعد، اپنی دعوت میں ان کے احوال کو پیش نظر رکھا۔

ب: لوط علیہ السلام کا قوم کو لواطت سے روکنا:

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں مردوں کا آپس میں برائی کرنا عام ہو چکا تھا۔ توحید و رسالت کے اقرار کی طرف بلانے کے بعد انہوں نے اس برائی سے اپنی قوم کو دور کرنے کے لیے خصوصی توجہ دی۔ اس بات کا ذکر متعدد آیاتِ کریمہ میں موجود ہے۔ ذیل میں تین مقامات سے آیات پیش کی جا رہی ہیں:

ا: سورۃ الاعراف میں ہے:

﴿ وَلُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ أَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ . إِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ

❶ تفسير السعدي ص ٥٩٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ. ﴾ ❶

''اور لوط۔ عَلَیْہِ السَّلَام۔ کو [بھیجا]، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ''کیا تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو، جو تم سے پہلے جہانوں میں کسی نے نہیں کی؟ بے شک تم تو عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو، بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔''

۲: سورۃ الشعراء میں ہے:

﴿ أَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ. وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ. قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يَالُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ. قَالَ إِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ. ﴾ ❷

''کیا سارے جہانوں میں سے تم مردوں کے پاس آتے ہو اور تمہارے لیے جو تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں، انہیں تو چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ انہوں [قوم] نے کہا: ''لوط۔ عَلَیْہِ السَّلَام۔ بے شک اگر تو باز نہ آیا، تو یقیناً نکالے ہوئے لوگوں سے ہو جائے گا۔'' انہوں [لوط عَلَیْہِ السَّلَام] نے کہا: ''یقیناً میں تو تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں۔''

ان آیات کی شرح میں شیخ محمد عدوی لکھتے ہیں:

"يُطَالِبُ نَبِيُّ اللّٰهِ لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَام قَوْمَهُ بِالطَّاعَةِ فِيْ رِفْقٍ وَلِيْنٍ، وَيُذَكِّرُهُمْ بِأَنَّهُ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ لَا غِنَى لَهُ عَنْ تَبْلِيْغِ رِسَالَةِ رَبِّهِ، ثُمَّ يُكَرِّرُ عَلَيْهِمْ طَلَبَ التَّقْوَى وَالطَّاعَةِ، ثُمَّ يُرِيْهِمْ أَنَّهُ لَا يَطْلُبُ مِنْهُمْ أَجْرًا عَلَى

---

❶ سورۃ الاعراف / الآیتان ۸۰ و ۸۱۔

❷ سورۃ الشعراء / الآیات ۱۶۵۔۱۶۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِسَالَتِهِ، وَإِنَّمَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، ثُمَّ يَنْتَقِلُ إِلٰى إِنْكَارِ فَاحِشَتِهِمْ مُسْتَقْبِحًا لَهَا فَيَقُوْلُ: ﴿أَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ. وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ.﴾ يُرِيْهِمْ أَنَّهُمْ بِصُنْعِهِمْ ذٰلِكَ عَطَّلُوْا مَا خُلِقَ لِلتَّمَتُّعِ، وَهُنَّ الْأَزْوَاجُ، وَلَجَأُوْا إِلَى الذُّكْرَانِ الَّذِيْنَ خُلِقُوْا لِلْعَمَلِ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ، وَأَنَّهُمْ بِذٰلِكَ عَكَسُوْا الْفِطْرَةَ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، وَبِذٰلِكَ صَارُوْا قَوْمًا عَادِيْنَ لِلْحُدُوْدِ، مُتَجَاوِزِيْنَ لَهَا، كَمَا وَصَفَهُمْ فِيْ آيَةٍ أُخْرَى بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ، وَقَوْمٌ يَجْهَلُوْنَ سُنَّةَ اللّٰهِ تَعَالَى وَنِظَامَهُ." [1]

"اللہ تعالیٰ کے نبی لوط علیہ السلام شفقت و نرمی سے اپنی قوم سے [اپنی] تابعداری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ انہیں یاد دلاتے ہیں، کہ وہ امانت دار رسول ہیں، جن کے لیے پیغام الٰہی پہنچانے سے مفر ممکن نہیں۔ وہ ان سے تکرار کے ساتھ تقویٰ اور اطاعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور انہیں بتلاتے ہیں، کہ وہ اس پیغام کے پہنچانے کا کوئی معاوضہ ان سے طلب نہیں کرتے۔ پھر وہ ان میں موجود بے حیائی پر تنقید کی جانب منتقل ہوئے کہتے ہیں: [کیا تم سارے جہانوں میں سے مردوں کے پاس آتے ہو اور تمہارے رب نے تمہارے لیے جو بیویاں پیدا کی ہیں، انہیں چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو] بلاشبہ وہ انہیں سمجھاتے ہیں، کہ اپنی اس کرتوت کی وجہ سے وہ ان کو تو بے کار کر رہے ہیں، جن کی تخلیق لذت کی خاطر کی گئی، اور وہ بیویاں ہیں اور مردوں کی طرف جا رہے ہیں، جنہیں اس

[1] دعوة الرسل عليهم السلام، ص ۷۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں عمل کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس طرح انھوں نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ انسانی فطرت کے برعکس طرزِ عمل اختیار کیا۔ اسی لیے حدود سے تجاوز کرنے والے قرار پائے۔ ایک دوسری آیت میں انہیں اسراف کرنے والی قوم کہا گیا، اور ایک اور مقام پر انہیں سنت الٰہیہ اور ان کے نظام سے بے خبر قوم ٹھہرایا گیا۔''

۳: سورۃ العنکبوت میں ہے:

﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ. أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ ﴾ [1]

''اور لوط علیہ السلام کو (بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ''بے شک تم تو اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو، جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی۔ کیا بے شک تم واقعی مردوں کے پاس آتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو؟''

مذکورہ بالا آیات میں یہ بات واضح ہے، کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم میں پھیلی ہوئی برائی سے روکنے کے لیے اپنی دعوت میں خصوصی اہتمام کیا۔

ج: شعیب علیہ السلام کا قوم کو ماپ تول میں کمی سے روکنا:

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ماپ تول میں کمی کی بیماری عام تھی۔ توحید و رسالت کی دعوت کے بعد انھوں نے اس بات سے اپنی قوم کو روکنے کی طرف خصوصی توجہ دی۔ یہ حقیقت متعدد آیاتِ کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ ذیل میں تین مقامات سے آیات پیش کی جارہی ہیں:

[1] سورۃ العنکبوت / الآیتان ۲۸۔ ۲۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾ ❶

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب۔علیہ السلام۔کو (بھیجا)۔انھوں نے کہا: '' اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے، پس ماپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔''

۲: ارشادِ ربانی:

﴿ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴾ ❷

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب۔علیہ السلام۔کو بھیجا۔انھوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔اور ماپ اور تول کم نہ کرو۔بے شک میں تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور بے شک میں تم پر ایک گھیر دینے والے دن کے عذاب

---

❶ سورة الأعراف / الآية ٨٥.

❷ سورة هود ـ عليه السلام ـ / الآية ٨٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرتا ہوں۔''

۳: ارشادِ ربانی:

﴿ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ. وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ. وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ. ﴾ ❶

''ماپ پورا دو اور کم دینے والوں میں سے نہ بنو اور سیدھی ترازو کے ساتھ وزن کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے دنگا نہ مچاؤ۔''

شیخ محمد عدوی حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

بَدَأَ الدَّعْوَةَ بِالتَّوْحِيدِ لِأَنَّهُ أَسَاسُ الْعَقِيدَةِ ، وَرُكْنُ الدِّينِ الْأَعْظَمُ ، وَقَفَّى عَلَيْهِ بِالْأَمْرِ بِإِيفَاءِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِذَا بَاعُوا ، وَالنَّهْيِ عَنْ بَخْسِ النَّاسِ أَشْيَاءَهُمْ إِذَا اشْتَرَوْا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فَاشِيًا فِيهِمْ أَكْثَرَ مِنْ سَائِرِ الْمَعَاصِي ، فَكَانَ شَأْنُهُ كَشَأْنِ لُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ بَدَأَ بِنَهْيِ قَوْمِهِ عَنِ الْفَاحِشَةِ الَّتِي كَانَتْ فَاشِيَةً فِيهِمْ .

وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِي لِلدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَتَفَقَّدَ الْقَوْمَ لِيَعْرِفَ مَوَاطِنَ الضُّعْفِ مِنْهُمْ ، وَالْجَرَائِمَ الْمُتَفَشِّيَةَ فِيهِمْ ، لِيَعْمَلَ عَلٰى نَهْيِهِمْ عَنْهَا ، وَتَنْفِيرِهِمْ مِنْهَا .

إِنَّ مَرْكَزَ الْوَاعِظِ مِنَ الْأُمَّةِ مَرْكَزُ الطَّبِيبِ الَّذِي يَعْرِفُ الدَّاءَ فَيَصِفُ الدَّوَاءَ . وَقَدْ يَكُونُ هُنَاكَ أَدْوَاءٌ كَثِيرَةٌ وَلٰكِنَّ

❶ سورة الشعراء/ الآيات ١٨١ ـ ١٨٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُهَا أَخْطَرُ مِنْ بَعْضٍ. فَمَثَلًا مَرَضُ الْحَمِيَّاتِ وَالْأَوْبِئَةِ أَخْطَرُ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْأَمْرَاضِ الْجِلْدِيَّةِ، فَهَلْ مِنَ الْعَقْلِ أَنْ يُعْنَى الطَّبِيبُ بِمَرَضٍ جِلْدِيٍّ، يَسْتَطِيعُ الْمَرِيضُ أَنْ يَعِيشَ مَعَهُ أَيَّامًا وَشُهُورًا، ثُمَّ يَغْفِلُ عَنْ مَرَضٍ مِنْ أَمْرَاضِ الْحُمَّى الْفَتَّاكَةِ، أَوْ يَتَغَاضَى عَنْ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْوَبَاءِ حَتَّى يَنْتَشِرَ، وَيَقْضِيْ عَلَى الْأَخْضَرِ وَالْيَابِسِ. ❶

انہوں نے توحید کے ساتھ دعوت کا آغاز کیا، کیونکہ وہ عقیدہ کی جڑ اور دین کا رکن اعظم ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فروختگی کے وقت ماپ اور وزن کو پورا کرنے کا حکم دیا اور لوگوں کی خریداری کے موقع پر ان کی چیزوں میں کمی کرنے سے منع کیا، کیونکہ یہ بات ان کے ہاں دیگر گناہوں کے مقابلے میں زیادہ عام تھی۔ اس بارے میں ان کا طرزِ عمل حضرت لوط علیہ السلام جیسا تھا، جنہوں نے اپنی قوم کو بے حیائی سے روکا، جو ان میں عام تھی۔

ا۔ اسی طرح دعوت دینے والے کو چاہیے، کہ اپنی قوم کی کمزوریوں کو پہچانے، ان کے درمیان منتشر جرائم سے آگاہی حاصل کرے، تاکہ وہ ان برائیوں سے روکنے اور ان سے اپنی قوم کو دور کرنے کی کوشش کرسکے۔ امت میں واعظ کی حیثیت اس طبیب جیسی ہے، جو کہ بیماری کو پہچان کر اس کا علاج تجویز کرتا ہے۔ بسا اوقات کسی مقام پر کثیر تعداد میں بیماریاں ہوتی ہیں، لیکن ان میں سے بعض نسبتاً زیادہ سنگین ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر مختلف قسم کے بخار اور وبائی امراض جلد کی بیماریوں کے مقابلے میں

❶ دعوة الرسل عليهم السلام ص ١٥٣ باختصار.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے لیے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ کیا یہ بات معقول ہے، کہ طبیب جلدی بیماری کی تو فکر کرے، کہ جس کے لاحق ہونے کے باوجود مریض کئی دنوں یا مہینوں تک زندہ رہ سکتا ہے، لیکن تباہ کن بخار جیسی کسی بیماری سے تغافل برتے، یا کسی وبائی بیماری سے چشم پوشی کرے، یہاں تک وہ پھیل جائے، اور ہر رطب و یابس کو نیست و نابود کر جائے!!

د: موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو ذلت سے بچانے کی خاطر اہتمام:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ایسی قوم کی طرف بھیجا، جنہیں کمزور سمجھا جاتا تھا۔ فرعون انہیں سنگین عذاب چکھاتا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ توحید و رسالت کی دعوت دینے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں عزت نفس بیدار کرنے اور انہیں فرعون کے ظلم و جبروت سے بچانے کی طرف توجہ دی۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر انہوں نے اپنی قوم اور فرعون کو دعوت دی۔

اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر درج ذیل آیت شریفہ میں ہے:

﴿ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴾ [1]

''اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ''اے میری قوم! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو، جب انہوں نے تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ کچھ دیا، جو جہانوں میں کسی کو نہیں دیا۔''

[1] سورۃ المائدۃ/ الآیۃ ۲۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد عدوی آیت شریفہ کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"لَقَدْ كَانَتْ مُهِمَّةُ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَشَقِّ الْمُهِمَّاتِ:

أَوَّلًا: لِأَنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مَرَنُوْا عَلَى الذُّلِّ، وَأَلِفُوْا الْإِسْتِعْبَادَ، فَكَانَ نَقْلُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَقِّ الْأَعْمَالِ.

ثَانِيًا: مَا لَاقَاهُ مِنْ جَبَرُوْتِ فِرْعَوْنَ وَطُغْيَانِهِ.

وَقَدْ كَانَ مِنْ عِلَاجِهِ لِذِلَّةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُذَكِّرَهُمْ بِنِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ، وَهُوَ أُسْلُوْبٌ حَكِيْمٌ فِي الْوَعْظِ. يَبْدَأُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِحْيَاءِ إِحْسَاسِ الشَّرَفِ وَشُعُوْرِ الْكَرَامَةِ فِيْ نُفُوْسِ الْمَوْعُوْظِيْنَ لِتَسْتَعِدَّ بِذٰلِكَ لِقَبُوْلِ الْمَوْعِظَةِ. [1]

''اللہ تعالیٰ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کا مشن کٹھن ترین کاموں میں سے تھا۔

۱: بنی اسرائیل ذلت سے شناسا اور غلامی سے مانوس ہو چکے تھے۔ انہیں اس حالت سے نکالنا مشکل ترین کاموں میں سے تھا۔

۲: انہیں (خود) فرعون کے جبروت وطغیانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

بنی اسرائیل کو ذلت سے نکالنے کی غرض سے ان کا طریقہ علاج یہ تھا، کہ انہیں وہ نعمتیں یاد کروائی جائیں، جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کی تھیں۔ اور وعظ ونصیحت میں یہ زبردست حکمت والا اسلوب ہے، جس کے ساتھ داعی إلی اللہ اپنے مخاطبین کے دلوں میں عزت نفس اور شخصی وقار زندہ کرنے کی خاطر اپنے وعظ کا آغاز کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

[1] ملاحظہ ہو: دعوۃ الرسل علیہم السلام ص ۱۸۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو دعوت دینے کا ذکر درج ذیل آیات شریفہ میں ہے:

﴿ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ إِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. حَقِيْقٌ عَلٰٓى أَنْ لَّآ أَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ. ﴾ ❶

''اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے فرعون! بے شک میں جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ میرے لیے یہی شایاں ہے، کہ سوائے حق کے، اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں۔ بلاشبہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لے کر آیا ہوں، سو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو توحید و رسالت کے اقرار کی دعوت دی اور اس کے لیے بیان کیا، کہ وہ واضح اور عظیم دلیل لے کر اس کے پاس آئے ہیں۔ پھر انہوں نے اسی بنیاد پر اپنا یہ مطالبہ پیش کیا:

[سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دیجیے] یعنی انہیں اپنی قید سے آزاد کر دے اور اپنے جبر و ظلم کی غلامی سے رہائی دے دے، تاکہ وہ تیرا ملک چھوڑ کر میرے ساتھ کسی اور ملک میں چلے جائیں اور وہاں میرے اور تیرے رب کی [کما حقہ] عبادت کر سکیں۔] ❷

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام توحید و رسالت کے اقرار کی طرف بلانے کے بعد، اپنی اپنی اُمتوں کو، ان کے احوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے دعوت دیتے رہے۔

---

❶ سورة الأعراف / الآيتان ١٠٤ـ١٠٥.

❷ ملاحظہ ہو: دعوة الرسل عليهم السلام ص ١٨٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

نبی کریم ﷺ کا دعوت وتربیت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

ہمارے نبی کریم ﷺ دعوت اور تعلیم وتربیت میں اپنے مخاطب لوگوں کے حالات کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ یہ بات آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ اس سلسلے میں توفیقِ الٰہی سے ذیل میں سیرت مطہرہ کے حوالے سے تین پہلوؤں سے گفتگو کی جارہی ہے:

ا: وصایا مبارکہ میں تنوع:

دعوت وتربیت میں نبی کریم ﷺ کا لوگوں کے احوال ومسائل کا خیال رکھنے کی ایک دلیل یہ ہے، کہ آپ ﷺ مختلف حضرات صحابہ کے وصیت طلب کرنے پر ایک ہی طرح کی وصیت نہ فرماتے، بلکہ ہر آنے والے کو اس کی حالت کے مطابق وصیت فرماتے۔

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے وصیت طلب کرنے پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا:

"قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ." [1]

"تم کہو: میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لایا، پھر استقامت اختیار کرو۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصیت طلب کرنے پر فرمایا:

"اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ أَوْ أَيْنَمَا كُنْتَ." [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإيمان، رقم الحديث ٦٢ (٣٨) عن سفيان بن عبدالله الثقفي رضى الله عنه، ١/ ٦٥.

[2] ملاحظہ ہو: المسند ٥/ ٢٣٨. (ط. المكتب الإسلامي)؛ شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: صحيح جامع الصغير وزيادته رقم الحديث ٩٦، ١/ ٨٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔''

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کے نصیحت طلب کرنے پر فرمایا:

" عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ. " ❶

''روزہ کو لازم کرو، کیونکہ وہ بے مثال ہے۔''

ایک اور شخص کے وصیت طلب کرنے پر فرمایا:

" لَا تَغْضَبْ. "

''غصہ نہ کرو۔''

اس شخص نے بار بار اپنی فرمائش کو دہرایا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

" لَا تَغْضَبْ. "

''غصہ نہ کرو۔'' سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔ ❷

ایک اور شخص کے وصیت طلب کرنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَإِيَّاكَ وَالطَّمَعَ، فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَأَنْتَ مُوَدِّعٌ، وَإِيَّاكَ وَمَا تَعْتَذِرُ مِنْهُ. " ❸

''جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، اس سے امید توڑ لو، لالچ سے بچو، کیونکہ وہ بجائے خود فقیری ہے۔ اپنی نماز اس طرح ادا کرو، کہ تمہیں الوداع کیا جا رہا ہے۔ اور اس سے دور رہو، جس کی بنا پر [بعد میں] معذرت کرنی

❶ ملاحظہ ہو: سنن النسائي، كتاب الصيام، فضل الصيام، ١٦٥/٤. شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ١/ ٤٨٥).

❷ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، رقم الحديث ٦١١٦، ١٠/ ٥١٩.

❸ المستدرك على الصحيحين، كتاب الرقاق، ٣٢٦/٤ـ ٣٢٧. امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٣٢٧/٤؛ والتلخيص ٣٢٦/٤).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے۔''

مذکورہ بالا وصایا مبارکہ کی گونا گوئی اور تنوع اس پر دلالت کرتا ہے، کہ آنحضرت ﷺ وصیت طلب کرنے والے حضرات صحابہ کے حالات سے آگاہ تھے۔ اور وصیت فرماتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کی حالت کو پیش نظر رکھا، اور اسی لیے ہر ایک کے لیے اس کے مناسب حال وصیت فرمائی۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔ ❶

ب: ایک جیسے سوال کے باوجود فتویٰ میں اختلاف:

دعوت و تربیت میں نبی کریم ﷺ کے مخاطب لوگوں کے احوال کا خیال رکھنے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ ایک ہی سوال کرنے والے دو آدمیوں کو، ان کے حالات کے اختلاف کی بنا پر، ایک دوسرے سے مختلف فتویٰ دیتے تھے۔ ذیل میں اس بارے میں تین مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱: امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے۔ ایک نوجوان شخص آیا اور اس نے کہا: ''یارسول اللہ! "أُقَبِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟"

''یارسول اللہ ﷺ! کیا میں روزہ کی حالت میں بوسہ دے سکتا ہوں؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا: ''لَا''

''نہیں۔''

پھر ایک بوڑھا شخص آیا اور پوچھا:

"أُقَبِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟"

''کیا میں روزے کی حالت میں بوسہ دے سکتا ہوں؟''

---

❶ مذکورہ بالا وصایا مبارکہ کے لیے تفصیلی حوالہ جات اور دیگر وصیتوں کے لیے راقم السطور کی کتاب [من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين ص ۵۲-۵۷] ملاحظہ فرمائیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے جواب دیا: " نَعَمْ "

"ہاں۔"

(یہ سن کر) ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ. " ❶

"بلاشبہ بوڑھے کو اپنے آپ پر قابو ہوتا ہے۔"

آنحضرت ﷺ کے جوان اور بوڑھے کے روزہ کی حالت میں بوسہ دینے کے متعلق فتویٰ میں اختلاف دونوں کے حالات میں اختلاف کی بنا پر تھا۔ جوان آدمی اپنے جذبات پر بوڑھے شخص کی طرح کنٹرول نہیں کرسکتا۔

۲: امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

" أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ، فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ، فَسَأَلَهُ، فَنَهَاهُ، فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ. " ❷

"بلاشبہ ایک شخص نے روزے دار کے مباشرت ❸ کرنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے اس کو اجازت دی۔ پھر ایک دوسرے شخص نے حاضر ہوکر اس بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے اس کو

---

❶ المسند ۲ / ۱۸۵۔ حافظ ہیثمی نے حدیث کو [حسن] اور شیخ البانی نے شواہد کی بنا پر [قوی] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۳ / ۱۶۶؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة ٤ / ١٣٨).

❷ سنن أبي داود، كتاب الصيام، رقم الحديث ۲۳۸٤، ۷ / ۱۰. شیخ البانی نے اس کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۲ / ٤٤۳).

❸ یہاں مباشرت سے مراد ازدواجی تعلقات نہیں، بلکہ ان کے بغیر جسموں کا باہمی ملانا ہے۔ (ملاحظہ ہو: النهاية في غريب الحديث والأثر، مادہ "بشر"، ۱ / ۱۲۹).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع کر دیا۔ تو جس شخص کو آنحضرت ﷺ نے اجازت دی تھی، وہ بوڑھا تھا، اور جس کو روکا تھا، وہ جوان تھا۔''

۳: نبی کریم ﷺ عام لوگوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ سکونت کرنے کی ترغیب دیتے، لیکن جب ایک بدو نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر کے آنے کی اجازت طلب کی، تو اس کو اپنے وطن ہی میں رہنے کا حکم دیا۔ امام مسلم نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

'' وَیْحَكَ! إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِیْدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ ''[1]

'' تیرا ستیاناس! بلاشبہ ہجرت کا معاملہ یقیناً سخت ہے، تو کیا تیرے اونٹ ہیں؟''

'' جی ہاں''

آپ ﷺ نے فرمایا:

'' فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَتِرَكَ عَمَلَكَ شَیْئًا. ''

'' تم بستیوں سے دور رہتے ہوئے [ہی] عمل کرو،[2] کیوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔''

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم، عمومی حکم کے برعکس، بدو کے حالات کے پیش نظر

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب المبایعة بعد فتح مکة علی الإسلام والجهاد والخیر ......، رقم الحدیث ۸۷۔ (۱۸۶۵)، ۳/ ۱۴۸۸.

[2] البحار سے یہاں مراد بستیاں ہیں۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۳/ ۹) اور مراد یہ ہے، کہ تم شہروں سے دور رہتے ہوئے یعنی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کیے بغیر اپنے ٹھکانے پر ہی نیک اعمال کرتے رہو۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اس بارے میں امام نووی نے تحریر کیا ہے:

" خَافَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَقْوَى لَهَا، وَلَا يَقُوْمُ بِحُقُوْقِهَا، وَأَنْ يَنْكُصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: " إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ ـ الَّتِيْ سَأَلْتَ عَنْهَا ـ لَشَدِيْدٌ، وَلٰكِنْ اعْمَلْ بِالْخَيْرِ فِي وَطَنِكَ، وَحَيْثُ مَا كُنْتَ فَهُوَ يَنْفَعُكَ، وَلَا يَنْقُصُكَ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا. " ❶

'' نبی کریم ﷺ کو خدشہ ہوا، کہیں ہجرت اس کی استطاعت سے باہر نہ ہو، اور وہ اس کے حقوق کو پورا نہ کر پائے اور واپس پلٹ جائے۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:'' بلاشبہ جس ہجرت کے متعلق تم پوچھ رہے ہو، اس کا معاملہ یقیناً سخت ہے، تم اپنے وطن میں ہی رہتے ہوئے نیک عمل کرتے رہو۔ تم جہاں بھی ہو گے، تمہارے لیے مفید ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس [کے اجر] میں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔''

ج: بعض باتوں کی خبر مخصوص صحابہ کو دینا:

نبی کریم ﷺ کا لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کے متعلق دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ بعض مسائل اور باتوں کی خبر مخصوص صحابہ تک محدود رکھتے تھے، اور دیگر صحابہ کو اس کی اطلاع نہ دیتے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ طرزِ عمل حضرات صحابہ کے فہم اور سمجھ کے باہمی فرق یا اس خبر سے رونما ہونے والے متوقع اثر میں تفاوت، یا ان کی اس بات سے آگاہی کی حاجت و ضرورت میں اختلاف کی بنا پر تھا۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

اس سلسلے میں سیرتِ طیبہ سے تین مثالیں ذیل میں توفیق الٰہی سے پیش کی جا رہی ہیں۔

❶ شرح النووي ۱۳/ ۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''میرے لیے ذکر کیا گیا، کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

" مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. "

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی، کہ وہ ان کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

انہوں [یعنی معاذ رضی اللہ عنہ] نے پوچھا:

" أَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ "

''کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لَا، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَّكِلُوْا. " [1]

''نہیں، بلاشبہ مجھے یہ خدشہ ہے، کہ کہیں وہ بھروسہ کر جائیں۔''

یعنی اس بات کو کافی سمجھتے ہوئے، نیک اعمال کرنے چھوڑ جائیں۔

امام بخاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

[بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوْا.] [2]

[اس بارے میں باب، کہ علم کی باتیں کچھ لوگوں تک محدود کرنا اور اس خدشہ کی بنا پر دوسرے لوگوں کو نہ بتلانا، کہ وہ انہیں سمجھ نہ پائیں گے۔]

علامہ عینی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" فِيْهِ أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يُّخَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمٌ فِيْهِمُ الضَّبْطُ وَصِحَّةُ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب العلم، رقم الحديث ١٢٩، ١/ ٢٢٧.

[2] المرجع السابق ١/ ٢٢٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفَهْمِ ، وَلَا يُبْذَلُ الْمَعْنَى اللَّطِيفُ لِمَنْ لَا يَسْتَأْهِلُهُ مِنَ الطَّلَبَةِ ، وَمَنْ يَخَافُ عَلَيْهِ التَرَخُّصَ وَالْاِتْكَالَ لِتَقْصِيرِ فَهْمِهِ . " ❶

''اس [حدیث] میں یہ ہے، کہ علم کو ان لوگوں میں محدود رکھنا چاہیے، جن میں ضبط اور درست فہم ہو اور باریک معانی نااہل طلبہ اور ایسے لوگوں کے لیے بیان نہیں کرنے چاہئیں، جن کے متعلق ان کی کوتاہ فہمی کی بنا پر رخصتیں ڈھونڈ ھنے اور [عمل چھوڑ کر] بھروسہ کر بیٹھنے کا خدشہ ہو۔''

۲: امام احمد نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے، جس میں قریش کے کچھ لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دہلیز کو تھاما، پھر پوچھا:

" هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا قُرَشِيٌّ؟ "

''کیا گھر میں قریشی لوگ ہی ہیں؟''

راوی نے بیان کیا: ''عرض کیا گیا:

" يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! غَيْرُ فلانِ ابْنُ أُخْتِنَا . "

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! فلاں شخص کے سوا [سارے لوگ قریشی ہیں] [اور وہ] ہمارا بھانجا ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اِبْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ . "

''کسی قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔''

راوی نے بیان کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ عمدة القاري ٢ / ٢٠٨ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ مَا دَامُوْا إِذَا اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا. وَإِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوا، وَإِذَا قَسَمُوْا أَقْسَطُوْا. فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ." ❶

"بلاشبہ یہ بات [یعنی حکومت و امارت] اس وقت تک قریش میں رہے گی، جب تک کہ وہ رحم کی اپیل پر رحم کرتے رہیں گے، حکومت ملنے پر عدل کرتے رہیں گے اور تقسیم کرتے وقت انصاف کرتے رہیں گے۔ پس ان میں سے جو کوئی ایسے نہ کرے، تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے نفلی عبادت قبول کی جائے گی، نہ فرضی۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اس خبر کا دائرہ قریش کے لوگوں تک محدود رکھا۔

۳: امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

"جب اللہ تعالیٰ نے قبیلہ ہوازن کے مال میں سے جو چاہا، اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا، تو نبی کریم ﷺ نے کچھ آدمیوں کو سو سو اونٹ دیئے۔ [اس پر] انصار کے کچھ لوگ کہنے لگے: "اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائیں، کہ وہ قریش کو تو عطا فرما رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں اور ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔"

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "ان کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کے روبرو بیان کی گئی،

❶ المسند ٣٩٦/٤۔ حافظ ہیثمی نے اس کے راویوں کو [ثقہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ١٩٣/٥).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمہ میں انہیں جمع کیا۔ اور ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بلایا۔

جب وہ [انصار کے] سب لوگ جمع ہو گئے، تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنكُمْ؟ "

" تمہاری جانب سے مجھے پہنچنے والی بات کیا ہے؟ "

انصار کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا:

" یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سرداروں نے تو کوئی بات نہیں کی، البتہ ہمارے کچھ نو عمر لوگوں نے کہا ہے: " رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ مغفرت کریں، کہ وہ ہمیں چھوڑ کر قریش کو دے رہے ہیں اور [ابھی] ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ "

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، أَتَأَلَّفُهُمْ. أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَىٰ رِحَالِكُمْ؟ فَوَاللّٰهِ! لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ. "

" پس یقیناً میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں، جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، تاکہ ان کی دل جوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو، کہ دوسرے لوگ مال لے جائیں اور تم نبی ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ؟

واللہ! جو چیز تم اپنے ساتھ لے جا رہے ہو، وہ اس سے بہتر ہے، جو وہ اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ "

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عرض کیا:

"يَا رَسُولَ اللهِ! رَضِينَا." ❶

"یارسول اللہ ﷺ! ہم [اس پر] راضی ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے اپنا یہ خطبہ انصار کے لیے مخصوص فرمایا،جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں گزر چکا ہے، کہ:

"آپ ﷺ نے چمڑے کے ایک خیمے میں انہیں جمع کیا اور ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بلایا۔"

مسند امام احمد کی روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"فَاجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فِي هٰذِهِ الْحَظِيرَةِ." ❷

"میرے لیے اپنی قوم کو اس باڑے میں جمع کرو۔"

آنحضرت ﷺ نے صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا، بلکہ لوگوں کے جمع ہونے کے بعد دریافت فرمایا:

"هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟"

"کیا تم لوگوں میں کوئی دوسرا بھی ہے؟" ❸

انہوں نے عرض کیا:

"لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا."

"نہیں، سوائے ہماری [یعنی ہم میں سے ایک کی] بہن کا بیٹا ہے۔"

---

❶ صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، جزء من رقم الحديث ٤٣٣١، ٨/ ٥٢-٥٣.

❷ المسند: ٣/ ٧٦.

❸ یعنی غیر انصاری بھی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِبْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ."

"قوم [یعنی قوم میں سے کسی ایک] کی بہن کا بیٹا ان میں سے ہوتا ہے۔"

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ..... الحديث." ❶

"بلاشبہ قریش نئے نئے جاہلیت [سے پلٹے ہیں] ......الحدیث"

حافظ ابن حجر اس قصہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

"وَفِيْهِ جَوَازُ تَخْصِيْصِ بَعْضِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِي الْخُطْبَةِ." ❷

"اس میں بعض مخاطبین کو خطبہ میں مخصوص کرنے کا جواز ہے۔"

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ بعض مسائل اور باتوں کی خبر مخصوص لوگوں تک محدود رکھتے تھے۔ اور اس سے بلاشک وشبہ یہ بات عیاں ہے، کہ آنحضرت ﷺ دعوت اور تعلیم وتربیت میں مخصوص لوگوں کے حالات اور مسائل کو پیش نظر رکھتے تھے۔ ❸

(۳)

سلف صالحین کا لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا

سلف صالحین اپنے مخاطب لوگوں کے حالات کا خصوصی خیال رکھتے۔ ان کی دعوتی

---

❶ جامع الترمذي، أبواب المناقب، في فضل الأنصار وقريش، رقم الحديث ٤١٥٦، ١٠/ ٢٧٥. شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (صحيح سنن الترمذي ٣/ ٢٤٦)؛ امام بخاری نے اس کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب ابن اخت القوم منهم، رقم الحديث ٣٥٢٨، ٦/ ٥٥٢).

❷ فتح الباري ٨/ ٥٢.

❸ اس بارے میں مزید تفصیل راقم السطور کی کتاب [من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين] ص ٣٣۔١١٧ میں ملاحظہ فرمایئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعلیمی زندگی میں اس کے کثیر تعداد میں شواہد موجود ہیں۔ توفیق الٰہی سے ذیل میں ان کی سیرتوں کی روشنی میں دو پہلوؤں سے گفتگو کی جارہی ہے:

۱: دورانِ گفتگو لوگوں کی سوجھ بوجھ کا خیال رکھنا:

اس بارے میں دو مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

۱: امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے کہا: "کاش! تم اس شخص کو دیکھتے، جو آج امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اے امیر المؤمنین! کیا آپ فلاں صاحب سے پوچھ تاچھ کریں گے، جو کہتا ہے: "اگر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے، تو یقیناً میں فلاں کی بیعت کروں گا، کیونکہ واللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بغیر سوچے سمجھے اچانک ہوئی، اور پھر وہ مکمل ہوگئی۔"

اس پر عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور پھر فرمایا:

"إِنِّيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ يَغْصِبُوْهُمْ أُمُوْرَهُمْ."

"بلاشبہ میں ان شاء اللہ آج پچھلے پہر لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں ایسے لوگوں سے ڈراؤں گا، جو ان کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔"

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسَمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى قُرْبِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ تَقُوْمَ، فَتَقُوْلَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ لَّا يَعُوْهَا، وَأَنْ لَّا يَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ، فَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ، وَيَضَعُوْنَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. "

''اس پر میں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! ایسے نہ کیجیے۔ [حج کے] موسم میں کم سمجھ اور برے بھلے ہر ہی قسم کے لوگ جمع ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے، تو آپ کے قریب وہی لوگ زیادہ ہوں گے۔ اور مجھے یہ اندیشہ ہے، کہ آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں، اڑانے والے اس بات کو پھیلا دیں، لیکن وہ اس کو اچھی طرح یاد نہ رکھ سکیں، اور نہ ہی اس کا درست مفہوم بیان کر سکیں گے۔ مدینہ [طیبہ] پہنچنے تک انتظار کر لیجیے، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے، وہاں آپ کو دینی سمجھ والے اور معزز لوگ ملیں گے اور آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ فرما سکیں گے۔ علم والے آپ کی باتوں کو یاد رکھیں گے اور ان کا صحیح مطلب بیان بھی کریں گے۔''

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" أَمَا وَاللّٰهِ! إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَقُوْمَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ. " [1]

''ہاں، واللہ! میں ان شاء اللہ مدینہ [طیبہ] میں پہلا خطبہ اسی بارے میں دوں گا۔''

پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد پہلا خطبہ جمعہ اسی بارے میں

[1] صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب رجم الحبلى من الزنا إذا أحصنت، جزء من رقم الحديث ٦٨٣٠، ١٢/ ١٤٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا۔ ❶

حافظ ابن حجر تحریر کرتے ہیں:

" وَفِيهِ الْحَثُّ عَلَى تَبْلِيغِ الْعِلْمِ مِمَّنْ حَفِظَهُ وَفَهِمَهُ، وَحَثُّ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلَى عَدَمِ التَّبْلِيغِ إِلَّا إِنْ كَانَ يُورِدُهُ بِلَفْظِهِ وَلَا يَتَصَرَّفُ فِيهِ. " ❷

''اس میں اس بات کی ترغیب ہے، کہ علم اس شخص تک پہنچایا جائے، جس میں اس کو یاد رکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ہو۔ اور اس بات کی بھی ترغیب ہے، کہ بات کو سمجھ نہ سکنے والا اس کو آگے نہ پہنچائے، سوائے اس شخص کے جو بلا تصرف بلفظہٖ آگے پہنچا دے۔''

۲: امام احمد نے بکیر بن وھب جزری سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُهُ كُلَّ أَحَدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ، وَنَحْنُ فِيهِ، فَقَالَ:

" اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ. إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا، وَلَكُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا مِثْلَ ذٰلِكَ مَا إِنِ اسْتُرْحِمُوا فَرَحِمُوا، وَإِنْ عَاهَدُوا وَفَوْا، وَإِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. " ❸

''میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں، جو کہ میں ہر ایک کو نہیں بتاتا: ''بے شک رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم اس

---

❶ صحيح البخاري ۱۲/ ۱٤٤. ❷ فتح الباري ۱۲/ ۱۵۵.

❸ المسند ۳/ ۱۲۹. (ط. المكتب الإسلامي). حافظ ہیثمی نے اس کے راویوں کو [ثقہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۵/ ۱۹۲).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'' کے اندر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''امام قریش سے ہوں گے۔ بلاشبہ ان کا تم پر حق ہے۔ اور اسی طرح تمہارا ان پر حق ہے۔ جب تک کہ وہ رحم کی اپیل پر رحم کرتے رہیں گے، عہد کرنے پر وفا اور حکومت ملنے پر عدل کرتے رہیں گے۔ ❶ جو ان میں سے ایسے نہ کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

اس قصہ میں یہ بات واضح ہے، کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیث کو مخصوص لوگوں تک محدود رکھا، اور انہی میں سے ایک بکیر بن وھب جزری تھے۔ ان کا ایسا کرنا لوگوں میں موجود فکری اور دینی تفاوت کو پیش نظر رکھنے کی بنا پر تھا۔

ب: دورانِ گفتگو لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کی تاکید:

سلف صالحین اس بات کی تاکید کرتے، کہ دعوت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس بارے میں ذیل میں صرف تین اقوال ملاحظہ فرمایئے:

۱: امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے فرمایا:

"حَدِّثُوْا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ. أَتُحِبُّوْنَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟" ❷

''لوگوں سے وہ باتیں کرو، جنہیں وہ سمجھتے ہوں، کیا تمہیں پسند ہے، کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کو جھٹلایا جائے؟''

اور ایک دوسری روایت میں ہے، کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا:

"وَدَعُوْا مَا يُنْكِرُوْنَ." ❸

❶ یعنی ان اوصاف کی موجودگی تک قریش امت کی امامت کے حق دار ہیں۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

❷ صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من خصّ بالعلم قومًا دون قوم كراهية أن لا يفهموا، ۱/ ۲۲۵.

❸ منقول از: فتح الباري ۱/ ۲۲۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اس کو چھوڑ دو، جو وہ سمجھتے نہیں۔''

۲: امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے فرمایا:

"مَـا أَنْـتَ بِـمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ . " ❶

''تم کسی قوم کے سامنے ان کی عقل سے بالا بات بیان نہیں کرتے، مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے [باعث] فتنہ ہوتی ہے۔''

۳: علامہ خطیب بغدادی نے ابوقلابہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"لَا تُـحَـدِّثِ الْـحَـدِيْـثَ مَـنْ لَا يَعْرِفُهُ، فَإِنَّ مَنْ لَا يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ وَلَا يَنْفَعُهُ . " ❷

''اس شخص کے روبرو حدیث بیان نہ کیجیے، جو اس کو سمجھتا ہی نہیں، کیونکہ ایسا کرنا اس کے لیے ضرر رساں ہوگا، مفید نہیں ہوگا۔''

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ سلف صالحین دعوت اور تعلیم و تربیت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھتے اور اسی بات کی تاکید دوسرے لوگوں کو کرتے۔ ❸

تنبیہ:

بسا اوقات داعی کو ایک ہی مقام پر بیک وقت مختلف قسم کے لوگوں سے گفتگو کرنا

---

❶ صحیح مسلم، المقدمة، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، ۱/ ۱۱.

❷ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، رقم الرواية ۷۲۸، ۱/ ۳۲۷.

❸ اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے راقم السطور کی کتاب [من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين] ص ۱۱۹۔۱۵۳ ملاحظہ فرمایئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ اربابِ اقتدار، رعایا، اہل علم، عامۃ الناس، دولت مند، فقراء و مساکین، تاجر حضرات اور مزدور لوگ، مرد اور عورتیں غرضیکہ متعدد اقسام کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ایسے مقامات پر دعوت دینے والے کو چاہیے، کہ اربابِ اقتدار کے حقوق بیان کرتے ہوئے ان کے فرائض کو بھی واضح کرے، علماء کی عزت و توقیر کی اہمیت کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ذمہ داریوں کو بھی بیان کرے، دولت مندوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل سنانے کے ساتھ سوال سے بچنے اور کسب حلال کی خاطر محنت مزدوری کرنے کے فضائل بھی بیان کرے۔ جب صنعت کاروں، زمینداروں اور باغات والوں کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدور کی اجرت ادا کرنے کا درس دے، تو ساتھ ہی مزدور اور ملازم کو اخلاص اور عمدگی سے کام کرنے کی تلقین بھی کرے۔ غرضیکہ ایسی صورتِ حال میں داعی راہِ اعتدال پر رہتے ہوئے ہوش و حواس قائم رکھے۔ جذبات کی رو میں بہتے ہوئے جوش خطابت میں ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے خلاف بھڑکا کر، اُمت میں فتنہ و فساد بپا کرنے کا سبب نہ بنے۔ بلکہ وہ ایسے سلیقے اور قرینے سے بات کرنے کی کوشش کرے، کہ ہر قسم کے لوگ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے بن جائیں۔

(۴)

دعوتِ توحید میں مداہنت نہیں

دعوتِ دین میں مخاطب لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کے متعلق کچھ قواعد و ضوابط ہیں، جنہیں علمائے امت نے قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح داعی کے لیے ضروری ہے، کہ وہ لوگوں کی فکری استعداد، عادات اور ماحول کو پیش نظر رکھے، اسی طرح اس پر یہ بھی لازم ہے، کہ وہ ان حدود وضوابط کو شدت سے پیش نظر رکھے اور لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کی آڑ میں دین کا حلیہ بگاڑنے کی نہ از خود کوشش کرے اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی کا آلہ کار بنے۔

انہی میں سے ایک اہم ضابطہ یہ ہے، کہ

[دعوتِ توحید اور ردّ شرک میں مداہنت نہیں]

اس قاعدہ کے دلائل میں سے ایک وہ حدیث ہے، جو امام ابویعلی نے حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''قریش کے لوگ ابوطالب کے پاس آئے اور انہوں نے کہا:

"إِنَّ ابْنَ أَخِيْكَ يُؤْذِيْنَا فِيْ نَادِيْنَا، وَفِيْ مَسْجِدِنَا، فَانْهَهُ."

''بلاشبہ آپ کے بھتیجے ہماری مجلس اور ہماری مسجد میں [آ کر] ہمیں اذیت دیتے ہیں، انہیں روک دیجیے۔''

انہوں نے [یعنی ابوطالب] نے کہا: ''اے عقیل! محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کو میرے پاس لاؤ۔''

میں گیا، اور انہیں لے کر آیا، تو انہوں نے کہا:

"يَا ابْنَ أَخِيْ! إِنَّ بَنِيْ عَمِّكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ تُؤْذِيْهِمْ فِيْ نَادِيْهِمْ، وَفِيْ مَسْجِدِهِمْ فَانْتَهِ عَنْ ذٰلِكَ."

''اے بھتیجے! بے شک آپ کی قوم کے لوگ یہ گمان کرتے ہیں، کہ بلاشبہ آپ انہیں ان کی مجلس اور ان کی مسجد میں اذیت دیتے ہیں، آپ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باز آ جایئے۔"

راوی نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی، اور پھر فرمایا:

" أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ "

"کیا آپ اس سورج کو دیکھ رہے ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا: "نَعَمْ . "

"ہاں۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

" مَا أَنَا بِأَقْدَرَ عَلٰى أَنْ أَدَعَ لَكُمْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ تَشْتَعِلُوْا لِيْ مِنْهَا شُعْلَةً. "

"میں تو آپ کے لیے اس کو چھوڑ نہیں سکتا، مگر یہ کہ آپ میرے لیے اس سے آگ کا ایک شعلہ روشن کر دیں۔"

راوی نے بیان کیا: "ابو طالب نے کہا:

" مَا كَذَبَنَا ابْنُ أَخِيْ فَارْجِعُوْا . " [1]

---

[1] مسند أبي يعلى، رقم الحديث ۱۸ (٦٨٠٤)، ۱۲/ ۱۷٦. حافظ ہیثمی اس کے متعلق لکھتے ہیں، کہ اس کے راویان [صحیح] کے روایت کرنے والے ہیں۔ اس کے قریب قریب حدیث امام طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الکبیر میں روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٦/ ۱۵). حافظ ابن حجر نے اس کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المطالب العالية ٤/ ۱۹۲ منقول از هامش مسند أبي يعلى ۱۲/ ۱۷۷).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے بھتیجے نے جھوٹ نہیں کہا، تم واپس چلے جاؤ۔'' ❶

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ دعوتِ توحید اور شرک کا ردّ تو بہرحال کرنا ہے۔ اس کو ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ اس سلسلے میں دعوت حکمت سے دی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

❀❀❀❀

❶ دعوت میں لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کے متعلق قواعد وضوابط راقم السطور کی کتاب [من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين] ص ۱۵۵۔۱۹۰ میں ملاحظہ فرمائیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث پنجم

صرف کتاب وسنت کی طرف دعوت دینا

داعی کی دعوت صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول کریم ﷺ کی سنت کی طرف ہوتی ہے۔ سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ ابن باز تحریر کرتے ہیں:

وَيَجِبُ عَلَى الدُّعَاةِ أَنْ يُوَضِّحُوْهُ لِلنَّاسِ كَمَا أَوْضَحَهُ الرُّسُلُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَهُوَ الدَّعْوَةُ إِلٰى صِرَاطِ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الْحَقُّ، وَهٰذَا هُوَ مَحَلُّ الدَّعْوَةِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿ ادْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ ﴾ فَسَبِيْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا هُوَ الْإِسْلَامُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ، هٰذَا هُوَ الَّذِيْ تَجِبُ الدَّعْوَةُ إِلَيْهِ، لَا إِلٰى مَذْهَبِ فُلَانٍ، وَلَا إِلٰى رَأْيِ فُلَانٍ، وَهُوَ مَادَلَّ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ وَالسُّنَّةُ الْمُطَهَّرَةُ الثَّابِتَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ [1]

دعوت دینے والوں پر لازم ہے، کہ وہ لوگوں کے لیے اس چیز کو اسی طرح واضح کریں، جس طرح کہ رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کیا، اور وہ چیز اللہ تعالیٰ کے صراطِ مستقیم کی طرف دعوت ہے اور وہ ہی اللہ تعالیٰ کا دینِ حق ہے اور وہ ہی اس لائق ہے، کہ اس کی طرف بلایا جائے، جیسا کہ اللہ

[1] ملاحظہ ہو: الدعوة إلى الله سبحانه وأخلاق الدعاة ص ٢٣۔٢٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا [جس کا ترجمہ یہ ہے: اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف بلائیے]۔ اللہ جل جلالہ کا راستہ ہی اسلام ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے اور وہ دین ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے نبی محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ صرف اسی کی طرف دعوت دینا واجب ہے، نہ کہ فلاں کے مذہب کی طرف اور نہ ہی فلاں کی رائے کی طرف۔ اس بات پر قرآنِ عظیم اور رسول اللہ ﷺ کی ثابت شدہ سنت مطہرہ دلالت کرتی ہے۔

کتاب و سنت میں اس بارے میں کثیر تعداد میں دلائل موجود ہیں۔ علمائے اُمت نے بھی اس بات کو خوب اچھی طرح واضح کیا ہے۔ توفیقِ الٰہی سے ذیل میں اس کے متعلق درج ذیل تین عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

ا: قرآنِ کریم سے دلائل

ب: حدیث شریف سے دلائل

ج: علمائے اُمت کے اقوال

(ا)

قرآنِ کریم سے دلائل

قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے، کہ ان کی اور ان کے رسولِ کریم ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ ذیل میں دس مقامات سے نقل کردہ آیات بمعہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

ا: ارشادِ ربانی:

﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكٰفِرِيْنَ. ﴾ ❶

''کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں، تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتے۔''

۲: ارشادِ ربانی:

﴿ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

۳: ارشادِ ربانی:

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا. ﴾ ❸

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو، تو اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔''

۴: ارشادِ ربانی:

﴿ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ

---

❶ سورة آل عمران/ الآية ۳۲.

❷ سورة آل عمران/ الآية ۱۳۲.

❸ سورة النساء/ الآية ۵۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ. ﴾ ❶

''اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور تم احتیاط رکھو۔ پھر اگر تم پھر جاؤ، تو جان لو، کہ ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچانا ہے۔''

۵: ارشادِ باری تعالیٰ

﴿ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کا حکم مانو، اگر تم مومن ہو۔''

۶: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ. ﴾ ❸

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کرو، جب وہ تمہیں اس چیز کے لیے دعوت دیں، جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔''

۷: ارشادِ ربانی:

﴿ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. ﴾ ❹

''اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو۔ بے شک

---

❶ سورة المائدة/ الآية ٩٢.

❷ سورة الأنفال/ جزء من الآية الأولى.

❸ سورة الأنفال/ جزء من الآية ٢٤.

❹ سورة الأنفال/ الآية ٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

۸: ارشادِ ربانی:

﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ. ﴾ ❶

''کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو، پھر اگر تم پھر جاؤ، تو ان کے ذمے صرف وہ ہے، جو ان پر بوجھ ڈالا گیا اور تمہارے ذمے وہ ہے، جو تم پر بوجھ ڈالا گیا۔ اور اگر تم ان [یعنی رسولِ کریم ﷺ] کی اطاعت کرو گے، تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول ﷺ کے ذمے تو واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔''

۹: ارشادِ رب العالمین:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ. ﴾ ❷

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

۱۰: ارشادِ رب قدوس:

﴿ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ. ﴾ ❸

''اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو۔ پس اگر تم پھر جاؤ،

---

❶ سورة النور/ الآية ٥٤.

❷ سورة محمد ـ ﷺ ـ/ الآية ٣٣.

❸ سورة التغابن/ الآية ١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔"

مذکورہ بالا آیات شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنے رسولِ کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت یہ ہے، کہ قرآنِ کریم کے احکامات کو مانا جائے اور رسولِ کریم ﷺ کی اطاعت ان کی سنت کی پیروی میں ہے۔ [1] اور داعی الی اللہ تو اس بات کا پابند ہے، کہ صرف اسی چیز کی طرف بلائے، کہ جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ لہٰذا وہ کتاب و سنت کے سوا کسی اور چیز کی طرف لوگوں کو نہ بلائے گا۔

(ب)

حدیث شریف سے دلائل

اس سلسلے میں متعدد احادیث شریفہ بھی موجود ہیں۔ توفیق الٰہی سے ذیل میں ان میں سے تین پیش کی جارہی ہیں:

---

[1] اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ﴾ [ترجمہ: پس اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو، تو اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ]
کی تفسیر میں امام میمون بن مہران نے بیان کیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانا، ان کی کتاب کی طرف لوٹانا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹانا، ان کی زندگی میں ان کی طرف اور ان کی وفات کے بعد، ان کی سنت کی طرف لوٹانا ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسير الطبري، رقم الأثر ٩٨٨٣، ٨/٥٠٥).
حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہ اللہ عزوجل کی طرف سے حکم ہے، کہ لوگ دین کے کسی بھی بنیادی یا فروعی مسئلے میں جھگڑیں، تو اس جھگڑے کو کتاب و سنت کی طرف لوٹا دیں۔ (ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير ١/ ٥٦٨).
علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے فرمان کی طرف لوٹا دو۔ (ملاحظہ ہو: مفتاح الجنة في الاعتصام بالسنة، ص ١٩؛ نیز ملاحظہ ہو: كتاب "السنة" للإمام المروزي ص ٤١؛ ونيل المرام من تفسير آيات الأحكام ص ١٧٤ـ ١٧٨).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یٰـأَیُّھَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهِ ﷺ." [1]

"اے لوگو! یقیناً میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کے جا رہا ہوں، کہ اگر تم اسکو مضبوطی سے تھام لوگے، تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ان کے نبی ﷺ کی سنت۔"

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کو واضح فرمایا ہے، کہ امت کو گمراہی سے محفوظ کرنے والی چیز کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے کسی پیروکار سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی، کہ وہ گمراہی سے بچانے والی چیز کو چھوڑ کر امت کو کسی اور چیز کی طرف بلائے۔

۲: امام دارمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کا ایک نسخہ لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا:

"یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ."

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا ایک نسخہ ہے۔"

---

[1] المستدرك علی الصحیحین، کتاب العلم، ۱/ ۹۳. امام حاکم نے اس حدیث کو [صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱/ ۹۳؛ والتلخیص ۱/۹۳)؛ شیخ البانی نے اس کی [اسناد کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش مشکاة المصابیح ۱/ ۶۶؛ وسلسلة الأحادیث الصحیحة ۴/ ۳۶۱)؛ نیز ملاحظہ ہو: جامع بیان العلم وفضله للحافظ ابن عبدالبر، باب الحض علی لزوم السنة والاقتصار علیها، ص ۴۸۱، وصحیح جامع بیان العلم وفضله ص ۵۰۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ خاموش رہے، انہوں [حضرت عمر رضی اللہ عنہ] نے [اس کو] پڑھنا شروع کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے چہرے [کا رنگ] بدلنا شروع ہوگیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ، مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟"

"تجھے گم کرنے والی عورتیں گم کرجائیں [یعنی تو مرجائے]، کیا تو دیکھ نہیں رہا، کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کے ساتھ کیا ہے؟ (یعنی کس طرح اس کی کیفیت بدل چکی ہے)۔"

عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا، تو کہنے لگے:

"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ، وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهِ. رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ـ ﷺ ـ نَبِيًّا."

"میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور ان کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔"

سو [یعنی اس موقع پر] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسَى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ، وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي.**" [1]

[1] سنن الدارمي، باب ما يتقى من تفسير حديث النبي ﷺ، وقول غيره عند قوله ﷺ، رقم الحديث ٤٤١، ١/ ٩٥۔ حدیث کے ایک راوی مجالد بن سعید کے ضعیف ہونے کے باوجود شیخ البانی نے حدیث کے متعدد طرق کی بنا پر اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش مشكاة المصابيح ١/ ٦٣)؛ شیخ عبداللہ ھاشم مدنی اس کے بارے میں لکھتے ہیں: اس حدیث کو احمد نے [اسنادِ حسن] اور ابن حبان نے [صحیح الاسناد] کے ساتھ بھی روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش سنن الدارمي ١/ ٩٥).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر موسیٰ علیہ السلام [بھی] تمہارے لیے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو، تو یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے، تو وہ ضرور میری اتباع کرے۔''

جب نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف پانے والے موسیٰ علیہ السلام کی اتباع گم راہی ہے، تو پھر کسی سچے مسلمان کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جا سکتا ہے، کہ وہ نبی کریم ﷺ کی سنت کی بجائے کسی اور کے قول و فعل کی طرف بلائے گا۔ ملا علی القاری اس حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

" نَهْيٌ بَلِيْغٌ عَنِ الْعُدُوْلِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِلَى غَيْرِهِمَا مِنْ كُتُبِ الْحُكَمَاءِ وَالْفَلَاسِفَةِ. " ❶

'' کتاب و سنت سے اعراض کر کے حکماء و فلاسفہ کی کتابوں کی طرف متوجہ ہونے سے انتہائی قوی انداز میں منع کیا گیا ہے۔''

ج: امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اہل کتاب سے حاصل شدہ ایک کتاب لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر اس [کتاب] کو نبی کریم ﷺ کو سنانا شروع کیا، تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا:

" أَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً. لَا تَسْأَلُوْهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوْكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوْا بِهِ أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوْا بِهِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ!

❶ مرقاة المفاتيح ١/ ٤٤١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ أَنَّ مُوْسَى كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي. " ❶

''اے ابن خطاب! کیا تم اس [یعنی اپنے دین] ❷ میں بھٹکنے والے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں تمہارے پاس روشن اور بے عیب دین لے کر آیا ہوں۔ کسی چیز کے بارے میں ان [یعنی اہل کتاب] سے نہ پوچھو، عین ممکن ہے، کہ وہ تمہیں درست بات بتلائیں اور تم انہیں جھٹلا دو، یا ناحق بات بتلائیں اور تم ان کی تصدیق کر دو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے، تو ان کے لیے بھی میری فرمانبرداری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا۔''

حدیث کی شرح میں ملا علی قاری تحریر کرتے ہیں:

" وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَشَارَ بِذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ أَتَاهُمْ بِالْأَعْلَىٰ وَالْأَفْضَلِ، وَاسْتِبْدَالُ الْأَدْنَى مِنْهُ مَظِنَّةٌ لِلتَّحَيُّرِ. " ❸

''خلاصہ یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ ان کے لیے یہ اشارہ فرمایا، کہ وہ ان کے پاس اعلیٰ و افضل [دین] لے کر آئے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر کم درجے والی چیز کو لینا حیرانگی کی علامت ہے۔''

---

❶ المسند، رقم الحدیث ۱۵۱۵۶، ۲۳/۳۴۹. اس حدیث میں اگرچہ ایک راوی میں [ضعف] ہے، لیکن حدیث کے متعدد طرق کی بنا پر کئی ایک محدثین نے اس کو قابل حجت قرار دیا ہے۔ انہی حضرات میں سے امام احمد بن حنبل، سید احمد حسن دہلوی، شیخ البانی اور شیخ ابوالاشبال زہیری ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ۱/۴۲۴؛ وتنقیح الرواۃ ۱/۴۲؛ وهامش مشكاة المصابيح ۱/۶۳؛ وصحيح جامع بيان العلم وفضله، رقم الرواية ۱۰۳۰، ص ۳۱۵).

❷ ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ۱/ ۴۲۳.

❸ المرجع السابق ۱/ ۴۲۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ملا علی قاری مزید تحریر کرتے ہیں:

"[وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا] أَي مَا جَازَ لَهُ (إِلَّا اتِّبَاعِي) فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ، فَكَيْفَ يَجُوزُ لَكُمْ أَنْ تَطْلُبُوا فَائِدَةً مِنْ قَوْمِهِ مَعَ وَجُودِي." ❶

"اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے، تو تمام اقوال و افعال میں میرے [یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے] سوا کسی اور کی پیروی کرنا ان کے لیے جائز نہ ہوتا۔ سو [یعنی جب صورتِ حال یہ ہے، تو] تمہارے لیے یہ کیسے روا ہوسکتا ہے، کہ تم میری موجودگی کے باوجود ان کی قوم سے کوئی فائدہ طلب کرو؟]"

(ج)

علمائے اُمت کے اقوال

متقدمین اور متاخرین میں سے بہت سے علمائے امت نے اس بات کی تاکید کی ہے، کہ دعوت صرف کتاب و سنت ہی کی طرف دی جائے۔ ان کے سوا کسی اور چیز کی طرف نہ بلایا جائے۔ ذیل میں ان میں سے تین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان:

امام دارمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا:

"أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمُ الْأَرْضُ أَنْ تَقُولُوا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ فُلَانٌ." ❷

---

❶ مرقاة المفاتيح ۱/ ۴۲۵.

❷ سنن الدارمي، باب ما يتقى من تفسير حديث النبي ﷺ، وقول غيره عند قوله ﷺ، رقم الرواية ۴۳۷، ۱/ ۹۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم یہ کہتے ہوئے: ''رسول اللہ ﷺ نے [یوں] فرمایا اور فلاں نے [یوں] کہا،'' اس بات سے ڈرتے نہیں، کہ تم مبتلائے عذاب کیے جاؤ یا تمھیں زمین میں دھنسا دیا جائے؟''

۲: حافظ ابن رجب کا قول:

" فَالْوَاجِبُ عَلٰی کُلِّ مَنْ بَلَغَهُ أَمْرُ الرَّسُوْلِ ﷺ وَعَرَفَهُ أَنْ يُبَيِّنَهُ لِلْأُمَّةِ، وَيَنْصَحَ لَهُمْ وَيَأْمُرَهُمْ بِاتِّبَاعِ أَمْرِهِ، وَإِنْ خَالَفَ ذٰلِكَ رَأْيَ عَظِيْمٍ مِنَ الْأُمَّةِ، فَإِنَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُعَظَّمَ وَيُقْتَدَى بِهِ مِنْ رَأْيِ أَيِّ مُعَظَّمٍ، قَدْ خَالَفَ أَمْرَهُ فِي بَعْضِ الْأَشْيَاءِ خَطَأً. وَمِنْ هُنَا رَدَّ الصَّحَابَةُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰی کُلِّ مُخَالِفِ سُنَّةٍ صَحِيْحَةٍ، وَرُبَمَا أَغْلَظُوْا فِي الرَّدِّ، لَا بُغْضًا لَهُ، بَلْ هُوَ مَحْبُوْبٌ عِنْدَهُمْ مُعَظَّمٌ فِي نُفُوْسِهِمْ، لٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ، وَأَمْرُهُ فَوْقَ أَمْرِ کُلِّ مَخْلُوْقٍ، فَإِذَا تَعَارَضَ أَمْرُ الرَّسُوْلِ ﷺ وَأَمْرُ غَيْرِهِ فَأَمْرُ الرَّسُوْلِ ﷺ أَوْلٰی أَنْ يُقَدَّمَ وَيُتَّبَعَ، وَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ تَعْظِيْمُ مَنْ خَالَفَ أَمْرَهُ، وَإِنْ كَانَ مَغْفُوْرًا لَهُ، بَلْ ذٰلِكَ الْمُخَالَفُ الْمَغْفُوْرُ لَهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ يُخَالَفَ أَمْرُهُ إِذَا ظَهَرَ أَمْرُ الرَّسُوْلِ ﷺ بِخِلَافِهِ. "[1]

''جس کسی تک رسولِ کریم ﷺ کا کوئی حکم پہنچ چکا ہو اور وہ اس کو جان چکا ہو، تو اس پر لازم ہے، کہ وہ اس کو امت کے لیے بیان کرے، اس کو پکڑنے کی انہیں نصیحت کرے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا انہیں حکم دے، اگرچہ وہ حکم امت کے کسی عظیم شخص کی رائے کے برعکس ہو، کیونکہ

[1] منقول از منتهى الأماني بفوائد مصطلح الحديث للمحدث الألباني ص ٦٥-٦٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا حکم امت کے کسی بھی عظیم شخص کی کسی بھی بارے میں مخالف رائے سے زیادہ قابل تعظیم اور لائق اتباع ہے۔ اسی بنا پر حضرات صحابہ اور ان کے بعد والے لوگوں نے سنت صحیحہ کے ہر مخالف کا رد کیا اور بسا اوقات انہوں نے ردّ میں سخت انداز بھی اختیار کیا۔ ان کی یہ سختی ایسے شخص سے بغض کی بنا پر نہ تھی، بلکہ وہ تو ان کی نگاہوں میں محبوب تھا، اس کے لیے ان کے دل میں تعظیم تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور ان کا حکم مخلوق میں سے ہر کسی کے حکم سے بلند و بالا ہے۔ پس جب رسولِ کریم ﷺ کے حکم کے ساتھ کسی اور کا حکم ٹکرائے، تو رسولِ کریم ﷺ کا حکم ہی ترجیح کا زیادہ مستحق اور پیروی کے زیادہ لائق ہے۔ مخالف رائے والے کا احترام اس بات کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے گا، اگرچہ وہ مغفور لہ [1] بھی کیوں نہ ہو، بلکہ اپنی رائے کے برعکس رسولِ کریم ﷺ کا حکم واضح ہونے پر وہ خود اپنی رائے کو ترک کرنا ناپسند نہیں کرے گا۔"

۳: شیخ ابن باز کا قول:

اس سلسلے میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الدَّاعِيَةِ الْإِسْلَامِيِّ أَنْ يَدْعُوَ إِلَى الْإِسْلَامِ كُلِّهِ، وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِ، وَأَنْ لَا يَكُوْنُ مُتَعَصِّبًا لِمَذْهَبٍ دُوْنَ مَذْهَبٍ، أَوْ لِقَبِيلَةٍ دُوْنَ قَبِيلَةٍ، أَوْ لِشَيْخِهِ أَوْ رَئِيسِهِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، بَلِ الْوَاجِبُ أَنْ يَكُوْنَ هَدَفُهُ إِثْبَاتَ الْحَقِّ وَإِيْضَاحَهُ، وَاسْتِقَامَةَ النَّاسِ عَلَيْهِ، وَإِنْ خَالَفَ رَأْيَ

[1] وہ شخص کہ اس کی مغفرت کی بشارت نبی کریم ﷺ نے دی ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُلان أَوْ فُلان أَوْ فُلان. الْأَئِمَّةُ أَئِمَّةُ هُدًى وَدُعَاةُ حَقٍّ، دَعَوْا النَّاسَ إِلَىٰ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَأَرْشَدُوْهُمْ إِلَى الْحَقِّ، وَوَقَعَ هُنَاكَ مَسَائِلُ بَيْنَهُمْ، اخْتَلَفُوْا فِيْهَا لِخَفَاءِ الدَّلِيْلِ عَلَىٰ بَعْضِهِمْ، بَيْنَ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٍ لَهُ أَجْرَان، وَبَيْنَ مُجْتَهِدٍ أَخْطَأَ الْحَقَّ، فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ، فَعَلَيْكَ أَنْ تَعْرِفَ لَهُمْ قَدْرَهُمْ وَفَضْلَهُمْ، وَأَنْ تَتَرَحَّمَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْ تَعْرِفَ أَنَّهُمْ أَئِمَّةُ الْإِسْلَامِ وَدُعَاةُ الْهُدَىٰ، وَلٰكِنْ لَا يَحْمِلُكَ ذٰلِكَ عَلَى التَّعَصُّبِ وَالتَّقْلِيْدِ الْأَعْمَىٰ، فَتَقُوْلُ: "مَذْهَبُ فُلَانٍ أَوْلَىٰ بِالْحَقِّ بِكُلِّ حَالٍ، أَوْ مَذْهَبُ فُلَانٍ أَوْلَىٰ بِالْحَقِّ لِكُلِّ حَالٍ لَا يُخْطِئُ."

لَا هٰذَا غَلَطٌ.

عَلَيْكَ أَنْ تَأْخُذَ بِالْحَقِّ، وَأَنْ تَتَّبِعَ الْحَقَّ إِذَا ظَهَرَ دَلِيْلُهُ، وَلَوْ خَالَفَ فُلَانًا أَوْ فُلَانًا، وَعَلَيْكَ أَنْ لَّا تَتَعَصَّبَ وَتُقَلِّدَ تَقْلِيْدًا أَعْمَىٰ، بَلْ تَعْرِفُ لِلْأَئِمَّةِ فَضْلَهُمْ وَقَدْرَهُمْ، وَلٰكِنْ مَعَ ذٰلِكَ تَحْتَاطُ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ، فَتَأْخُذُ بِالْحَقِّ وَتُرْشِدُ إِلَيْهِ، وَتَرْضَىٰ بِهِ إِذَا طُلِبَ مِنْكَ، وَتُرَاقِبُهُ جَلَّ وَعَلَا، وَتَتَّصِفُ مِنْ نَفْسِكَ مَعَ إِيْمَانِكَ بِأَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ، وَأَنَّ الْمُجْتَهِدِيْنَ إِنْ أَصَابُوْا فَلَهُمْ أَجْرَانِ، وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَهُمْ أَجْرٌ وَاحِدٌ ـــ أَعْنِي مُجْتَهِدِيْ أَهْلِ السُّنَّةِ، أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْإِيْمَانِ وَالْهُدَىٰ ـ كَمَا صَحَّ بِذٰلِكَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [1]

[1] ملاحظہ ہو: الدعوۃ إلی اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ وأخلاق الدعاۃ ص ٢٤ ـ ٣٢؛ نیز ملاحظہ ہو: مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعۃ للشیخ ابن باز: ٣/ ١٢٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان داعی پر واجب ہے، کہ وہ مکمل اسلام کی طرف بلائے۔ لوگوں کے درمیان تفرقہ نہ ڈالے، کسی ایک مذہب، یا قبیلے، یا شیخ، یا رئیس غرضیکہ کسی کے لیے متعصب نہ ہو۔ واجب یہ ہے، کہ اس کا ہدف حق کو ثابت اور بیان کرنا اور لوگوں کو اس پر کاربند کرنا ہو، اگرچہ وہ حق بات فلاں یا فلاں یا فلاں کی رائے کے برعکس ہو۔

حضرات ائمہ تو ہدایت کے امام، حق کی دعوت دینے والے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلایا اور حق کی طرف ان کی راہ نمائی کی۔ بعض مسائل میں کچھ ائمہ پر دلیل کے مخفی رہنے کی بنا پر اختلاف ہوا۔ ان میں سے کچھ حضرات اجتہاد کر کے حق بات کو پا کر دہرے ثواب کے مستحق ٹھہرے اور کچھ کوشش کے باوجود حق بات تک نہ پہنچنے کی بنا پر اکہرے اجر کے حق دار بنے۔ آپ لوگوں پر لازم ہے، کہ ان کی قدر و منزلت کو پہچانیں اور ان کے لیے رحمت الٰہیہ پانے کی دعا کریں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیجیے، کہ وہ ائمہ اسلام اور ہدایت کی طرف دعوت دینے والے ہیں، لیکن اس کا یہ معنیٰ نہیں، کہ آپ ان کے لیے تعصب اور ان کی اندھی تقلید کرتے ہوئے کہو: ''ہر حال میں فلاں کا مذہب حق کے زیادہ قریب ہے''، یا ''فلاں کا مذہب ہر حالت کے متعلق حق کے زیادہ قریب ہے اور وہ غلطی نہیں کرتے۔''

نہیں، یہ غلط ہے۔

آپ پر لازم ہے، کہ حق کو تھامیں، اور جب اس کی دلیل ظاہر ہو جائے، تو حق کی اتباع کریں، اگرچہ وہ فلاں یا فلاں کی رائے کے برعکس ہو۔ آپ پر لازم ہے، کہ نہ تو تعصب کریں اور نہ ہی کسی کی اندھی تقلید کریں، بلکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات ائمہ کی شان و عظمت کو پہچانیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے نفس اور دین کے لیے احتیاط کریں، حق کو اپنائیں اور اسی کی طرف [دوسروں کی] راہ نمائی کریں۔ اور جب آپ سے اس کا تقاضا کیا جائے، تو اسی پر راضی ہو جائیں۔ اور [اس سارے معاملہ میں] اللہ جل جلالہ کو اپنے پیش نظر رکھیں اور اپنے ایمان کے ساتھ اس بات کو اپنے دل میں جاگزیں کرلیں، کہ بلاشبہ حق ایک ہے۔ مجتہد حضرات نے اگر حق کو پالیا، تو ان کے لیے دہرا ثواب ہے اور اگر انہوں نے خطا کی، تو ان کے لیے اکہرا ثواب ہے۔ اور مجتہدین سے میری مراد اہل سنت کے مجتہدین ہیں، جو کہ علم، ایمان اور ہدایت والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ثابت ہے۔

❀❀❀❀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

اس عظیم موضوع کے متعلق حقیری کوشش کی تکمیل پر اپنے رب کریم کے لیے تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کتاب جو کچھ بھی خیر ہے، وہ صرف انہی کی عنایت اور نوازش سے ہے اور جو کوتاہی اور غلطی ہے، وہ میری وجہ سے ہے۔ اپنے مولائے رحمٰن و رحیم سے درست بات کی قبولیت اور اس کا نفع عام کرنے اور خطا ونسیان کی معافی کی عاجزانہ التجا ہے۔ إنہ سمیع مجیب۔

خلاصۂ کتاب:

توفیق الٰہی سے کتاب کے موضوع کے متعلق پانچ پہلوؤں سے گفتگو کی گئی ہے، جس کا خلاصہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

ا: موضوعِ دعوت:

اسلام اپنی مکمل جامعیت اور پوری وسعتوں کے ساتھ دعوتِ دین کا موضوع ہے۔ عقیدہ، عبادات، اخلاق، معاملات، غرضیکہ اسلام کے تمام گوشوں کی طرف دعوت دی جائے گی۔ اس حقیقت کو اجاگر کرنے والی باتوں میں سے چھ درج ذیل ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ نے سرتاپا پورے دین میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے۔

ب: اللہ تعالیٰ کے کچھ احکامات ماننے اور کچھ کا انکار کرنے کی بنا پر یہودی لوگ دنیا میں سنگین ذلت ورسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

ج: ہمارے نبی کریم ﷺ نے اُمت کو ہر چیز کی تعلیم دی۔ حدیث شریف کی کتابوں میں ابواب کا تنوع اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ سب سے اعلیٰ [لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ] کہنا اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف دہ چیز دُور کرنا ہے۔ ایمان کی دعوت دینے والا حسب ضرورت اور بقدرِ استطاعت ان میں سے ہر ایک شاخ کی طرف بلانے کا پابند ہے۔

ہ: شریعت کی بظاہر بہت سی معمولی باتیں اپنے اجر وثواب کی بنا پر بہت عظیم، یا اپنی سنگین سزا کی بنا پر بہت خطرناک ہوتی ہیں۔ انہی باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا، جھوٹا خواب بیان کرنا، زبان کا صحیح یا غلط استعمال کرنا، کسی کا حقارت سے ذکر کرنا، کسی مسلمان کی عزت کے متعلق ناحق زبان درازی کرنا، قرض ادا کیے بغیر مرنا، پڑوسی کو ایذا دینا، خوشبو استعمال کر کے عورت کا مردوں کے پاس سے گزرنا، غیر محرم عورت کو چھونا، پیشاب سے نہ بچنا اور چغلی کرنا، آخری زمانے میں برائی پر ٹوکنا اور جہاد شامل ہیں۔ دین کی دعوت دینے والا ایماندار شخص کس طرح ان اور ان ایسی سینکڑوں غیر معمولی اہمیت والی باتوں کو، اپنی خود ساختہ حد بندی سے خارج قرار دے کر، دعوت میں نظر انداز کر سکتا ہے۔

و: علمائے اُمت نے موضوع دعوت کی جامعیت اور شمولیت کے متعلق سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اس سلسلے میں شیخ ابن باز کی تحریر کتاب میں نقل کی گئی ہے۔

۲: دعوتِ توحید کا دین کی دعوت کی بنیاد ہونا:

دعوتِ دین میں سب سے زیادہ ضروری، اہم، اعلیٰ، افضل اور سرفہرست دعوت توحید کی دعوت ہے۔ اس حقیقت کو آشکارا کرنے والی باتوں میں سے چار درج ذیل ہیں:

ا: حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی اساس اور بنیاد دعوتِ توحید تھی۔ قرآن وسنت کی کثیر تعداد میں اجمالی نصوص اس بات کو واضح کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء نوح، ہود، صالح، ابراہیم، یوسف، شعیب اور عیسیٰ علیہم السلام میں سے ہر ایک کے دعوت توحید دینے کے متعلق قرآن وسنت کی تفصیلی نصوص بھی اس حقیقت کو آشکارا کرتی ہیں۔

ب: ہمارے نبی کریم ﷺ کو اعلانِ توحید کا حکم دیا گیا، انہوں نے اس حکم کی تعمیل کا شدت سے اہتمام کیا۔ اس کے متعلق سیرتِ طیبہ میں موجود بیسیوں شواہد میں سے چار درج ذیل ہیں:

۱: قریش کو دعوتِ توحید دینا۔

۲: سوق ذوالمجاز میں آوازۂ توحید بلند کرنا۔

۳: راستے میں شانِ توحید بیان کرنا۔

۴: مرض الموت میں شرک تک پہنچانے والی بات سے روکنا۔

ج: توحید کے بغیر تمام اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ایک مقام پر اٹھارہ انبیاء اور ان کے منتخب کردہ باپ دادا، اولاد اور بھائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا، کہ اگر وہ شرک کرتے، تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے۔

ایک دوسرے مقام پر یہ بیان کیا گیا ہے، کہ انبیائے سابقین اور نبی کریم ﷺ پر یہ وحی نازل کی گئی، کہ ان میں سے کسی ایک کے بھی شرک کرنے سے اس کے اعمال اکارت ہوجائیں گے۔

د: علمائے امت نے مذکورہ بالا بات کو خوب واضح کیا ہے۔ اس سلسلے میں امام ابن قیم، شیخ ابن باز اور شیخ عبدالرزاق عفیفی کے اقوال شامل کتاب کیے گئے ہیں۔

۳: توحید کے ساتھ اقرارِ رسالت کی دعوت دینا:

دعوتِ توحید کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی رسالت کے اعتراف واقرار اور آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فرمانبرداری کی تلقین کی جائے گی۔ اس حقیقت کو نکھارنے والی باتوں میں سے پانچ درج ذیل ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر نبی کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے، کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کی تابع داری کرنے کی دعوت دینا آپ کی بعثت کے مشن کی تکمیل کا لازمی حصہ ہے۔

ب: قرآنِ کریم میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، کہ حضرات انبیاء نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام نے اپنی اپنی اُمت کے لوگوں کو اپنی اطاعت کا حکم دیا۔

ج: ہمارے نبی کریم ﷺ نے دعوتِ توحید کے ساتھ اپنی رسالت کے اقرار کی تلقین کرنے کی طرف خوب توجہ فرمائی۔

اس کے متعلق بیسیوں شواہد میں سے چار درج ذیل ہیں:

۱: حضرات صحابہ سے توحید و رسالت کی گواہی دینے کی بیعت لینا۔

۲: دعوتِ توحید و رسالت سے وفد عبدالقیس کی تعلیم کا آغاز کرنا۔

۳: توحید و رسالت کی گواہی دینے کے حکم کے ساتھ آغازِ دعوت کا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد۔

۴: توحید و رسالت کی گواہی دینے کے حکم کے ساتھ آغاز دعوت کا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمان۔

د: اطاعتِ رسول ﷺ کا قبولیتِ اعمال کی ایک شرط ہونا۔

ہ: علمائے امت نے اس بات کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ سعودی عرب کی دائمی مجلس برائے علمی تحقیقات و افتاء اور شیخ ابن باز کے اس بارے میں اقوال کو ذکر کیا گیا ہے۔

۴: مخاطب لوگوں کے حالات کا خیال رکھنا:

دعوتِ اسلامیہ کی جامعیت کے باوجود داعی پر لازم ہے، کہ وہ توحید و رسالت کے علاوہ دیگر موضوعات کے انتخاب میں مخاطب لوگوں کے احوال و مسائل کو پیش نظر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے۔اس ضمن میں درج ذیل چار پہلوؤں سے گفتگو کی گئی ہے:

ا: حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام توحید و رسالت کی دعوت دینے کے بعد دیگر موضوعات کے انتخاب میں اپنی اپنی اُمتوں کے حالات کو مدنظر رکھتے۔ ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسراف وتبذیر اور ظلم و جبروت سے روکا، لوط علیہ السلام نے اپنی اُمت کو مردوں کے ساتھ برائی سے باز رہنے کی شدت سے تلقین کی۔ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم میں رائج ماپ اور تول میں کمی کے برے دستور سے منع کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت میں قوم کو فرعون کی غلامی اور عبودیت سے نکالنے کی کوشش کی۔

ب: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت میں مخاطب لوگوں کے احوال و مسائل اور ان کی عقلی و فکری استعداد کا بہت خیال رکھتے۔ سیرت طیبہ میں اس بات پر دلالت کرنے والی بہت سی باتوں میں سے تین درج ذیل ہیں:

۱: وصایا مبارکہ میں تنوع

۲: ایک جیسے سوال کے باوجود فتویٰ میں اختلاف

۳: بعض باتوں کی خبر مخصوص صحابہ کو دینا۔

ج: سلف صالحین بھی مخاطب لوگوں کے حالات کا خصوصی خیال رکھتے۔ ان سے گفتگو کرتے وقت ان کی سوجھ بوجھ کو پیش نظر رکھتے اور دوسروں کو بھی اسی بات کی تاکید کرتے۔

د: دعوت دین میں مخاطب لوگوں کے حالات کا خیال رکھنے کے متعلق حدود و ضوابط ہیں۔ اور ان میں سے ایک اہم ترین قاعدہ یہ ہے، کہ [دعوتِ توحید اور ردّ شرک میں مداہنت نہیں]۔ سیرتِ طیبہ میں موجود مثالیں اس قاعدہ کی تاکید کرتی ہیں۔

۵: صرف کتاب و سنت کی طرف دعوت دینا:

داعی کی دعوت صرف کتاب و سنت کی طرف ہوگی۔ اس ضمن میں گفتگو درج ذیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین پہلوؤں سے کی گئی ہے۔

ا: قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر صرف کتاب وسنت کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔

ب: متعدد احادیث شریفہ میں بھی اس بات کی تاکید کی گئی ہے۔

ج: علمائے امت نے بھی اس بات کی شدت سے تاکید کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، امام ابن رجب اور شیخ ابن باز کے اس بارے میں اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔

اپیل:

علمائے کرام، دعوتِ دین دینے والے حضرات وخواتین اور عزیز طلبہ وطالبات سے التماس ہے، کہ:

ا: وہ سب امت میں اس حقیقت کو عام کریں، کہ دعوتِ دین کا موضوع اپنی جامعیت اور شمولیت کے ساتھ مکمل اسلام ہے۔ اس کو کسی ایک مخصوص بات یا چند ایک باتوں میں محدود نہ رکھا جائے۔

ب: دعوت کا آغاز توحید ورسالت کی طرف بلانے سے کریں، جیسا کہ حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا۔

ج: توحید ورسالت کی دعوت کے بعد موضوعات کے انتخاب میں مخاطب لوگوں کے احوال وظروف اور فکری، عقلی اور دینی استعداد سے چشم پوشی نہ کریں۔

د: اپنی دعوت کو مخصوص فرقے، مذہب، گروہ، جماعت، شخص وغیرہ کی طرف بلانے میں ضائع کرنے کی بجائے، لوگوں کو صرف کتاب وسنت کی طرف بلائیں۔

وصلى الله تعالى على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه وأتباعه إلى يوم الدين وبارك وسلم، وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العالمين.

❀❀❀❀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المراجع و المصادر

١ـ "الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للأمير علاء الدين الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤط.

٢ـ "إكمال إكمال المعلم" (شرح صحيح مسلم) للعلّامة محمد بن خليفة الوشتاني الأبي، بتصحيح الأستاذ محمد سالم هاشم، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.

٣ـ "أيسر التفاسير لكلام العلي العظيم" للشيخ أبي بكر جابر الجزائري، بدون اسم الناشر، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

٤ـ "البحر المحيط" للإمام أبي حيان الأندلسي، م: مكتبة ومطابع النصر الحديثة الرياض، بدون الطبعة و سنة الطبعة.

٥ـ "تفسير البغوي" المسمّى بـ"معالم التنزيل" للإمام أبي محمد البغوي، بإعداد وتحقيق الأستاذين خالد بن عبدالرحمن العك ومروان سوار، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

٦ـ "تفسير التحرير والتنوير" للشيخ محمد الطاهر ابن عاشور، ط: الدار التونسية للنشر تونس، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

٧ـ "تفسير السعدي" المسمّى بـ"تيسير القرآن الكريم في تفسير

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كلام المنان" للشيخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي ، بتحقيق الشيخ عبدالرحمن بن معلاّ للويحق ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبة الأولى ١٤٢١هـ.

٨۔ "تفسير أبي السعود" المسمّى بـ"إرشاد العقل السليم إلى مزايا القران الكريم" للقاضي أبي السعود، ط:دار إحياء التراث العربي ، بدون الطبعة وسنة الطبعة.

٩۔ "تفسير الطبري" المسمّى بـ"جامع البيان من تأويل أي القرآن" للإمام أبي جعفر الطبري ، بتحقيق الشيخ محمود محمد شاكر و أحمد محمد شاكر ، ط: دار المعارف بمصر، بدون الطبعة وسنة الطبع. [أو ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ.]

١٠۔ "تفسير القاسمي" المسمّى بـ"محاسن التأويل" للعلّامة محمد جمال الدين القاسمي ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي ، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ.

١١۔ "تفسير القرطبي" المسمّى بـ"الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبدالله القرطبي ، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت بدون الطبعة و سنة الطبعة.

١٢۔ "التفسير الكبرى" المسمّى بـ"مفاتيح الغيب" للعلّامة فخر الدين الرازي ، ط: دار الكتب العلمية طهران ، الطبعة الثالثة ، بدون سنة الطبع.

١٣۔ "تفسير ابن كثير" المسمّى بـ"تفسير القرآن العظيم" للحافظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن كثير ، بتقديم الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط ، ط: دار الفيحاء دمشق و دار السلام الرياض ، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

١٤۔ "التلخيص" للحافظ الذهبي ، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية ، بدون الطبع (المطبوع بذيل المستدرك على الصحيحين).

١٥۔ "تنقيح الرواة في تخريج أحاديث المشكاة" للشيخ السيد أحمد حسن، ط: المجلس العلمي السلفي لاهور باكستان، بدون الطبعة و سنة الطبع.

١٦۔ "جامع الترمذي" (المطبوع مع شرح تحفة الأحوذي) ، للإمام أبي عيسى الترمذي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبع.

١٧۔ "الجامع الأخلاق الراوي وآداب السامع" للحافظ الخطيب البغدادي، ط: مكتبة المعارف الرياض، سنة الطبع ١٤٠٣هـ، بتحقيق ا، د محمود الطحان.

١٨۔ "حجة النبي صلى الله عليه وسلم كما رواها جابر رضي الله عنه" للشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي ، الطبعة السابعة ١٤٠٥هـ.

١٩۔ "الدعوة إلى الله سبحانه و أخلاق الدعاء" لسماحة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، توزيع : الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السعودية ، بدون الطبعة ، وسنة الطبع ١٤٠٠هـ .

٢٠۔ "دعـوة الرسل ـعليهم السلام۔ إلى الله تعالىٰ" للشيخ محمد أحـمـد الـعـدوي ، ط: دار الـمـعرفة بيروت، بدون الطبعة ، وسنة الطبع ١٤١٤هـ .

٢١۔ "سلسلة الأحاديث الصحيحة" (المجلد الأول) للشيخ محمد نـاصـر الدين الألباني ، ط: المكتب الإسلامي ، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ . (والـمـجـلـد الرابع) نشر وتوزيع: الدار السلفية الكويت والمكتبة الاسلامية الأردن، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

٢٢۔ "سنن الدارمی" للإمام أبي محمد الدارمي ، ط: حديث اكادمي فيصل آباد باكستان، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٤هـ.

٢٣۔ "سـنن أبي داود، " (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بـن الأشـعـث الـسـجستاني ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٢٤۔ "الـسـنـن الـكـبـرىٰ " لـلإمام النسائي ، بإشراف الشيخ شعيب الأرنـاؤوط ، و بتـحـقـيـق الشيـخ حسن عبدالمنعم شلبي ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ .

٢٥۔ "سـنـن الـنسـائـي " (الـمـطبوع مع شرح السيوطي وحـاشية السـنـدي) لـلإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ .

٢٦۔ "شـرح السـنة" لـلإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي ، سنة الطبع ١٣٩٤هـ ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧- "شـرح العقيدة الطحاوية" للإمام على بن محلى بن محمد بن أبـي العز الحنفي ، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الثانية ١٤٠٧هـ ، بتحقيق الشيخ عبدالرحمن عميره .

٢٨- "شـرح الـنـووي على صحيح مسلم" للإمام النووي ، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠١هـ .

٢٩- "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسـماعيل البخاري ، ط: المكتبة السلفية ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٣٠- "صحيح الترغيب والترهيب" تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألبـانـي ، ط: مـكتبة الـمعارف الرياض، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٣١- "صحيح جامع بيان العلم وفضله" تأليف الحافظ ابن عبدالبر ، اختـصـره وهذّبه الشيخ أبو الأشبال الزهيري ، توزيع: جمعية إحياء التراث الإسلامي الكويت، الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ .

٣٢- "صـحـيـح الجامع الصغير وزيادته" اختيار الشيخ محمد ناصر الـديـن الألبـانـي ، ط: الـمـكتـب الإسـلامي ، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ .

٣٣- "صـحـيـح سـنـن التـرمـذي" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألبـاني ، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٣٤- "صـحـيـح سنن أبي داود" صحّح أحاديثه الشيخ محمد ناصر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـديـن الألبـانـي ، نشـر: مـكتـب التربية العربي لدل الخليج الـريـاض، الـطـبـعة الأولـى ١٤٠١هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش.

٣٥- "صـحـيـح سـنـن الـنسائي" صـحّح أحاديثه الشيخ الألباني ط: مـكتـب التـربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش.

٣٦- "صـحـيح مسلم" للإمام مسلم بن الحجاج القشيري، بتحقيق الشيـخ مـحـمـد فـؤاد عبدالباقي ، نشر والتوزيع: رئاسة إدارة البـحـوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٠هـ.

٣٧- "عمدة القاري" للعلّامة بدر الدين العيني ، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٣٨- "عـون الـمـعـبـود شـرح سنن أبي داود" للعلّامة محمد شمس الـحـق العظيم آبادي ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٣٩- "فتـاوى علماء البدل الحرام" جمع و تخريج: الأستاذ خالد بن عبـدالرحمن الجريسي ، توزيع: مؤسسة الجريسي الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

٤٠- "فتـاوى الـلـجـنة الـدائمة للبحوث العلمية والإفتاء" جمع و تـرتيـب: الشيخ أحمد ابن عبدالرزاق الدويش، نشر و توزيع: المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرياض، الطبعة الثالثة ١٤١٩هـ .

٤١ـ "فتاوى و رسائل سماحة الشيخ عبدالرزاق عفيفي رحمهالله تعالىٰ" إعداد: الأستاذين وليد بن إدريس بن منسي والسعيد بن صابر بن عبده، ط: دار الفضيلة الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٠هـ .

٤٢ـ "فتح الباري" للحافظ ابن حجر، ط: المكتبة السلفية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٤٣ـ "فتح القدير الجامع بين فنّي الرواية والدراية من علم التفسير" للإمام محمد بن علي الشوكاني، بتعليق الأستاذ سعيد محمد اللحام، المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٤٤ـ "كتاب الإيمان" للحافظ محمد بن إسحاق بن يحيى بن منده، بتحقيق الدكتور علي بن محمد بن ناصر الفقيهي، ط: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٤٥ـ "كتاب السنة" للإمام أبي عبدالله محمد بن نصر المروذي، بتحقيق و تخريج الدكتور عبدالله بن محمد البصيري، ط: دار العاصمة الرياض، الطبعة ١٤٢٢هـ .

٤٦ـ "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" للحافظ نور الدين الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ .

٤٧ـ "مجموع الفتاوى ومقالات متنوعة" لسماحة الشيخ عبدالعزيز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بـن عبدالـلـه بـن بـاز ، جـمـع و إشراف د . محمد بن سعد الشـويـعـر ، تـوزيـع: رئـاسة إدارت البحوث العلمية والإفتاء والـدعـوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، الطبعة الثالثة ١٤١٦هـ .

٤٨ـ "الـمـحرّر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز" للقاضي ابن عطية الأنـدلسـي ، بتحقيق المجلس العلمي بمكناس ، بدون اسم الناشر ، وبدون الطبعة ، وسنة الطبع ١٤١٣هـ .

٤٩ـ "مـدارج السالكين بين منازل إياك نعبد و إياك نستعين" للإمام ابـن الـقـيـم ، بتـحـقيق الشيخ محمد حامد الفقي ، دار الفكر بيروت ، الطبعة الأخيرة ١٤٠٨هـ .

٥٠ـ "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للعلّامة الملّا علي القاري ، بتـحـقـيـق الأسـتـاذ صـدقـي محمد جميل عطار . ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥١ـ "المستدرك على الصحيحين" للإمام أبي عبدالله الحاكم ، ط: دار الكتاب العربي بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥٢ـ "الـمـسـنـد" لـلإمام أحمد بن حنبل ، ط: المكتب الإسلامي ، بدون الطبعة وسنة الطبع . [أو: ط: دار المعارف مصر ، الطبعة الثـالثة ١٣٦٨هـ] [أو: ط: مـؤسسة الرسالة . بيروت الطبعة الأولى ١٤١٧هـ .]

٥٣ـ "مسـنـد أبي يعلى الموصلي" للإمام أحمد بن علي بن المثني التميمي ، بتحقيق الأستاذ حسين سليم أسد ، ط: دار المأمون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للتراث دمشق ، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ .

٥٤۔ ”مفتاح الجنة في الاعتصام بالسنة “ للحافظ السيوطي ، توزيع: الجامعة الإسلامية المدينة الطيبة ، الطبعة الثالثة ١٣٩٩هـ .

٥٥۔ ”منتهى الأماني بفوائد مصطلح الهديث للمحدث الألباني“ تأليف: الأستاذ أحمد بن سليمان أيوب ، ن: الفاروق الحديثة القاهرة ، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ .

٥٦۔ ”من صفات الداعية : مراعاة أحوال المخاطبين“ کـ فضل إلهي ، ط: إدارة ترجمان الإسلام ججرانواله باكستان ، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ .

٥٧۔ ”نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر“ للحافظ ابن حجر ، ط: قرآن محل كراتشي ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥٨۔ ”النهاية في غريب الحديث والأثر“، للإمام ابن الأثير ، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي ود. محمود محمد الطناحي ، ن: المكتبة الإسلامية بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥٩۔ ”نيل المرام من تفسير آيات الأحكام“ للعلّامة محمد صديق حسن خان ، ط: دار الرائد العربي بيروت ، سنة الطبعة ١٤٠١هـ .

٦٠۔ ”هامش سنن الدارمي “ للشيخ محمد أبي الليث الخير آبادي ، توزيع على نفقة أمير دولة قطر ، بدون الطبعة ، وسنة الطبع ١٤٠٦هـ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦١۔ "هـامـش شـرح السـنة " لـلشـيـخـيـن زهير الشاويش وشعيب الأرناؤوط ، ط: المتب الإسلامي ، سنة الطبع ١٣٩٤هـ.

٦٢۔ "هـامـش كتـاب الإيـمـان لابن منده" للدكتور علي بن محمد الـفـقيهـي ، ط: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة ، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٦٣۔ "هامش المسند" للشيخ أحمد محمد شاكر ، ط: دار المعارف مصر ، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ.

٦٤۔ "هـامـش الـمسـنـد" لـلشيـخ شعيب الأرناؤوط ورفقائه، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٦٥۔ "هـامـش مسـنـد أبـي يعلى الموصلي " للأستاذ حسين سليم أسد، ط: دار المأمون للتراث دمشق ، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

٦٦۔ "هـامش مشكاة المصابيح" للشيخ محمد ناصر الدين الألباني ط: الـمـكتـب الإسـلامـي بيروت، الطبعة الثانية ، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

اُردو کتب:

۱۔ ''اشرف الحواشی'' شیخ الحدیث محمد عبدہ، ط: شیخ محمد اشرف تاجر کتب لاہور۔

۲۔ ''ترجمان القرآن'' مولانا ابوالکلام آزاد، ط: اسلامی اکادمی لاہور۔

۳۔ ''تفسیر ثنائی'' مولانا ثناء اللہ امرتسری، ناشر: میاں عبدالمجید لاہور،۱۴۱۴ھ۔

۴۔ ''جھوٹ کی سنگینی اور اس کی اقسام'' تالیف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی ، مکتبہ قدوسیہ لاہور، جنوری ۲۰۰۷م۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی اُردو تالیفات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کی علامتیں

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد

۸۔ فرشتوں کا دُرود پانے والے اور لعنت پانے والے

۹۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب

۱۰۔ فضائل دعوت

۱۱۔ دعوت دین کیسے دیں؟

۱۲۔ دعوتِ دین کون دے؟

۱۳۔ دعوت دین کہاں دیں؟

۱۴۔ بیٹی کی شان وعظمت

۱۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت

۱۶۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری

۱۷۔ والدین کا احتساب

۱۸۔ بچوں کا احتساب

۱۹۔ مسائل قربانی

۲۰۔ مسائل عیدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ اذکار نافعہ

۲۲۔ رزق کی کنجیاں

۲۳۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

۲۴۔ قرض کے فضائل و مسائل

۲۵۔ مختصر حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۶۔ حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۷۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِ طبع)

مصنف کے تیار کردہ پوسٹرز

۱۔ دعا کی شان و عظمت

۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب

۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا

۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا

۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں

۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات

۷۔ نبی کریم ﷺ کا قرب دلوانے والے اعمال

۸۔ رزق کی کنجیاں

۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعوت کے موضوع پر مؤلف کی دیگر کتب

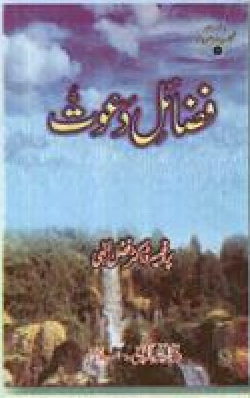

صفحات 152 کارڈکور

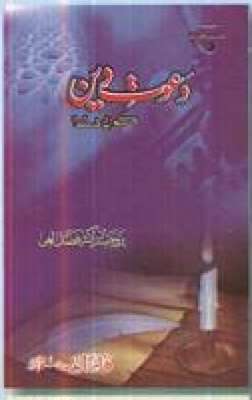

صفحات 104 کارڈکور

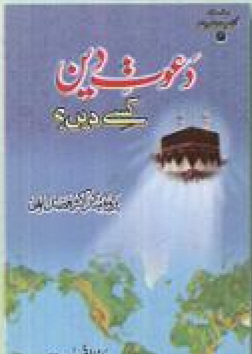

صفحات 248 مجلّد

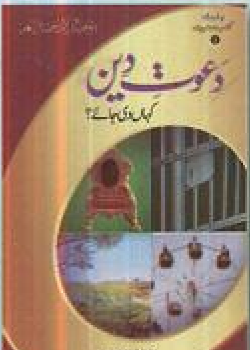

صفحات 200 مجلّد

دارُالنُّور اسلام آباد
0321-5336844
0333-5139853